بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حجۃ اللہ

از تصنیف منیف

حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

جسے

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے

شائع کیا

دسمبر ۱۹۳۶ء

بار دوم

تعداد طبع ۱۵۰۰

مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام

قادیان دار الامن والامان

۲۴ ذی الحجہ

سنہ ۱۳۱۴

ھ

الاعلان فاسمعوا یا اہل العدوان

ایہا الناظرون اعلموا رحمکم اللّٰہ ورزقکم رزقا حسنا من التفضلات الجلیۃ والالطاف الخفیۃ ان ہذہ رسالتی قد تمت بالعنایۃ الالٰہیۃ محفوفۃ بالاسرار الانیقۃ الربانیۃ۔ ومشتملۃ علی محاسن الادب۔ والملح البیانیۃ فکانہا حدیقۃ مخضرۃ تغرد فیہا بلابل علی دوحتہ الصفا۔ وتصبی ثمراتہا قلوب الادباء۔ ومن امعن فیہا باخلاص النیۃ وصدق الطویۃ۔ فلا شک انہ یقر بفصاحۃ کلمتہا۔ وبراعت عباراتہا۔ ویقر بانہا اعلی واملح من التدوینات الرسمیۃ۔ وعلیہا طلاوۃ اکثر من المقالات الانسانیۃ۔ واما الذی جبل علی سیرۃ النفۃ والعناد۔ فیجحد بفضلہا ویترک متعمدا طریق القسط والسداد ولو کانت نفسہ من المستیقنین فنحن نقبل الاٰن علی زمر تلک المنکرین۔ ولقد وعینا اسماء ہم فیما سبق من ذکر المکفرین والمکذبین۔ اعنی شیخ البطالۃ وامثالہ من المفسقین المفسقین۔ فلینا ضلونی فی ہذا ولو متظاہرین باشالہم۔ ولیبرہنوا علی کمالہم والا کشفت عن سبہم واخزیہم فی اعین جہالہم ومن یکتب منہم کتبا کمثل ہذہ الرسالۃ۔ الی ثلثۃ اشہر او الی الادبخر فقد کذبنی صدقا وعدلا واثبت اننی لست من الحضرۃ الاحدیۃ۔ فہل فی الحی حی یقضی ہذہ الخطۃ۔ وینجی من التفرقۃ الامۃ۔ ولیستظہر بالادباء ان کان جاہلا لا یعرف طرق الانشاء۔ ولیعلم انہ من المغلوبین۔ وسیذہب اللّٰہ ببصرہ ببرق من السماء۔ فیغشیہ کما یغشی الہجیر عین الحرباء ویطفاء وطیس المفترین۔ ایہا المکذبون الکذابون۔ مالکم لا تجیبون ولا تناضلون وتنزعون ثم لا تبارزون ویل لکم ولما تفعلون یا معشر الجاہلین۔

المعلن غلام احمد القادیانی

۲۶ مئی ۱۸۹۴ء

ضمیمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم حجۃ اللہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَہٗ

ایہا النّاظرون - والادباء المنقدّون - انتم تعلمون - انی کتبت من قبل

اے بینندگان وادیبان در مغشوش وغیر مغشوش فرق کنندگان شما می دانید کہ من پیش ازیں چند کتابہا

اے دیکھنے والو اور کلام کے کھوٹے اور کھرے میں فرق کرنیوالو تم جانتے ہو کہ مینے پہلے اس سے چند کتابیں

ہذا الکتاب فی العربیۃ - وزیّنتہا کالبیوت المشیّدۃ المزدانۃ - وریتم انہا تحکی

در عربی نوشتہ ام وآں کتابہا را چناں زینت دادم کہ خانہا زینت دادہ و بلند کردہ میشوند

عربی میں لکھی تھیں اور ان کتابوں کو مینے ایسی زینت دی تھی جیسا کہ گھروں کو زینت دیا جاتا اور بلند

الدُّرر العمّانیۃ - وتحسی الدُّرر العرفانیۃ - وکنتُ اتوقع انّ العلماء یعدّونہا من

شما دیدہ آید کہ آں کتابہا در ہائے عمانی را میمانند و شیرہائے معرفت مینوشانند ومن توقع میداشتم کہ علماء آں تالیفہا را از جملۂ نشانہا

کیا جاتا ہے اور تمنے دیکھا ہے کہ وہ کتابیں عمان کے موتیوں سے مشابہت رکھتی ہیں اور معرفت کا دودھ پلاتی ہیں اور میں امید رکھتا تھا کہ مولوی لوگ

الآیات - ویعقدون لتردّی حُبُکَ النطاق بصحۃ النیّات - وما زلتُ

خواہند شمرد - و برائے دیدن من ازار بند پارچہ کمر خود بصحت نیت خواہند بست و من ہمیشہ دل خود

ان کتابوں کو منجملہ نشانوں کے شمار کرینگے - اور میرے دیکھنے کیلئے اپنی کمر کو صحت نیت کے ساتھ باندھینگے اور میں ہمیشہ اس امید

اسلّی بالی بہذا الامل حتّٰی وجدتہم فاسد النیّۃ والعمل - وبدا ان فراستی قد اخطأت

را بدیں امید بے غم میکردم - تا آنکہ اوشاں را نیت و عمل تباہ یافتم و ظاہر شد کہ فراست من خطا کرد

کے ساتھ دل کو تسلی دیتا تھا - یہانتک کہ مینے انکو نیت اور کام میں خراب پایا - اور ظاہر ہوگیا کہ میری فراست

واعین العلماء ما انفتحت - وتراءی الیاس وآثار الرجاء انقطعت - وبلغ الامر

و چشمہائے علماء کشادہ نشدند و نومیدی ظاہر شد و نشان امید منقطع شدند - و کار بجائے رسید

خطا گئی - اور مولویوں کی آنکھیں نہیں کھلیں - اور نومیدی ظاہر ہوگئی اور امید کی نشانیاں منقطع ہوگئیں اور اس حد تک

اِلیٰ حدٍّ۔ انّ الشیخ الّذی ھو للطالبین کسدٌ۔ زدری علیٰ مقالی۔ و

کہ شیخ بٹالہ کہ برائے طالبان مثل دیوار مانع است۔ بر کلام من عیب جوئی کرد۔ و

نوبت پہنچ گئی کہ شیخ بٹالہ جو طالبوں کے لئے ایک روک ہے میری کلام پر اُس نے نکتہ چینی کی

تکلّم فی اقوالی۔ وقال ان ھو الّا قول رقیق وما ھو بکلام جزلٍ بل

در سخن من کلام کرد وگفت شک نیست کہ آں قول زشت است و کلامے خوب نیست۔ بلکہ

اور کہا کہ وہ قول رکیک ہے اچھا نہیں بلکہ

کسقطٍ وھزلٍ۔ ولیس من غرر البیان۔ ولا من محاسن الکنایات

سخن بے فائدہ و بیہودہ است و بیانے واضح و محاسن کنایات نیست

غلط اور بیہودہ ہے اور بیان واضح اور عمدہ کلام نہیں ہے

والتبیان۔ وکلما وضعتُ فی کتبی من جواھر العربیۃ۔ والنوادر

و آں تمام جواہر عربیہ و نوادر ادبیہ

اور وہ تمام جواہر عربیہ اور نوادر ادبیہ اور لطائف

الادبیۃ۔ واللطائف البیانیۃ۔ والنکات المبتکرۃ المصبیۃ۔ اراد

و لطایف بیانیہ و نکات دلکش کہ در کتاب خود نشاندہ بودم۔ ایں

بیانیہ اور دلکش نکتے کہ میں نے اپنی کتابوں میں لکھے اس مُفسد نے

المفسد المذکور ان یطفی نورھا۔ ویمنع ظھورھا۔ ویجعل الناس

مفسد خواست کہ آں ہمہ نور را منطفی کند واز ظاہر شدن باز دارد و مردم را از

چاہا کہ اُن کے نور کو بجھا دے اور ظاہر ہونے سے روکے اور لوگوں کو

من المنکرین۔ او المرتابین۔ ومع ذالک ادّعی انّہ فی الادب رحیب

منکراں یا شک کنندگان کند و با ایں ہمہ دعوی کرد کہ او در علم ادب فراخ دست

منکروں یا شک کرنیوالوں میں سے کرے۔ اور پھر اسکے ساتھ یہ دعوی بھی کیا کہ وہ علم ادب

الباع۔ خصیب الرباع۔ ومن المتفردین۔ وکذالک خدع الناس

و بسیار مالدار است و از آناں ہست کہ منفرد ہستند و ہمچنیں بہ تلبیس ہائے خود

میں فراخ دست اور بہت مالدار ہے اور ان لوگوں میں سے ہے جو یگانہ ہوتے ہیں اور اسی طرح اپنی حق پوشی سے

بتلبیساته- واضحك الاطفال بخزعبیلاته- وجاء بزور

مردم را فریب داد وبکارہائے باطل خود اطفال را بخندانید ودروغ صریح

لوگوں کو دھوکہ دیا اور اپنے باطل کاموں سے لڑکوں کو ہنسایا اور صریح جھوٹ

مبیّن- وجئنا بلؤلوء رطب فما استجاد- ونفضنا علیه عجمات

آورد وما مروارید تازہ آوردیم پس جید وخوب ندانست وبرو درختہائے خرما فشاندیم

لایا- اور ہم تازہ موتی لائے پس اُسنے انکو اچھا نہ سمجھا اور ہم نے درخت کھجور

فما استحلا ثمار دنا وما اری الوداد- بل زاد بخلًا وعنادًا کالمستکبرین

پس بر ما را شیریں ندانست ودوستی ننمود بلکہ در بخل وعناد ہمچو متکبراں زیادہ شد

اس پر جھاڑی پس اُسنے انکو شیریں خیال نکیا بلکہ متکبروں کی طرح بخل اور عناد میں

وقال ان کتب هذا الرجل مملوۃ من الاغلاط- والاغلوطات- ومبعدۃ

وگفت کہ کتابہائے ایں شخص از غلطی ہا پُر ہستند واز لطائف

بڑھ گیا- اور کہا کہ اس شخص کی کتابیں غلطیوں سے پُر ہیں اور لطائف

من لطائف الادب وملح المحاورات- ولیست کماء معین- فما حکم

ادب ونمکینی محاورات دُور داشتہ شدہ اند وہمچو آب رواں نیستند پس بچیزے

ادب اور نمکینی محاورات سے خالی ہیں اور صاف پانی کی طرح نہیں ہیں- پس

بما وجب- بل اخفی الحق ومنع وجب- وتصدّی لخدع العوام-

حکم نکرد کہ واجب بود بلکہ حق را پوشیدہ کرد واز مردم باز داشت وبرائے فریب دادن عوام پیش آمد

وہ بات نہ کی جو واجب تھی بلکہ سچ کو چھپایا اور لوگوں کو روکا اور عوام کو دھوکہ دیا

بعد ما شغف بالکلام- وکان یعلم ان کتم الشهادۃ مأثمۃ- وتکذیب

بعد زانکہ بکلام من فریفتہ شد واو میدانست کہ گواہی پوشیدہ کردن گناہ است- وتکذیب

بعد اس کے کہ میری کلام پر فریفتہ ہُوا- اور وہ خوب جانتا تھا کہ گواہی کا پوشیدہ کرنا گناہ ہے اور

الصادق معصیۃ- ولکنه آثر الدنیا علی الاخرۃ- والنفس الامّارۃ

صادق معصیت است مگر او دنیا را بر آخرت اختیار کرد ونفس امارہ را

صادق کی تکذیب معصیت ہے لیکن اُسنے آخرت کو چھوڑا اور دُنیا کو اختیار کیا- اور نفس امارہ کو

علی الحضرۃ الاحدیۃ۔ و اراد اللہ ان یرفعہ فاخلد الی الارض

بر حضرت احدیت مقدم داشت۔ و خدا تعالیٰ خواست کہ او را بر دارد پس او ہمچو فاسقاں سوئے

حضرت احدیت پر مقدم رکھا اور خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اُسکو اٹھاوے پس وہ فاسقوں کی

کالفاسقین۔ ولیس فی نفسہ جوھر من غیر تصلف کالنسوان۔ و

زمین میل کرد و در ہر نفس او بجز لاف زنی ہمچو زناں و

طرح زمین کی طرف جھک گیا۔ اور اس میں بجز لاف زنی کے اور بغرض دھوکہ زبان

خدع الناس بتزویق اللسان۔ و انہ من المزوّرین۔ یرید ان یُطفاء

آراستن زبان برائے فریب دادن مردم ہیچ جوہرے نیست و او از دروغ آرایاں است ارادہ میکند کہ از ظلم

آرائی کرنے کے اور کوئی جوہر نہیں اور وہ جھوٹ کو آرائش دینے والوں میں سے ہے۔ ارادہ

نورًا۔ ظلمًا و زورًا۔ و یزید الناس رھقا و کفورا۔ و یصرف عن

و زور نور را بمیراند و مردم را در ظلم و کفران زیادہ کند و جاہلاں را از حق

کرتا ہے کہ نور کو بجھا دے۔ اور لوگوں کو ظلم اور کفران میں زیادہ کرے۔ اور حق سے

الحق قومًا جاھلین۔ و واللہ انہ لا یعلم ما البلاغۃ و افنانہا۔ و کیف

باز گرداند و بخدا کہ او نمی داند کہ بلاغت چیست و شاخہائے آں چیست و چگونہ

جاہلوں کو پھیر دے۔ اور بخدا وہ نہیں جانتا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں اور اسکی

یحق اداءھا و بیانہا۔ و ما وصل مقاما من مقامات فہم الکلام۔ و

حق بیان او ادا می تواند شد و از مقامات فہم کلام بہ ہیچ مقامے نرسیدہ۔ و

شاخیں کیا ہیں۔ اور کیونکر اُسکے بیان کا حق ادا ہوتا ہے اور فہم کلام کے مقامات میں کسی

ان ھو کالانعام۔ و من المحرومین۔

صرف مانند چارپایان و محروماں است۔

مقام تک وہ نہیں پہنچا۔ اور صرف چارپایوں اور محروموں کی طرح ہے۔

فالامر الذی ینجی الناس من غوائل تزویراتہ۔ و ھباء

پس امرے کہ مردم را از دروغ گوئی او رہائی بخشد

پس وہ بات جو لوگوں کو اُس کے جھوٹ سے نجات دے گی یہ ہے کہ

مقالاتہ۔ ان نعرض علیہ کلاماً منا وکلاماً آخر من بعض العرب

این است کہ ما برو کلام خود و کلام دیگران از عرب عربا پیش کنیم

ہم اس پر اپنا کلام اور بعض دوسرے ادیب عربوں کا کلام پیش کریں۔ اور

العرباء۔ ونلبس علیہ اسمنا واسم تلک الادباء۔ ثم نقول انبأنا

و برو نام خود و نام آں ادیباں پوشیدہ داریم۔ باز بگوئیم کہ ما را خبر دہ

اپنا اور ان کا نام اس پر پوشیدہ رکھیں۔ اور پھر اس کو کہیں کہ ہمیں بتلا

بقولنا وقول ہؤلاء۔ ان کنت فی زدایتک من الصادقین۔

کہ قول ما کدام است و قول ایشاں کدام اگر در عیب گیری راست گوہستی۔

کہ ان میں سے ہمارا کلام کونسا ہے اور ان کا کلام کونسا ہے اگر تو سچا ہے

فان عرف قولی وقولہم واصاب فیما نوی۔ وفرق کفلق الحب

پس اگر قول مرا و قول اوشاں را شناخت و در شناختن خطا نکرد۔ وچوں دانہ وخستہ آں جدا

پس اگر اس نے میرا قول اور ان کا قول شناخت کر لیا اور گٹھلی اور دانہ کی طرح فرق کرکے

من النوی۔ فنعطیہ خمسین روفیۃ صلۃ

کردہ نمود پس ما اورا پنجاہ روپیہ بطور انعام یا

دکھلا دیا پس ہم اسکو پچاس روپیہ بطور انعام یا تاوان

منا اوغرامۃً۔ ونحسب منہ ذالک کرامۃً۔ ونعدہ من

تاوان خواہیم داد و دریں کرامت او خواہیم شمرد وازادباء فاضل

دیں گے۔ اور یہ اس کی کرامت سمجھی جائے گی۔ اور ہم اسکو ادباء

الادباء الفاضلین۔ ونقبل انہ کان فی مازدی من الصادقین

اورا خواہیم شمرد وقبول خواہیم کرد کہ او در عیب گیری راست گو بود

فاضلین میں سے شمار کریں گے اور قبول کریں گے کہ وہ عیب گیری میں راست گو

فان کان راضیاً بھذا الاختیار۔ ومتصدیاً لھذا المضمار۔ فلیخبرنا

پس اگر بدیں آزمائش راضی باشد وبرائے ایں میدان طیار باشد پس باید کہ

تھا۔ پس اگر اس آزمائش کے ساتھ راضی ہو اور اس میدان کے لئے طیار ہو تو

بنیّةٍ صالحة کالابرار۔ ولیشع ھذا العزم فی الجرائد والاخبار

مارا ہمچو نیکوکاران خبر دہد وایں عزم را در اخبار ہمچو یقین کنندگان

بھلے مانسوں کی طرح ہمیں خبر دے۔ اور چاہیئے کہ اس قصد کو اخباروں میں یقین

کاھل الحق والیقین۔

شایع کنانند۔

کرنے والوں کی طرح شایع کردے۔

واَمّا انا فبعد اطلاعی علی ذالک الاشتھار۔ سارسل الیه

مگر من پس بعد از اطلاع بریں اشتہار چند ورق برائے امتحان

مگر میں پس اشتہار پر اطلاع پانے کے بعد چند ورق امتحان کے لئے

اوراقاً للاختبار۔ لیحکم اللہ بینی وَبین ھٰذا الکفار۔ وَھُوَاحکم

سوئے او خواہم فرستاد تا کہ خدا تعالیٰ در من واو فیصلہ نماید و خدا احکم

اسکی طرف بھیجدوں گا تا کہ خدا تعالیٰ مجھ میں اور اس میں فیصلہ کر دیوے اور وہ

الحاکمین۔ وانی اریٰ مُذ اعوام ان ھذا الرجل لا یمتنع من الھذیان

الحاکمین است ومن از چند سال مے بینم کہ ایں شخص از بیہودہ گوئی باز نمے آید

احکم الحاکمین ہے اور میں کئی برس سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ شخص بیہودہ گوئی سے باز نہیں آتا

ولا یتقی اخذ اللہ الدیّان۔ فالجاءنی بخله الی ھٰذا الامتحان۔

واز مواخذہ خدا تعالیٰ نمی ترسد پس بخل او مرا برائے ایں امتحان بے قرار کرد

اور خدا تعالیٰ کے مواخذہ سے نہیں ڈرتا۔ سو اُس کے بخل نے اس امتحان کے لئے مجھے مجبور کیا۔

فان جاء المضمار واثبت ما ادّعیٰ۔ ومَاز کلمی من کلمات اُخریٰ

پس اگر در میدان آمد وآنچہ دعویٰ کرد ثابت نمود وکلمات مرا از کلمات دیگراں جدا

پس اگر میدان میں آیا اور جو دعویٰ کیا تھا اسکو ثابت کر دکھلایا۔ اور میرے کلموں کو دوسروں کے کلموں سے

فله ما سمع منا ووعیٰ۔ وان شمّر ذیله وانثنیٰ۔ وماطا لبنا ما وعدنا

کرد پس اورا آں انعام خواہم داد کہ از ما شنیدہ است و یاد داشتہ است و اگر دامن خود پیچید و برگشت و مطالبہ وعدہ ما نکرد

علیحدہ کرکے دکھلا دیا سو ہم اسکو وہ انعام دینگے جو ہمسے سن چکا ہے اور اگر اپنا دامن سمیٹ لیا اور پھر گیا اور ہمارے وعدہ

وما انبری۔ بل انساب ودخل جحرہ وانزوی۔ وما ترک التکذیب
وپیش نیامد بلکہ برفت وداخل سوراخ خود شد وپوشیدہ گشت وتکذیب را ترک نہ کرد
کا مطالبہ نہ کیا اور اپنے سوراخ میں داخل ہوگیا اور چھپ گیا اور تکذیب سے باز نہ آیا
وما انتھی۔ فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیی۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ
وباز نیامد۔ پس برائے او جہنم است کہ درو نہ زندہ خواہد ماند ونہ خواہد مرد۔ وسلام برآنکہ پیروی ہدایت کرد
پس اُسکے لئے وہ دوزخ ہے کہ جس میں وہ نہ مرے گا نہ زندہ رہ سکے گا۔

المعلن

میرزا غلام احمد القادیانی

۲۶ مئی ۱۸۹۷ء

ایک گواہی

مفصلہ ذیل اشتہار ایک فقیر مجذوب نے جو سیالکوٹ میں قریب بارہ سال سے مقیم ہے ہمارے پاس شایع کرنے کے لئے بھجوایا ہے لہذا ہم اسجگہ اسکی نقل مطابق اصل بلفظہ کر دیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشتہار واجب الاظہار

خدا کے فضل اور الہام سے۔ روح جناب رسول مقبول صلعم سے۔ روح کل شہداء سے۔ روح کل ابدالوں سے روح کل اولیاء سے جو زمین پر ہیں۔ اور ان روحوں سے جو چودہ طبقوں کی خبر رکھتی ہیں۔ مینے ان سب سے الہام اور گواہی پائی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو اللہ جل شانہ نے بھیجا ہے۔

٭ اس مجذوب کی اس نواح میں بہت عظمت اور شہرت ہے۔

رسول مقبول کے دین میں سخت فتنے برپا ہو گئے۔ وہ حد درجہ کا ضعیف ہو گیا۔ ہزاروں ملعون فرقے جیسے نصاریٰ اور رافضی پیدا ہو کر لوگوں کی گمراہی کا باعث ہوئے۔ اسلئے مسیح موعود کو بھیجنے کی ضرورت ہوئی۔ اسوقت یہ جو خوفناک فتنے پیدا ہوئے ان کی اصلاح ایک بھاری نبی کا کام تھا۔ مگر چونکہ رسول مقبول کے بعد کوئی نبی نہیں آنا تھا خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو جو رسول مقبول کی دستار مبارک ہیں بھیجا۔ جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اس جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے وہ جھوٹے ہیں کوئی آسمان پر موت کا مزہ چکھے بغیر اور جسم کے ساتھ نہیں گیا۔ اے علماء گدی نشینو! اے فقرا گدی نشینو! اے اہل بیت گدی نشینو! سُن رکھو! عنقریب آسمان سے بڑی بھاری جلالی گواہی اس سلسلہ کی سچائی کی ظاہر ہونے والی ہے! خود خدا بڑے زور سے گواہی دے گا۔ پھر تم اس مخالفت میں بڑے ذلیل اور شرمندے ہو گے۔ یہ میرا اشتہار سچا ہے۔ یہ لوح محفوظ کی نقل ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ اس مخالفت سے خدا تعالیٰ تم پر سخت ناراض ہے۔ رسول مقبول تم سے حد درجہ بیزار ہے۔

المشتہر

فقیر محمد۔ سیالکوٹ۔ بر لب ایک باغ بستی والا

۲۸ رمئی ۱۸۹۷ء

ایک عُمدہ تجویز

ارادہ ہے کہ حضرت اقدس جناب مسیح موعود کے وہ مضامین جو متفرق ہیں مثلاً اشتہارات مطبوعہ۔ قلمی خطوط اور وہ مضامین جو کسی غیر کے رسالہ یا کسی اخبار میں طبع ہوئے ایک جگہ جمع کر کے کتاب کی صورت میں طبع کئے جائیں پس جس صاحب کے پاس ۱۸۹۶ء سے پہلے کا جو کوئی اشتہار (مطبوعہ) ہو اُسکے عُنوان۔ تاریخ۔ خلاصہ مضمون۔ اور تعداد صفحہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ اگر دفتر میں وہ نہ ہو تو اُن سے عاریتاً طلب کیا جائے۔ اور جس صاحب کے پاس حضرت اقدس کا کوئی خط جو نج کے معاملہ کی نسبت نہ ہو اور مفید عام ہو اُسکی ایک نقل بلکہ وہ اصل خط ہی عاریتاً چند روز کے لئے بھیجدیں بعد نقل انشاء اللہ و انشاء صاحبہ واپس کیا جائیگا۔ یہ بھی واضح رہے کہ خریداران کی کافی درخواستیں بہم پہنچنے پر اس کتاب کی طبع کا انتظام ہوگا۔ پس شائقین ساتھ ہی درخواست خریداری ارسال فرماویں۔ خط و کتابت صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی کے نام ہونی چاہیے۔ فقط **المشتہر** منظور محمد مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس مقام قادیان دار الامان۔ یکم جون

مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

سخن نزدم مراں از شہریارے — کہ ہستم بر درے امید وارے
خداوندے کہ جاں بخشِ جہاں است — بدیع و خالق و پروردگارے
کریم و قادر و مشکل کشائے — رحیم و محسن و حاجت برارے
فتادم بر درش زیر آنکہ گویند — برآید در جہاں کارے زکارے
چو آں یارِ وفادار آیدم یاد — فراموشم شود ہر خویش و یارے
بغیرِ او چساں بندم دلِ خویش — کہ بے رویش نمے آید قرارے
دلم در سینۂ ریشم مجوئید — کہ بستیمش بدامانِ نگارے
دلِ من دلبرے را تخت گاہے — سرِ من در رہِ یارے نثارے
چگویم فضلِ او بر من چگون است — کہ فضلِ اوست ناپیدا کنارے
عنایتہاے او را چوں شمارم — کہ لطفِ اوست بیروں از شمارے
مرا کاریست با آں دلستانے — ندارد کس خبر زاں کار و بارے
بنالم بر درش زانساں کہ نالد — بوقتِ وضعِ حملے باردارے
مرا با عشقِ او وقتیست معمور — چہ خوش وقتے چہ خرم روزگارے
ثنا ہا گویمت اے گلشنِ یار — کہ فارغ کردی از باغ و بہارے

ذَبُّ المُفتَرِین

اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَنِیْ لَا یُجَادِلُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ فَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۝

بُردباری می کند زور آورے　　　　جاہلے فہمد کہ ہستم برترے

اسوقت میرے سامنے وہ کاغذ پڑے ہیں جنمیں نام کے مسلمانون نے مجھ کو گالیاں دی ہیں چنانچہ اُن میں سے ایک عبد الحق غزنوی ہے جو اپنے اشتہار میں مجھے دجال ٹھہرا کر اپنے اشتہار کے عنوان میں لکھتا ہے کہ ضَرْبُ النِّعَالِ عَلیٰ وَجْہِ الدَّجَّال یعنی اُس دجال کے مُنہ پر جوتی مارتا ہوں۔ سو یہ تو اُس نے سچ کہا کیونکہ درحقیقت وہ خود دجال ہے اور آسمان سے اُسی کے مُنہ پر جوتی پڑی نہ کسی اور کے مُنہ پر۔ ابھی معلوم نہیں کہ کہاں تک اُس کا سر نرم کیا جائے گا۔ ابھی تو جلسہ مذاہب سے اسوقت تک صرف دو آسمانی جوتے اسکے سر پر پڑے ہاں ضرب شدید سے پڑے جس سے کچھ ہڈیاں ٹوٹی ہونگی۔ معلوم نہیں کہ کس وقت اس بدبخت نے یہ کلمہ مُنہ سے نکالا تھا کہ دُعا کی طرح اس کے حق میں قبول ہو گیا۔ پھر اُسی اشتہار میں یہ نادان میری نسبت لکھتا ہے کہ لعنت کا طوق اُسکے گلے میں ہے۔ مگر اب اسے پوچھنا چاہیئے کہ ذرا آنکھیں کھولکر دیکھے کہ کس کے گلے میں ہے؟ ذرہ سمجھ کر بولے کہ مذہبی جلسہ کے الہامی اشتہار نے کس کے مُنہ کو سیاہ کیا۔ لیکھرام کی موت نے کس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالدیا۔ باربار یہ شخص آتھم کی پیشگوئی کی نسبت اعتراض کرتا ہے۔ جاہل کو اب تک سمجھ نہیں آتی کہ آتھم کی پیشگوئی ✣ جیسا کہ الہام کے الفاظ اور الہام کی شرط تھی کامل صفائی سے پوری

✣ آتھم کے حالات کے بارے میں جو کچھ انوار الاسلام میں چھپا تھا وہ پھر بطور مختصر فایدہ عام کے لئے لکھا جاتا ہی اور وہ یہ ہے

یہ بات بالکل سچ اور یقینی اور الہام کے مطابق ہے کہ اگر مسٹر عبد اللہ کا دل جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی توہین اور تحقیر اسلام پر قائم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کر کے حق کیطرف

ہوگئی شرط کے موافق خدائے کریم نے اُسکی موت میں تاخیر ڈالدی اور پھر الہام کے موافق اُسکو سات مہینہ کے اندر مار دیا۔ چونکہ آتھم ڈرا اسلئے خدا نے اُسکے معاملہ میں اپنی صفت رحم کو دکھلایا۔ اور لیکھرام نہیں ڈرا اسلئے خدا نے اُسکے معاملہ میں اپنی صفت قہر کو دکھلایا۔ سو خدا نے ان دونوں پیشگوئیوں سے اپنی جمالی اور جلالی صفات کا نمونہ دکھلا دیا۔ اور ہر ایک کی حالت کے موافق معاملہ کیا۔ آتھم پیشگوئی کو سُنکر تمام شوخیوں سے کنارہ کش ہوگیا۔ مگر لیکھرام نہ ہوا۔ آتھم نے تمام مباحثات مسلمانوں سے چھوڑ دیئے۔ مگر اُس نے ہرگز نہ چھوڑے۔ آتھم اُسدن تک جو میعاد کے دن پورے ہوئے مُردہ کیطرح پڑا رہا اور روتا رہا۔ مگر یہ ہنستا اور ٹھٹھے کرتا رہا۔ اُس نے شرم دکھلائی مگر لیکھرام نے بیشرمی اور شوخی ظاہر کی۔ اور اُسنے اپنا مُنہ بند کرلیا۔ اور لیکھرام نے گالیوں سے اپنا مُنہ کھولا۔ اور خدا نے آتھم کی نسبت مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اطلع اللّٰہ علی ہمہ وغمہ ولن تجد لسنۃ اللّٰہ تبدیلا۔ یعنے خدا نے دیکھا کہ آتھم کا دل ہم وغم سے بھر گیا۔ اسلئے اُس رحیم خدا نے تاخیر ڈالدی۔ اور پھر فرمایا کہ یہ کبھی نہیں ہوگا کہ خدا اپنی عادتوں کو بدل دے یعنی وہ ڈرنے والے کے ساتھ سختی نہیں کرتا۔ مگر لیکھرام نہ ڈرا اور اسکی بدقسمتی سے آتھم کا ڈرنا اُس کو دلیر کرگیا یہی وجہ ہے کہ آتھم کی نسبت خُدا نے نرمی سے معاملہ کیا کیونکہ وہ نرم رہا۔ اور لیکھرام سے سختی سے کیونکہ اُس نے سختی دِکھلائی۔ اور یہی وجہ ہے کہ آتھم کی نسبت صرف ایکدفعہ الہام ہوا اور وہ بھی شرط کے ساتھ۔ اور لیکھرام کے عذاب کے بارے میں بار بار قہری الہام ہوئے غرض آتھم

بقیہ حاشیہ

رجوع کرنے کا کوئی حصہ نہ لیتا تو اُسی میعاد کے اندر اُسکی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا۔ لیکن خداتعالےٰ کے الہام نے مجھے جتلا دیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اُسکے رُعب کو تسلیم کرکے حق کیطرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لے لیا جس حصہ نے اُس کے وعدہ موت اور کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر ڈالدی۔ اور ہاویہ میں تو گرا لیکن اُس بڑے ہاویہ سے تھوڑے دنوں کے لئے بچ گیا جس کا نام موت ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ الہامی لفظوں اور شرطوں میں سے کوئی ایسا لفظ یا شرط نہیں ہے جو بے تاثیر ہو۔ یا جس کا کسی قدر موجود ہو جانا اپنی تاثیر پیدا نہ کرے۔ لہذا ضرور تھا کہ جس قدر مسٹر عبداللہ آتھم کے دل نے حق کی عظمت کو قبول کیا اس کا فائدہ اُسکو پہنچ جائے۔ سو خداتعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ اور

کی نسبت جو پیشگوئی کیگئی وہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو سترہ برس پہلے اس وقت سے براہین
میں بھی اُس کا ذکر موجود ہے - اور نیز آثار نبویہ میں بھی اُس کا ذکر پایا جاتا ہے - اس پیشگوئی کے دونوں
پہلوؤں کے رو سے تکمیل ہو چکی اور آتھم ایک مدت سے مر چکا - پھر کیا اب تک وہ پیشگوئی پوری نہ
ہوئی - لعنۃ اللہ علی الکاذبین - کیا آتھم باکرہ لڑکی تھا جو بغیر کسی سبب قوی کے مقابل پر آنے سے شرم
کی - آخر کوئی تو سبب تھا - وہ یہی سبب تھا کہ پیشگوئی کو سنتے ہی اسلامی ہیبت اُس کو کھا گئی وہ
اندر ہی اندر گداز ہو گیا اور کسی جرأت کے لائق نہ رہا نہ قسم کے لایق اور نہ نالش کے لائق -
جب قسم کے لئے بلایا جاتا تھا تو اُس کا کلیجہ کانپ جاتا تھا - جب نالش کے لئے ابھارا جاتا تھا تو اُس کا
کانشنس اُسکے مُنہ پر طمانچے مارتا تھا - مسیح نے خود قسم کھائی - پولوس نے کھائی - اُس نے
کیوں اشد ضرورت کے وقت نہ کھائی - اگر حملے ہوئے تھے تو نالش کرتا اور سزا دلاتا - اُس کا
حق تھا - اُس نے کیوں نالش نہ کی - اے غزنوی لوگو! کس قدر تمہیں سچائی سے دشمنی ہے - کیا کوئی حد
بھی ہے؟ کیا تمہارا یہی تقویٰ ہے جس کو لے کر تم پنجاب میں آئے؟!! ایک مسلمان کو کافر بناتے
ہو اور خدا کے صریح اور کھلے کھلے نشانوں کا انکار کرتے ہو - اور پادریوں کو اپنی دجالی باتوں سے
مدد دیتے ہو - کیا تمہیں ایسا کرنا روا تھا؟ کیا خدا ایک دجال اور کذاب کی عظمت اور قبولیت
کو زمین پر پھیلا رہا ہے؟ اور تم جیسے نیک بختوں کو ذلیل کر رہا ہے - یا اُس کو دھوکہ لگ گیا ہے
کیا وہ دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا نہیں؟ کیا تم سچائی کو نابود کر دو گے؟ کیا وہ نور جو آسمان

بقیہ حاشیہ

مجھے فرمایا اطلع اللہ علی ھمہ وغمہ - ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولا تعجبوا
ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین وبعزتی وجلالی انک انت
الاعلی - ونمزق الاعداء کل ممزق - ومکر اولئک ھو یبور - انا نکشف
السر عن ساقہ یومئذ یفرح المومنون - ثلۃ من الاولین وثلۃ من
الاخرین وھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا - ترجمہ یہ ہے کہ خدا
تعالیٰ نے اُس کے ہم و غم پر اطلاع پائی اور اسکو مہلت دی جبتک کہ وہ بیباکی اور سخت
گوئی اور تکذیب کیطرف میل کرے اور خدا تعالیٰ کے احسان کو بھلا دے (یہ بعض فقرہ مذکورہ کے
تفہیم الٰہی سے ہیں) اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے اور تو ربانی سنتوں میں تغیر اور تبدیل

سے اُترا ہے تم اُسکو مُنہ کی پھونکوں سے بجھادوگے؟ اگر تم نیک انسان کی ذریت ہو تو بدی میں اپنے تئیں مت ڈالو! سمجھ جاؤ اور سنبھل جاؤ! کہ ابھی وقت ہے۔ اور آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ کو غور سے پڑھو۔ آگے تمہارا اختیار ہے۔!

پھر اسی اشتہار میں اسی بزرگ عبدالحق نے اور بھی گالیاں دی ہیں۔ چنانچہ صفحہ ۲ و ۳ و ۴ میں میری نسبت لکھتا ہے "بدکار شیطان لعنتی۔ لعن وطعن کا جوت اُس کے سر پر ذلیل خوار خستہ خراب اللہ عزوجل کا دشمن۔ خدا کے ولی عبدالحق کا دشمن" پھر اخیر اشتہار میں پیشگوئی کرتا ہے کہ "عنقریب اللہ کا غضب تیرے پر اُترے گا" میں کہتا ہوں کہ اے نااہل نادان تو نے یہ اچھا نہیں کیا کہ خدا پر افترا کیا۔ اب دیکھ! کہ وہ غضب تیرے پر اُترا یا کسی اور پر؟ کیا تیرے گلے میں لعنت کا رسہ پڑا یا کسی اور کے گلے میں؟ تُو نے اُسی اپنے اشتہار میں دعویٰ کیا تھا کہ میں آگ میں جا سکتا ہوں اور نہیں جلونگا۔ اور دریا پر چلنے کے لئے حاضر ہوں اور نہیں ڈوبوں گا۔ اور ایک مہینہ تک کوٹھڑی میں بند رہنے کے لئے موجود ہوں اور نہیں مرونگا۔ لیکن اے نابکار! انھیں شوخیوں کی وجہ سے اسوقت خدا نے تیرا مُنہ کالا کیا۔ خدا کے کھُلے کھُلے نشان نے تجھے عذاب کی آگ میں ڈالا اور تو جل گیا اور بچ نہیں سکا۔ تیرے لئے یہ عذاب تھوڑا نہیں ہوا کہ تمام قوموں میں اس نشان کی عظمت ظاہر ہوئی۔ اُس آگ نے بیشک تجھے جلا کر راکھ کر دیا۔ تو ندامت کے دریا میں بھی ڈوب گیا اور اُسپر چل نہ سکا۔ اور تُو خذلان کی

حاشیہ:

نہیں پائے گا اس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہیں کرتا جبتک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہو جائیں جو غضب الٰہی کو مشتعل کریں۔ اور اگر دل کے کسی گوشہ میں بھی کچھ خوف الٰہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکہ شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہیں ہوتا اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ کچھ تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو۔ یہ اس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے۔ اور پھر فرمایا کہ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تُو ہی غالب ہے (یہ اس عاجز کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے۔ یعنی اُن کو ذلت پہنچے گی اور اُن کا مکر ہلاک ہو جائے گا اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ تم ہی فتحیاب ہو نہ دشمن۔ اور خدا تعالیٰ بس نہیں کریگا اور نہ باز آئیگا

اندھیری کوٹھری میں بھی بند کیا گیا۔ اور وہیں مرگیا۔ دیکھ! خدا کی غیرت نے تجھے کیا کیا دکھلایا۔ ذرا
آنکھ کھول اور دیکھ کہ تیرا تکبر کیسا تجھے پیش آگیا۔ تُو مجھے کہتا تھا کہ تُو آگ میں جلے گا۔ اور دریا میں
غرق ہوگا۔ اور کوٹھڑی میں مریگا۔ اے بدقسمت اب دیکھ! کہ یہ تینوں باتیں کس پر وارد ہوئیں؟
تجھ پر یا مجھ پر۔ سچ کہہ! کیا اس عذاب کی آگ نے تجھے نہیں جلایا؟ کیا تو قسم کھا سکتا ہے کہ اس
آگ سے تیرا دل کباب نہیں ہوا؟ اور کیوں نہ ہوا جبکہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی پوری ہوئی جسمیں تمام ہندوؤں
کو خود اقرار ہے کہ یہ وہ اعلیٰ درجہ کی پیشگوئی ہے جس میں پیش از وقت سارے پتے بتلائے
گئے تھے۔ میعاد بتلائی گئی۔ موت کا دن بتلایا گیا۔ صورت موت بتلائی گئی۔ اور آیت لا
یظہر علیٰ غیبہ احدًا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی صرف خدا کے مرسلوں
کو دی جاتی ہے۔ نہ منجّموں سے ہو سکتی ہے نہ دجّالوں سے پس کیا یہ وہ آگ نہیں جس نے تیرے
دل کو جلا دیا؟ کیا تو اب خدا کے کلام سے انکار کرے گا؟ یا خودکشی کر کے مرجائیگا؟ کیا تو قسم کھا سکتا
ہے کہ اب تک تو ندامت کے دریا میں غرق نہیں ہوا۔ کیا تجھ پر اور تمام لوگوں پر اب تک نہیں کھلا کہ
تو خذلان کی اندھیری کوٹھڑی میں بند کیا گیا؟ اور تیری دعاؤں اور تیرے اس شیطانی الہام
کے برخلاف جو تُو نے اشتہار کے آخر میں لکھا تھا ظہور میں آیا؟ اے تیرہ بخت! کیا تو اب تک
جیتا ہے؟ نہیں نہیں! تیری فضولیوں نے تجھے ہلاک کر دیا۔ تو اُن تین عذابوں میں آپ ہی پڑ گیا
جن کے ذریعہ سے میری موت تجویز کرتا تھا!!! فاعتبروا یا اولی الابصار۔!!

بقیہ حاشیہ

جب تک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور اُنکے مکر کو ہلاک نہ کر دے یعنی جو مکر بنایا گیا اور
مجسم کیا گیا اسکو توڑ ڈالیگا اور اسکو مُردہ کر کے پھینک دے گا۔ اور اسکی لاش لوگوں کو دکھا دیگا
اور پھر فرمایا کہ ہم اصل بھید کو اسکی پنڈلیوں میں سے ننگا کر کے دکھا دینگے یعنی حقیقت کو کھول دینگے
اور فتح کے دلائل بیّنہ ظاہر کرینگے* اور اس دن مومن خوش ہونگے پہلے مومن بھی اور پچھلے
مومن بھی۔ اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذاب موت کی تاخیر ہماری سنّت ہے جسکو ہم نے
ذکر کر دیا۔ اب جو چاہے وہ راہ اختیار کرے جو اُسکے رب کی طرف جاتی ہے۔ اس میں بدظنی
کرنے والوں پر زجر اور ملامت ہے۔ اور نیز اس میں یہ بھی تفہیم ہوئی ہے کہ جو سعادتمند
لوگ ہیں اور جو خدا ہی کو چاہتے ہیں اور کسی بخل اور تعصب یا جلد بازی یا سوء فہم

* یہ لیکھرام کی موت کیطرف اشارہ تھا۔ منہ

پھر عبدالحق نے لکھا ہے کہ "آتھم کی پیشگوئی کے نہ پوری ہونیکے وقت میں کس قدر عیسائیوں اور مسلمانوں نے تم پر لعنتیں کیں۔ یہی سزا دجال کذاب کی تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حکم خواتیم پر ہے نافہموں اور نادانوں نے نبیوں اور رسولوں سے بھی اوائل حال میں ایسا ہی کیا ہے۔ پھر آخر اپنی ناسمجھی پر روئے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

یہ بھی یاد رہے کہ اس عبدالحق اور اسکی جماعت کا ایک قلمی خط بھی رمضان کے مہینہ کے سر پر میرے پاس پہنچا۔ چونکہ وہ گالیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس لئے میں نے نہ چاہا کہ رد میں اُس کا جواب لکھوں مگر وہ خط حضرات غزنوی صاحبوں کا اب تک موجود ہے۔ اور گالیاں جو مجھے دی ہیں وہ یہ ہیں "دس ہزار تیرے پر لعنت۔ لعنت لعنت لعنت لعنت عشرہ الف مائۃ۔ کافر اکفر دجال شیطان فرعون۔ قارون۔ ہامان۔ اژدہا پوپو۔ وادی کا وحشی۔ کلب یلہث یعنی جنگلی کتا" ان افغانوں کی **شیرین زبانی** اور **تقویٰ** کا یہ نمونہ ہے

اور ایک اور صاحب جو دشنام دہی میں عبدالحق کے چھوٹے بھائی یا بڑے بھائی ہیں اپنے پرچہ **دزۃ الاسلام** میں بہت سی گندہ زبانی کے ساتھ آتھم کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں۔ اب میں کہاں تک انکو بار بار بتلاؤں کہ آتھم تو پیشگوئی کے موافق زندہ بھی رہا اور مرا بھی۔ اُس نے خوف دکھلایا اور بے شرمی ظاہر نہ کی۔ اس لئے خدا نے وعدہ کے موافق اس سے نرمی کی اور کچھ تاخیر کر دی۔ اور لیکھرام نے متواتر شوخیاں ظاہر کیں اس لئے قادر قہار نے

کے اندھیرے میں مبتلا نہیں وہ اس بیان کو قبول کرینگے اور تعلیم الہی کے موافق اُسکو پائینگے لیکن جو اپنے نفس اور اپنی نفسانی ضد کے پیرو یا حقیقت شناس نہیں وہ بے باکی اور نفسانی ظلمت کی وجہ سے اسکو قبول نہیں کرینگے۔

حاشیہ:۔ الہام الہی کا ترجمہ معہ تفہیمات الہیہ کے کیا گیا۔ جس کا ماحصل یہی ہو کہ قدیم سے الہی سنت اسی طرح پر ہے کہ جبتک کوئی کافر اور منکر نہایت درجہ کا بیباک اور شوخ ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے لئے اسباب ہلاکت پیدا نہ کرے تب تک خدا تعالیٰ تعذیب کے طور پر اُسکو ہلاک نہیں کرتا اور جب کسی منکر پر عذاب نازل ہونے کا وقت آتا ہی تو اُسمیں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جنکی وجہ سے اُسپر حکم ہلاکت لکھا جاتا ہے۔ عذاب الہی کیلئے یہی قانون قدیم ہے۔ اور یہی سنت

اُسکو پکڑ لیا۔ یہ دونوں نمونے آتھم اور لیکھرام کے معرفت کے بھوکوں پیاسوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کیسا رحیم وکریم ہے جو نرمی کرنیوالوں سے نرمی کرتا ہے۔ اور کیسا غیور ہے جو چالاکی کرنے والوں کو جلد پکڑتا ہے۔ آتھم کا پیشگوئی کے سُننے سے ٹھنڈا اور سرد ہو جانا اور لیکھرام کا شوخ ہو جانا ضرور چاہتا تھا کہ دو مختلف نتیجے پیدا ہوں۔ اے نادانو! کیا یہ روا تھا کہ خدا کی الہامی شرط پوری نہ ہوتی؟ یا وہ نرمی کے محل پر نرمی استعمال نہ کرتا اور ڈرنے والے کو فی الفور اُٹھا کر پتھر مارتا؟!

یہ بھی سُن چکے ہو کہ الہام میں رجوع کی شرط لگا کر آتھم کی فطرتی خاصیت کی طرف اشارہ کر دیا تھا۔ اگر اُسکی فطرت میں خوف قبول کرنے کی قوت نہ ہوتی تو خدا رجوع کی شرط الہام میں ظاہر نہ کرتا۔ اور رُجوع ایک فعلِ قلب ہے جس میں ظاہری اسلام شرط نہیں۔ سو آتھم نے اپنے اقوال افعال سے ظاہر کر دیا کہ وہ ضرور اس شرط کا پابند ہو گیا۔ پس وہ رحیم خدا جس نے فرمایا ہے کہ جب کشتی میں بیٹھنے والے غرق ہونے کے وقت میری طرف رجوع کریں تو میں اُن کو اسوقت نجات دے دیتا ہوں۔ گو جانتا ہوں کہ بعد میں پھر اپنی شقاوت کی طرف عود کر آئیں گے۔ اُسی بُردبار خدا نے آتھم کو الہامی شرط کا اُسکے رجوع پر فائدہ دے دیا۔ اور پھر آتھم بعد اسکے دین اسلام کے ردّ کی تالیفات میں مشغول نہیں ہوا اور نہ نالش کی اور نہ قسم کھائی۔ یہاں تک کہ اس دُنیا سے گذر گیا۔ اور خوف کا اقرار کیا۔ پس اگرچہ بے ایمانوں کا تو کچھ علاج نہیں مگر ایماندار آتھم کی اِس

نقل حاشیہ

مستمرہ اور یہی غیر تبدل قاعدہ کتاب الٰہی نے بیان کیا ہے۔ اور غور کرنے سے ظاہر ہوگا کہ جو مسٹر عبد اللہ آتھم کے بارے میں یعنی سزائے ہاویہ کے بارے میں الہامی شرط تھی وہ درحقیقت اسی سنت اللہ کے مطابق ہے کیونکہ اُس کے الفاظ یہ ہیں کہ **بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے** لیکن مسٹر عبد اللہ آتھم نے اپنی مضطربانہ حرکات سے ثابت کر دیا کہ اس نے اس پیشگوئی کو تعظیم کی نظر سے دیکھا جو الہامی طور پر اسلامی صداقت کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام نے بھی مجھ کو یہی خبر دی کہ ہنوز اُسکے ہم اور غم پر اطلاع پائی۔ یعنی وہ اسلامی پیشگوئی سے خوفناک حالت میں پڑا اور اُسپر رُعب غالب ہوا۔ اُس نے اپنے افعال سے دکھا دیا کہ اسلامی پیشگوئی کا کیسا ہولناک اثر اُسکے دل پر ہوا اور کیسی اُسپر گھبراہٹ اور دیوانہ پن اور دلکی حیرت

کنارہ کشی اور خاموشی سے ضرور رجوع کا نتیجہ نکالینگے۔ یہ بار ثبوت آتھم کی گردن پر تھا کہ وہ اقرار خوف کے بعد ہمکو اور ہر ایک منصف کو یہ موقعہ نہ دیتا کہ اُسکے اقوال اور افعال سے ہم رجوع کا نتیجہ نکال سکتے۔ بلکہ چاہیئے تھا کہ وہ قسم سے یا نالش سے یا کسی اور طرح پر اثبات دعویٰ سے اپنی اُس بزدلی کو جو پندرہ مہینہ تک اُس سے برابر ظہور میں آتی رہی اسلامی ہیبت کے وجوہ سے الگ کرکے دکھلاتا۔ پس یہ بڑی بدذاتی ہے کہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آتھم کے دل نے پیشگوئی کی عظمت کو ایک ذرہ قبول نہیں کیا تھا اور وہ اپنی سابقہ شوخیوں پر میعاد کے اندر برابر قائم تھا۔ ایڈیٹر وِرۃ الاسلام لکھتا ہے کہ ایمان کیلئے اقرار باللسان شرط ہے۔ تو اس کا یہی جواب ہو کہ اے نادان الہام میں لفظ رجوع ہے جو درحقیقت فعل قلب ہی اور اُسکے لئے اقرار لسان شرط نہیں۔ اقرار لسان معاد کی نجات کیلئے شرط ہے مگر ایسی نجات کے لئے جو صرف دُنیا کے لئے ہو صرف دل کا خوف کافی ہے۔ یہ ضرور نہیں کہ کسی مجمع کو گواہ بنایا جائے بلکہ یکتم ایمانہ بھی تو قرآن میں موجود ہے!

پھر یہی شخص لکھتا ہے کہ مارچ ۱۸۸۶ء میں اشتہار دیا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ یعنے بعد اسکے لڑکی پیدا ہوئی۔ لیکن اے نادانو! دل کے اندھو! میں کب تک تمہیں سمجھاوں گا۔ مجھے وہ اشتہار ۱۸۸۶ء دکھلاؤ جسمیں لکھا ہے کہ اسی سال میں لڑکا پیدا ہونا ضروری ہے پھر یہی شخص لکھتا ہے کہ تمہیں اپنے جھوٹے الہام پر ذرہ شرم نہ آئی " پر میں کہتا ہوں کہ اے سیاہ دل الہام جھوٹا نہیں تھا تجھ میں خود الٰہی کلام کے سمجھنے کا مادہ نہیں۔ الہام میں کوئی ایسا لفظ

غالب آگئی اور کیسے الہامی پیشگوئی کے رعب نے اسکے دل کو ایک کچلا ہوا دل بنا دیا یہانتک کہ وہ سخت بیتاب ہوا اور شہر بشہر اور ہر ایک جگہ ہراسان اور ترسان پھرتا رہا اور اس مصنوعی خدا پر اسکا توکل نہ رہا جسکو خیالات کی کجی اور ضلالت کی تاریکی نے الوہیت کی جگہ دے رکھی ہے وہ کتوں سے ڈرا اور سانپوں کا اُسکو اندیشہ ہوا اور اندر کے مکانوں سے بھی اُسکو خوف آیا۔ اُسپر خوف اور وہم اور دلی سوزش کا غلبہ ہوا اور پیشگوئی کی پوری ہیبت اسپر طاری ہوئی اور وقوع سے پہلے ہی اس کا اثر اسکو محسوس ہوا اور بغیر اسکے کہ کوئی امرتسر سے اُسکو نکالے آپ ہی ہراسان اور ترسان اور پریشان اور بیتاب ہوکر شہر بشہر بھاگتا پھرا اور خدا نے اسکے دل کا آرام چھین لیا اور پیشگوئی سے سخت متاثر ہوکر سراسیموں اور خوف زدوں کی طرح جابجا بھٹکتا پھرا اور الہام الٰہی کا رعب اور اُس کے دل پر ایسا مستولی ہوا کہ اسکی راتیں ہولناک اور دن بے قراری سے بھر گئے۔ اور حق کی مخالفت کیجاتیں جو جود ہشتیں اور

نہ تھا کہ اس حمل میں ہی لڑکا پیدا ہو جائیگا۔ اب بجز اسکے میں کیا کہوں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین
بیشک مجھے الہام ہوا تھا کہ موعود لڑکے سے قومیں برکت پائینگی۔ مگر ان اشتہارات میں کوئی
ایسا الہی الہام نہیں جسنے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔ اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو
وہ الہام پیش نہ کرے۔ ہاں دوسرے حمل میں جیسا کہ پہلے سے مجھے ایک اور لڑکے کی بشارت
ملی تھی لڑکا پیدا ہوا۔ سو یہ بجائے خود ایک مستقل پیشگوئی تھی جو پوری ہوگئی جس کا ہمارے مخالفوں کو
صاف اقرار ہے۔ ہاں اگر اس پیشگوئی میں کوئی ایسا الہام بنے لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہو کہ الہام
نے اسی کو موعود لڑکا قرار دیا تھا تو کیوں وہ الہام پیش نہیں کیا جاتا۔ پس جبکہ تم الہام کے پیش کرنے
سے عاجز ہو تو کیا یہ لعنت تم پر ہے یا کسی اور پر۔ اور یہ کہنا کہ اس لڑکے کو بھی مسعود کہا ہے۔ تو اے
نابکار مسعود تو بھی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے الا شاذ نادر۔ کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت
اطوار نہیں بلکہ شقاوت اطوار کہتا ہے۔ کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد
ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات
کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔ پر میں پوچھتا ہوں کہ وہ خدا کا الہام کونسا ہے کہ جسنے ظاہر کیا تھا کہ پہلے
حمل میں ہی لڑکا پیدا ہو جائے گا یا جو دوسرے میں پیدا ہوگا۔ وہ درحقیقت وہی موعود لڑکا ہوگا
اور وہ الہام پورا نہ ہوا۔ اگر ایسا الہام میرا تمہارے پاس موجود ہے **تو تم پر لعنت**
ہے اگر وہ الہام شائع نہ کرو!

قلق اس شخص پر وارد ہوتا ہے جو یقین رکھتا ہے یا ظن رکھتا ہو کہ شاید عذاب الہی نازل ہو جائے یہ سب
علامتیں انہیں پائی گئیں اور وہ عجیب طور پر اپنی بے چینی اور بے آرامی جابجا ظاہر کرتا رہا۔ اور خدا تعالی نے
ایک جیرتناک خوف اور اندیشہ اسکے دل میں ڈالدیا کہ ایک بات کا کھٹکا بھی اسکے دل کو صدمہ پہنچاتا رہا
اور ایک کتے کے سامنے آنیسے بھی اسکو ملک الموت یاد آیا اور کسی جگہ اسکو چین نہ پڑا اور ایک سخت
ویرانے میں اسکے دن گذرے اور سراسیمگی اور پریشانی اور بیتابی اور بیقراری نے اسکے دل کو گھیر لیا اور ڈرانے
والے خیال رات دن اسپر غالب رہے اور اسکے دلکے نصوروں نے عظمت اسلامی کو رد نہ کیا۔ بلکہ قبول کیا۔ اس لئے
وہ خدا جو رحیم و کریم اور سزا دینے میں دھیما ہے اور انسان کے دل کے خیالات کو جانچتا اور اسکے تصورات کے
موافق اس سے عمل کرتا ہے۔ اس لئے اسکو اس صورت پر نہ پایا جس صورت میں فی الفور کامل ہاویہ کی سزا

اور پھر تمہارا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ "احمد بیگ کا داماد اب تک نہ مرا" سو میں کہتا ہوں کہ اے نابکار قوم! کب تک تو اندھی اور گونگی اور بہری رہیگی؟ اور کب تک تیری آنکھیں نور کو نہیں دیکھیں گی جو اُتارا گیا؟ سُن اور سمجھ! کہ اُس الہام کے دو ٹکڑے تھے ایک احمد بیگ کے متعلق۔ اور ایک اُسکے داماد کے متعلق۔ سو تم سُن چکے ہو کہ احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہو گیا۔ اور وہ دن آتا ہے کہ تم سُن لوگے کہ اُسکے داماد کی نسبت بھی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔! اور یہ اعتراض جو تم کرتے ہو نئے نہیں۔ نوشتوں کو پڑھو کہ پہلے بدفہم لوگوں نے بھی ایسے ہی اعتراض نبیوں پر کئے ہیں۔ تمہارے دل اُن سے مشابہ ہو گئے۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ "میعاد کے اندر وہ کیوں فوت نہیں ہوا؟" یہ تمہاری بے ایمانی یا ناسمجھی ہے۔ الہام توبی توبی فان البلاء علیٰ عقبک میں صاف توبہ کی شرط تھی اور یہ الہام احمد بیگ اور اُسکے داماد دونوں کیلئے تھا۔ کیونکہ عقب لڑکی اور لڑکی کی اولاد کو کہتے ہیں۔ اور یہ احمد بیگ کی بیوی کی والدہ کو خطاب تھا کہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر خاوند مرنے کی بلا ہے اگر توبہ کروگی تو تاخیر موت کیجائیگی پس احمد بیگ کی زندگی کیوقت کسی نے اس الہام کی پرواہ نہ کی۔ اور جب احمد بیگ فوت ہو گیا تو اُسکی بیوہ عورت اور دیگر پسماندوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ وہ دُعا اور تضرع کیطرف بدل متوجہ ہو گئے۔ جیسا کہ سُنا گیا ہے کہ ابتک احمد بیگ کے داماد کی والدہ کا کلیجہ اپنے حال پر نہیں آیا۔ سو خدا دیکھتا ہے کہ وہ شوخیوں میں کب آگے قدم رکھتے ہیں۔ پس اُسوقت وعدہ اُس کا پُورا ہو گا جب یہ سب کچھ پورا ہو گا۔ تب نہ میں بلکہ ہر ایک دانا تم پر لعنت بھیجے گا۔ کیونکہ تم نے خدا کا مقابلہ کیا۔!

یعنی موت بلا توقف اُسپر نازل ہوتی اور ضرور تھا کہ وہ کامل عذاب اُسوقت تک تھما رہے جب تک کہ وہ بے باکی اور شوخی سے اپنے ہاتھ سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا نہ کرے۔ اور الہام الٰہی نے بھی اسی طرف اشارہ کیا تھا کیونکہ الہامی عبارت میں شرطی طور پر عذاب موت کے آنے کا وعدہ تھا نہ مطلق بلا شرط وعدہ لیکن خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنے دل کے تصورات سے اور اپنے افعال سے اور اپنی حرکات سے اور اپنے خوف شدید سے اور اپنے ہولناک اور ہراساں دل سے عظمت اسلامی کو قبول کیا اور یہ حالت ایک رجوع کرنیکی قسم ہے جو الہام کے استثنائی فقرہ سے کسی قدر تعلق رکھتی ہے

اور پھر ایک اور صاحب اپنا نام شیخ نجفی ظاہر کر کے میرے مقابل پر آئے ہیں۔ اور مجھے
کذاب اور دجال اور جاہل ٹھیراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "خسوف وکسوف کا نشان قیامت کو ظاہر ہوگا
نہ اب" اس نادان کو یہ بھی خبر نہیں کہ اگر خسوف کسوف بطور نشان مہدی ظاہر ہوگا جیسا کہ دارقطنی
وغیرہ کتب حدیث میں درج ہے تو قیامت کو اس نشان سے فائدہ کون اٹھائے گا بلکہ اُسوقت تو مہدی
کا آنا ہی لاحاصل ہوگا۔ جب خدا نے ہی نظام شمسی کو توڑ کر خلقت کا خاتمہ کرنا چاہا تو کون مہدی اور
کہاں کے اُسکے نشان۔ وہ تو قیامت کا زمانہ آگیا۔ اس میں کس کو کلام ہو سکتا ہے کہ مہدی کا زمانہ تجدید کا
زمانہ ہے۔ اور خسوف کسوف الٰہی تائید کے لیے ایک نشان ہے سو وہ نشان اب ظاہر ہوگیا جسکو قبول کرنا
ہو قبول کرے۔ اور جیسا کہ حدیث میں لکھا تھا چاند گرہن اس پہلی رات میں ہوا جو چاند کی تین راتوں میں سے پہلی
رات ہے۔ اور سورج گرہن اُن دنوں کے نصف میں ہوا جو سورج گرہن کیلئے مقرر ہیں۔ اور اس طرح یہ پیشگوئی
نہایت صفائی سے پوری ہوگئی۔ چونکہ زمانہ کے علماء سورج اور چاند کی طرح ہوتے ہیں۔ سو اس پیشگوئی
میں یہ ارشاد تھا کہ سورج اور چاند کا کسوف خسوف علماء کے دلوں کی تاریکی پر شاہد ہے کہ جو کچھ زمین
میں ہوتا ہے آسمان اُسکو دکھلا دیتا ہے۔

اور پھر یہی صاحب اپنے خط عربی میں جو ژولیدہ زبانی سے بھرا ہوا ہے مجھ کو لکھتے ہیں
کہ "اگر تو میرے مقابل پر آوے تو میں اپنا علم عربی تجھ کو دکھلاؤں۔ حالانکہ اُنکے اسی عربی خط سے
اُنکے علم کا بخوبی اندازہ ہوگیا۔ اور معلوم ہوگیا کہ بجز چند چرائے ہوئے فقروں اور مسروقہ الفاظ کے اُنکی

کیونکہ جو شخص عظمت اسلامی کو رد نہیں کرتا بلکہ اُس کا خوف اسپر غالب ہوتا ہے وہ ایک طور سے اسلام کی
طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اگرچہ ایسا رجوع عذاب آخرت سے بچا نہیں سکتا مگر عذاب دنیوی میں بے باکی کے
دنوں تک ضرور تاخیر ڈالدیتا ہے۔ یہی وعدہ قرآن کریم اور بائیبل میں موجود ہے۔ اور جو کچھ ہم نے
مسٹر عبداللہ آتھم کی نسبت اور اُسکے دل کی حالت کے بارے میں بیان کیا یہ باتیں بے ثبوت نہیں بلکہ
مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنے تئیں سخت مصیبت زدہ بنا کر اور اپنے تئیں شدائد غربت میں ڈالکر اور اپنی زندگی
کو ایک ماتمی پیرایہ پہنا کر اور ہر روز خوف اور ہراس کی حرکات صادر کر کے اور ایک دنیا کو اپنی پریشانی
اور دیوانہ پن دکھلا کر نہایت صفائی سے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اُسکے دل نے اسلامی عظمت
اور صداقت کو قبول کر لیا۔ کیا یہ بات جھوٹ ہے کہ اُس نے پیشگوئی کے رعبناک مضمون کو

گٹھری ہیں اور کچھ نہیں۔ اور ایسا ہی عبدالحق نے بھی لپنے اشتہار مذکورہ بالا میں یہی لاف زنی کی ہے اور میری نسبت لکھا ہو کہ "یہ کتابیں جو وہ شائع کرتا ہے عربی دان لوگوں سے عربی کرا کے چھپواتا ہے اور مجھے یقیناً معلوم ہے کہ اُسکو عربی کی ہرگز لیاقت نہیں اگر اُسکو ضرور لیاقت دی گئی ہے تو مجھ سے عام علماء کی مجلس میں عربی زبان میں بحث کرے دونوں کی عربی قلمبند ہو جائیگی بعدہٗ علماؤں پر پیش کیجائے گی اگر فوقیت لےگیا تو مانا جائے گا کہ یہ رسائل عربی اُس نے بنائے ہیں اور بحث تقریری بالمشافہ ہوگی اگر بحث میں مجھ سے کچھ نہ بنا تو لعنت اللہ علی الکاذبین۔" اس کے جواب میں ضمیمہ انجام آتھم میں اُس کو لکھا گیا کہ ہم اس مقابلہ کیلئے طیار ہیں لیکن تمہیں یاد رہے کہ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ یہ عربی کتابیں اس لئے تالیف نہیں ہوئیں کہ لوگ ہمیں عربی دان سمجھیں اور مولوی خیال کریں۔ بلکہ ان کتابوں میں بار بار یہ جتلایا گیا ہے کہ یہ خدا کا نشان ہے اور بطور معجزہ کے مجھ کو دیا گیا ہے تا میرے دعویٰ پر یہ بھی ایک دلیل ہو میں نے کب اور کہاں لکھا ہے کہ عربی کتابوں سے یہ مطلب ہو کہ اگر کوئی مغلوب ہو تو مجھے عربی دان مان لے۔ سو یہ اقرار کرنا چاہیئے کہ اگر تم باوجود اتنے دعویٰ فضیلت اور عربی دانی کے میرے جیسے انسان سے صاف شکست کھا جاؤ جس کی نسبت تمہیں اسی اشتہار میں اقرار ہے کہ اس شخص کو عربی دانی کی ہرگز لیاقت نہیں تو یہ نشان تم تسلیم کر لوگے اور یقین دل سے سمجھ لوگے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے اور اُسی وقت توبہ کر کے میری بیعت میں داخل ہو جاؤگے لیکن دو مہینے کے قریب عرصہ گذر گیا کہ اب تک عبدالحق کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ گویا وہ مر گیا

پورے طور پر اپنے پر ڈال لیا اور جسقدر ایک انسان ایک سچی اور واقعی بلا سے ڈر سکتا ہے اسی قدر وہ اس پیشگوئی سے ڈرا۔ اُس کا دل ظاہری حفاظتوں سے مطمئن نہ ہو سکا اور حق کے رعب نے اُسکو دیوانہ سا بنا دیا۔ سو خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ اُسکو ایسی حالت میں ہلاک کرے کیونکہ یہ اُسکے قانون قدیم اور سنت قدیمہ کے مخالف ہو اور نیز یہ الہامی شرط سے مغائر اور برعکس ہو۔ اور اگر الہام اپنی شرائط کو چھوڑ کر اور طور پر ظہور کرے تو گو جاہل لوگ اس سے خوش ہوں مگر ایسا الہام الہام الٰہی نہیں ہو سکتا اور یہ غیر ممکن ہے کہ خدا اپنی قرار دادہ شرطوں کو بھول جائے۔ کیونکہ شرائط کا لحاظ رکھنا صادق کیلئے ضروری ہے اور خدا اصدق الصادقین ہے۔ ہاں جسوقت مسٹر عبداللہ آتھم اس شرط کے نیچے سے اپنے تئیں باہر کرے اور اپنے لئے اپنی شوخی اور بےباکی سے ہلاکت کے سامان پیدا کرے تو

اب منصفین کو سوچنا چاہیئے کہ یہ لوگ حق پوشی کیلئے کیسے دجالی کام کر رہے ہیں۔ اور کس قدر شیطانی جھوٹوں کو استعمال کر کے لوگوں کو تباہ کرتے ہیں۔ اگر یہ شخص اپنی عربی دانی میں سچا تھا اور فی الواقعہ مجھ کو محض اُمّی اور ناخواندہ اور جاہل سمجھتا تھا تو اُس کو تو خدا نے موقعہ دیا تھا کہ میں مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا اور مینے حتمی وعدہ سے کہدیا تھا کہ اگر میں مغلوب ہو گیا تو میں اپنے تئیں جھوٹا سمجھونگا لیکن اگر میں غالب ہوا تو مجھے سچا سمجھنا چاہیئے تو پھر کیا سبب تھا کہ وہ گریز کر گیا۔ کیا یہ انصاف کی بات تھی کہ اگر میں مغلوب ہو جاؤں تو مجھے اپنے دعویٰ میں جھوٹا سمجھا جائے لیکن اگر میں غالب ہو جاؤں تو مجھے صرف ایک عربی دان سمجھا جائے۔ کیا مینے یہ تمام عربی کتابیں مولوی کہلانے کے شوق سے شائع کی تھیں۔ مجھے تو مولویت کے لفظ سے قدیم سے نفرت ہے اور بدل بیزار ہوں کہ کوئی مجھ کو مولوی کہے۔ مینے تو ان کتابوں کی تالیف سے صرف خدا کا نشان پیش کیا تھا۔ کیونکہ یہ ولایت کامل طور پر ظلِ نبوت ہے۔ خدا نے نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اثبات کے لئے پیشگوئیاں دکھلائیں سو اس جگہ بھی بہت سی پیشگوئیاں ظہور میں آئیں۔ خدا نے دعاؤں کی قبولیت سے اپنے نبی علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت دیا سو اس جگہ بھی بہت سی دعائیں قبول ہوئیں۔ یہی نمونہ استجابت دعا کا تو لیکھرام میں ثابت ہوا غور سے سوچو۔ !!! ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو شق القمر کا معجزہ دیا سو اس جگہ بھی قمر اور شمس کے خسوف کسوف کا معجزہ عنایت ہوا۔ ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو فصاحت بلاغت کا معجزہ دیا سو اس جگہ بھی فصاحت بلاغت کو اعجاز کے طور پر دکھلایا۔ غرض فصاحت بلاغت کا ایک

وہ دن نزدیک آجائیں گے۔ اور سزائے ہاویہ کامل طور پر نمودار ہو گی اور پیشگوئی عجیب طور پر اپنا اثر دکھائے گی۔

اور توجہ سے یاد رکھنا چاہیئے کہ ہاویہ میں گرائے جانا جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبداللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اُسنے اپنے تئیں ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ اُسکے دامنگیر ہو گیا اور ہول اور خوف نے اُسکے دل کو پکڑ لیا یہی اصل **ہاویہ** تھا۔ اور سزائے موت اُسکے کمال کیلئے ہے جس کا ذکر الہامی عبارت میں موجود بھی نہیں۔ بیشک یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جسکو عبداللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا لیکن وہ بڑا ہاویہ جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے اس میں کسی قدر مہلت دیگئی کیونکہ حق کا رعب سنے

الہی نشان ہے۔ اگر اسکو توڑ کر نہ دکھلاؤ تو جس دعوی کے لیے یہ نشان ہو وہ اس نشان اور دوسرے نشانوں سے ثابت ہے اور تم پر خدا کی حجت قائم ہے۔

یہ جواب تھا جو عبد الحق کو لکھا گیا تھا لیکن اب چونکہ وقت حد اور اندازہ سے گذر گیا اور اُس طرف سے کوئی جواب نہ آیا اور شیخ بخفی نے بھی چند روز کی مصلحت کیلئے صدیق اکبر اور فاروق اعظم کا پیچھا چھوڑ کر میری طرف اپنے تبروں کے تمام تیروں کو جھکا دیا اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس لافزن بخدی اور غزنوی کی سرکوبی کیلئے چند مختصر ورق عربی کے بطور نشان لکھے جائیں اور انپر اپنے صدق اور کذب کا حصر رکھا جائے۔ کیونکہ اگر خدا میرے ساتھ ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ ہے تو وہ ان لوگوں کو مقابلہ کی طاقت نہیں دیگا۔ اسلئے مینے لیکھرام کی موت کے بعد ۸ مارچ ۱۸۹۷ء کو اس مضمون کے لکھنے کا ارادہ کیا۔ لیکن بباعث ضروری اشتہارات کے شایع کرنے میں کچھ توقف ہو گیا۔ اب ۱۷ مارچ ۱۸۹۷ء سے لکھنا شروع کیا ہے سو یقین رکھتا ہوں کہ میں اس اردو تمہید کے بعد ایک ہفتہ تک اسقدر عربی مضمون انشاء اللہ القدیر الہی کے فضل اور قوت اور توفیق سے لکھ دونگا جو مخالفوں کے لئے بصورت نشان تجلی کریگا۔ اور میں اسوقت وعدہ محکم کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ان دونوں میں سے یعنی بخفی اور غزنوی میں سے اس میعاد کے اندر جو ستر۷۰ مارچ ۱۸۹۷ء سے اشاعت کے دن تک ہو سکتی ہے یعنی اُسدن کہ یہ رسالہ اُنکے پاس پہنچ جائے اس مضمون کی نظیر اسی کے حجم اور ضخامت کے مطابق اور اسی کی نظم اور نثر کے موافق بالمقابل شایع کرے اور پروفیسر عربی مولوی عبد اللہ صاحب یا کوئی اور پروفیسر جو مخالف تجویز کریں ایسی قسم کھا کر جو موکد بعذاب الہی ہو جلسہ عام میں کہدیں کہ یہ مضمون تمام مراتب بلاغت اور فصاحت کے رو سے مضمون پیش کردہ سے بڑھکر یا برابر ہے اور پھر قسم کھانے والا میری دعا کے بعد اکتالیس دن تک عذاب الہی میں ماخوذ نہ ہو تو میں اپنی کتابیں جلا کر جو میرے قبضہ میں ہونگی

اپنے سر پر لے لیا۔ اسلئے وہ خدا تعالی کی نظر میں اُس شرط سے کسی قدر فایدہ اٹھانیکا مستحق ہو گیا جو الہامی عبارت میں درج ہے۔ اور ضرور ہو کہ ہر ایک امر کا ظہور اُسی طور سے ہو جس طور سے خدا تعالی کے الہام میں وعدہ ہوا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس ہمارے بیان میں وہی شخص مخالفت کریگا جسکو مسٹر عبد اللہ آتھم کے اُن تمام واقعات پر پوری اطلاع نہوگی اور یا جو تعصب اور بخل اور دلی سیہ حق پوشی کرنا چاہتا ہے۔

اُن کے ہاتھ پر توبہ کروں گا اور اس طریق سے روز کا جھگڑا طے ہو جائے گا اور اسکے بعد جو شخص مقابل پر نہ آیا تو پبلک کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ جھوٹا ہے۔

اور یہ کہنا کہ ممکن ہے کہ تم کسی دوسرے سے لکھوا کر اپنے نام پر پیش کروگے اس کا جواب اسی قدر کافی ہے کہ ایسا دوسرا عربی دان تمھیں بھی مل سکتا ہے۔ بلکہ تم جو ہر وقت لاف مارتے ہو کہ تمہارے ساتھ ہزاروں علماء ہیں اور حسب زعم تمہارے میرے ساتھ صرف جاہلوں یا منشیوں کا گروہ ہے تو اب تمہیں شرم نہیں آتی کہ ایسی باتیں مُنہ پر لاؤ۔ تمہارے پاس تو مدد دینے کے لئے زیادہ سامان ہیں۔ کسی ادیب کے آگے ہاتھ جوڑو۔ یا ضرورت کے وقت اُسکے قدموں پر ہی گر جاؤ آخر وہ رحم کرے گا اور تمہیں کچھ بنا دیگا۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ یہ تحریر گو میری ہو یا تمہارے پاگلانہ خیال سے کسی اور کی۔ اس سے تمہیں کیا غرض اور کیا واسطہ۔ جبکہ میں اسپر حصر رکھتا ہوں کہ اس تحریر کی نظیر پیش ہونے سے میں سمجھ لوں گا کہ میں کاذب ہوں تو تمہاری طرف سے کوشش ہونی چاہیئے کہ اسکی نظیر پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو تو ضرور اپنی کوشش میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیونکہ خدا سچوں کو ضائع نہیں کرتا اور اُسکے عزیز ذلیل نہیں ہوتے۔ اور میں مکرر کہتا ہوں کہ اسی میعاد میں تمہیں بالمقابل رسالہ شائع کر دینا چاہیئے جس میعاد میں ابتدائے سترہ مارچ ۱۸۹۷ء سے میرا رسالہ شائع ہو۔ اگر اس میں تخلف ہوگا تو پھر تمہارے بیہودہ عذرات کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔ اب میں عربی رسالہ لکھتا ہوں

وَمَا توفیقی اِلّا باللّٰہ رَبِّ انصُرنی من لدُنکَ رَبِّ اَیّدنی من لدُنک

رَبِّ انّ قومی طردونی فآوِنی من لدنک رَبِّ انّ

قومی لعنونی فارحمنی من لدنک ارحمنی یا ربّ

الارض والسّماء۔ ارحمنی یا ارحم الرحماء۔ ولا

راحم الّا انت۔ انک انت حِبّی فی الدنیا

والاخرۃ وانت ارحم الراحمین توکلتُ

علیک وانت لا تضیعُ

المتوکّلین

عذر - اس عربی مضمون میں اگر کوئی سخت لفظ ہو تو میاں عبدالحق صاحب غزنوی معذور رکھیں۔ کیونکہ بقول انکے اس عاجز کو عربی لکھنے کی لیاقت نہیں اور لکھنے والے کوئی فاضل ہیں جو عربی کو لکھتے ہیں۔ پس الزام اُن نامعلوم آدمیوں پر ہے نہ ایسے شخص پر جو عربی نہیں جانتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنی مظہر الآیات۔ وصیّرنی ظلّ سیّد الکائنات

اُس خدا کو تمام تعریف ہے جس نے مجھے نشانوں کا جائے ظہور بنایا۔ اور سرور کائنات کا ظل مجھے ٹھہرا دیا

وجعل اسمی کاسمہ بانواع التفضلات۔ فاتمّ النعم علیّ لاحمدہ واکون لہٗ

اور میرے نام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مشابہ بنا دیا۔ اس طرح کہ اپنی نعمتوں کو میرے پر پورا کیا تا میں اسکی بہت

احمد تحت السّمٰوات۔ ونضّر بی ایمان النّاس لیحمدونی واکون محمدًا بین المخلوقات۔

تعریف کر کے احمد کے نام کا مصداق بنوں۔ اور میرے سبب سے لوگوں کے ایمان کو تازہ کیا تا وہ میری بہت تعریف کریں اور میں

فانا احمد وانا محمد کما جاء فی الروایات۔ واعطیتُ حقیقۃ اسمَی نبیّنا فخر

محمد کے نام کا مصداق بنوں۔ پس میں احمد ہوں اور میں محمد ہوں جیسا کہ روایات میں آیا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونو

الموجودات۔ کانعکاس الصُّوَر فی المرآۃ فنصلّی ونسلم علیٰ ھذا النبیّ الامیّ

ناموں کی حقیقت عطا فرمائی گئی ہے جیسا کہ آئینہ میں صورتوں کا انعکاس ہو جاتا ہے۔ پس ہم اس نبی امی پر درود اور سلام بھیجتے ہیں

الذی تنعکس انوارہ فی الصّالحین والصّالحات۔ وتفتح باسمہٖ ابواب البرکات۔

جس کے انوار نیک مردوں نیک عورتوں میں چمکتے ہیں اور اُسکے نام کے ساتھ برکتوں کے دروازے

وتتم بنورہ **حجۃ اللہ** علی الکافرین والکافرات۔ وعلیٰ آلہ الطّاھرین

کھولے جاتے ہیں۔ اور اُسکے نور کے ساتھ کافروں پر خدا کی حجت پوری ہوتی ہے۔ اور درود اور سلام اُسکی آل پر جو پاک

والطاھرات۔ واصحابہ المحبوبین والمحبوبات۔ وجمیع عباد اللہ الصّالحین

مرد اور پاک عورتیں ہیں۔ اور اسکے اصحاب پر جو خدا کے پیارے بندے اور پیاری کنیزکیں ہیں۔ اور ایسا ہی تمام نیک بندوں پر

ثمّ بعد فاعلموا ایها الطالبون۔ والاخیار المسترشدون۔ انّ اللّٰہ اتمّ حجّتی

بعد اسکے اے طالبو اور اچھے لوگو جو رشد کو ڈھونڈنے والے ہو تمہیں معلوم ہو کہ خدا نے میری حجت کو دشمنوں

علی الاعداء۔ واری لی الخوارق واسبغ من العطاء۔ ورئیتم کیف نزلت الآیات

پر پورا کر دیا۔ اور میرے لئے اُس نے نشان دکھلائے اور میرے پر اپنی بخشش کو کامل کیا۔ اور تم نے دیکھا کہ کیونکر آسمان سے

من السماء۔ وکیف فتحت الابواب للطلباء۔ ثمّ الذین بخلوا ینکروننی لاعنین

نشان اُترے۔ اور کیونکر طالبوں کے لئے دروازے کھولے گئے پھر وہ بخل کرتے ہیں وہ لعنت کرتے ہوئے انکار ظاہر

ویترکون الدیانۃ والدین۔ جرّدوا من غیر حق سیف العدوان۔ وشهروا حسام

کرتے ہیں۔ اور دین کو بھی چھوڑتے ہیں اور دیانت کو بھی۔ انہوں نے ظلم کی تلوار ناحق کھینچ رکھی ہے۔ اور گالی اور زیادہ گوئی

السبّ والطغیان۔ وما کانوا منتهین۔ انهم یوذوننی ویسبّوننی۔ ویکفروننی

کی خنجر انکے ہاتھ میں برہنہ ہے۔ اور باز نہیں آتے۔ وہ مجھے دکھ دیتے ہیں اور دشنام دہی کرتے ہیں۔ اور

ولا اعلم لِمَ یکفروننی۔ ایکفرون رجلًا یقول انّی مِنَ المسلمین۔ یصرّون علیٰ

مجھے کافر ٹھہراتے ہیں اور میں نہیں جانتا کہ کیوں ٹھہراتے ہیں۔ کیا وہ اُس آدمی کو کافر کہتے ہیں جو مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے گمراہی

سُبُل الضلال والنکوب۔ فاین خوف اللّٰہ وتقوی القلوب۔ واین سِیَر

اور بے راہی کے طریقوں پر اصرار کرتے ہیں۔ پس کہاں ہے خوف خدا اور دلوں کی پرہیزگاری؟ اور کہاں ہیں صلحاء

الصالحین۔ اما جاءتهم الآیات۔ اما ظهرت البیّنات۔ اما حصحص الحق

کی خصلتیں؟ کیا انکے پاس نشان نہیں آئے؟ کیا کھلے کھلے خوارق ظاہر نہیں ہوئے؟ کیا حق نہیں کھل گیا؟

ورُفع الشبهات۔ افتعاهدوا علی انهم لا یرجعون الی حق مبین۔ اوتقاسموا

اور شبہات نہیں مٹ گئے؟ کیا انہوں نے باہم عہد کر لیا ہے کہ حق کی طرف رجوع نہیں کرینگے؟ یا باہم قسمیں کھالی

علی انهم یصرّون علی تکذیب وتوهین۔ ایخوّفوننی بالسبّ والشتم والتکفیر۔

ہیں کہ تکذیب اور توہین پر اصرار کرتے رہیں گے؟ کیا مجھے گالی اور کافر کہنے کے ساتھ ڈراتے ہیں؟

ویتربّصون بی الدوائر بالحیل والتدابیر۔ واللّٰہ یعلم کید الخائنین۔ انّہ یعلم ما

اور تدبیروں اور حیلوں سے میرے پر گردشوں کی امید رکھتے ہیں؟ خدا تعالیٰ خیانت کرنیوالوں کے مکر کو خوب جانتا ہے۔ وہ میرے دل کی باتوں

فی نفسی ونفسهم وانّہ لا یحبّ المفسدین۔ وانّی عندہ مکین امین۔ وان بینی

اور انکے دل کی باتوں کو جانتا ہے اور وہ مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور میں اسکے نزدیک با مرتبہ اور امین ہوں۔ اور مجھ میں

وبینہ سِرٌ لا یعلمہ الا ھو فویل للمعتدین۔ اتحسب الاعداء انّ العداوۃ

اور اسمیں ایک بھید ہی جو اسکو بغیر میرے خدا کے کوئی نہیں جانتا پس حد سے بڑھنے والوں پر واویلا ہو۔ کیا دشمن یہ جانتے ہیں کہ دشمنی کرنا

خیر لھم بل ھی شر لھم لو کانوا متفکرین۔ ایظنون انّھم یھدّون ما بنتہ انامل

انکے لئے بہتر ہے؟ نہیں! بلکہ بد ہے اگر وہ سوچیں۔ کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عمارت کو وہ مسمار

الرحمٰن۔ او یجوحون ما غرستہ ایدی اللہ ذی المجد والسلطان۔ کلّا بل انّھم

کردینگے؟ یا اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ دیں گے جو خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا لگا یا ہوا ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ وہ تو

من المفتونین۔

آزمایش میں پڑے ہوئے ہیں۔

یا معشر الجُھلاء والسفھاء۔ وزمر الاعداء والاشقیاء۔ ا انتم تُطفئون

اے جاہلوں اور کم عقلوں کے گروہ! اور دشمنوں اور بدبختوں کی جماعتو! کیا تم جناب الٰہی

نور حضرۃ الکبریاء۔ او تدوسون الصّادقین۔ اتقوا اللہ ثم اتقوا ان کنتم عاقلین

کے نور کو بجھا دو گے؟ یا سچوں کو پیروں کے نیچے کچل دو گے؟ ڈرو خدا سے ڈرو اگر عقلمند ہو۔

ایّھا النّاس فارقوا فرش الکرٰی۔ فانّ الوقت قد دنیٰ۔ وانّ اَمر اللہ اتیٰ۔ و

اے لوگو خواب کے فرشوں سے الگ ہو جاؤ! کیونکہ وقت نزدیک آ گیا۔ اور خدا کا حکم پہنچ گیا۔ اور

انہ یرید لیحیی الموتیٰ۔ فھل تریدون حیاتا لا نزع بعدہ ولا ردیٰ۔ وھل تحبّون

وہ ارادہ کرتا ہے کہ مُردوں کو زندہ کرے۔ پس کیا تم ایک ایسی زندگی چاہتے ہو جس کے بعد نہ جان کندن ہو نہ موت۔ اور کیا تم

انْ یرضیٰ عنکم ربکم الاعلیٰ۔ او تُصعّرون خدّکم معرضین۔

پسند کرتے ہو کہ خدا تم سے راضی ہو جائے۔ یا مُنہ پھیرنا اور کنارہ کرنا تمہیں پسند ہے۔

واعلموا انّی اُعطیتُ قمیصَ الخلافۃ۔ وتسربلتُ لباساً من

اور جان لو کہ مجھے قمیص خلافت دیا گیا ہے۔ اور جناب الٰہی سے وہ لباس

حضرۃ العزّۃ۔ فارحموا انفسکم ولا تعتدوا کل الاعتداء الا ترون الیٰ ما

مجھے پہنایا ہے۔ پس تم اپنے نفسوں پر رحم کرو اور حد سے زیادہ مت بڑھو۔ کیا تم وہ نشان نہیں دیکھتے

تنزل مِنَ السماء۔ اَمَا بقی فیکم رجُل مِنَ المتقین۔ ولو کانَ ھذا الامر من

جو آسمان سے اترتے ہیں؟ کیا تم میں ایک بھی پرہیزگار باقی نہیں رہا؟ اگر یہ کام بجز خدا کے اور کسی کا

غیر الرحمان - لمزّقه الله قبل تمزیقکم یا اَھلَ العُدوان - انظروا کیف عنتم

ہوتا۔ تو تمہارے کاٹنے سے پہلے خدا اسکو کاٹ دیتا۔ دیکھو تم نے کیسی تکلیف

بل مُتم فی جُھد الصباح والمساء ومددتم الی الله ید المسئلة والدعاء - فرددتم

اٹھائی بلکہ صبح شام کی کوشش میں مر گئے۔ اور خدا کی طرف سوال اور دُعا کا ہاتھ پھیلایا - پس تم

مخذولین فی الحافرة - وماحصل الّا اضاعة الوقت وزفرات الحسرة - فمالکم

ناکام و نامراد رد کئے گئے۔ اور تمہیں بجز وقت ضائع کرنے اور حسرت کی آہوں کے اور کچھ حاصل نہ ہوا پس

لا تتفکرون فی اقدار تتنزل - ولا ترغبون فی انوار تستکمل - اھذا فعل الانسان -

کیا سبب کہ تم اُن قضاو قدر میں فکر نہیں کرتے جو اتر رہی ہیں؟ اور ان نوروں کیلئے خواہش نہیں کرتے جو کامل ہو رہی ہیں؟

اھذا من الکاذب الدجّال الشیطان - فلا تھلکوا انفسکم بجھلات اللسان -

کیا یہ انسان کا فعل ہے؟ اور کیا یہ کاذب اور دجّال اور شیطان کیطرف سے ہے؟ پس تم زبان کی جہالتوں کے ساتھ اپنے نفسوں کو ہلاک

واستعینوا متضرعین - یا حسرة علیکم انکم لا تنظرون متوسمین - واذا نظرتم

مت کرو۔ اور تضرع کرتے ہوئے خدا سے مدد چاہو۔ تم پر افسوس! کہ تم فراست کی نگاہ سے نہیں دیکھتے اور جب دیکھتے

نظرتم لاعبین - ولا تمعنون خاشعین - اتترکون فی ھذا اللھو واللعب - وکاَ

ہو تو کھیل کے طور پر دیکھتے ہو۔ اور دل کی غربت سے نہیں سوچتے کیا تم اسی لہو ولعب میں چھوڑے جاؤگے! اور ایک

تقادون الی نار ذات اللھب - ولا تُسئلون عما عملتم مُستکبرین - لا تلھکم

بھڑکنے والی آگ کیطرف کھینچے نہیں جاؤگے اور ان کاموں سے پوچھے نہیں جاؤگے جو تکبر کی حالتیں تم نے کئے۔ تمہارے

اموالکم واولادکم - فانّ الحمام میعادکم - ثم قھر الله یصطادکم - واَین

مال اور تمہاری اولاد تمہیں دھوکہ نہ دے - کیونکہ موت تمہارا وعدہ ہے - پھر تم قہر الٰہی کے شکار ہو جاؤگے - آسمان

المفرّ من ربّ السمٰوٰت والارضین

اور زمین کے پیدا کرنے والے سے تم کہاں بھاگ سکتے ہو۔

وقد رئیتم آیة الکسوف فنسیتموھا - ثم رئیتم آیت الله فی آتھم

تم نے کسوف کا نشان دیکھا اور اسکو بھلادیا۔ پھر تم نے خدا کا نشان آتھم میں دیکھا

فکذبتموھا - وتجلّت لکم آیة موت احمد بیگ فما قبلتموھا - وقرءتم کتب بلاغة

اور اُسکی تکذیب کی - اور تمہارے لئے موت احمد بیگ کا نشان ظاہر ہوا اور تم نے اسکو قبول نہ کیا - اور تم نے اُن کتابوں کو

رائعةٍ فیها آیة فصاحةٍ مُعجِبَة - فکانکُم مَا قرءتموهَا. وظهرت فی ندوة المذاهب

پڑھا جنکی بلاغت تعجب میں ڈالنے والی تھی. پس گویا تم نے انکو نہیں پڑھا. اور جلسہ مذاہب میں کئی نشان

بیاتٌ فنبذتموها - وقد کانت مَعها انباء الغیب فما بالیتمو ها - وکاین من

ظاہر ہوئے سو تم نے انکو ہاتھ سے پھینکدیا - اور اُن نشانوں کے ساتھ غیب کی خبریں تھیں سو تم نے کچھ پروا نکی اور کئی اور

آیات شاهدتموها - فکانکم ما شاهدتموها - وکم من عجائب آنستموها - فما

نشان تم نے دیکھے پس گویا نہ دیکھے اور کئی عجائب کاموں کا تم نے مشاہدہ کیا

ظلّت لها اَعنا قکم خاضعین - والاٰن اشرقت آیة فی عجل جَسَد له خوار فهل

پس تمہاری گردنیں انکے لئے نہ جھکیں - اور اب لیکھرام میں جو گوسالہ بیجان تھا نشان ظاہر ہوا پس کیا

فیکم من یقبلهَا کالاَحرار - او تولّون مُدبرین - وتقولون انّ آتم ما مات فی

تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آزادوں کی طرح انکو قبول کرے یا تم پیٹھ پھیر دوگے - اور تم کہتے ہو کہ آتھم میعاد کے اندر

المیعاد - وتعلمون انه خاف فیه قهر رب العباد - ففکروا الم یجب اَن ترعی

نہیں مرا - اور تم جانتے ہو کہ وہ خدا کے قہر سے ڈرا پس سوچ لو کہ کیا واجب نہ تھا کہ الہامی

شریطة الالهام - ویؤخر اجله الی یوم یُنکر کاللئام - وقد سمعتم انه ما تألّی

شرط کی رعایت کیجاتی اور اُسوقت تک اُسکو مہلت دیجاتی جو انکار کرے - اور تم سُن چکے ہو کہ جب وہ قسم کیلئے بلایا

اذا دُعی للاقسام - وَمَا ذهب مُستغیثا الی الحُکام - فانظروا اما تحقق کذبه اما

گیا تو اُسنے قسم نہ کھائی اور نہ نالش کی اب غور کرو کہ کیا اُس کا جھوٹ ثابت نہ ہوا -

بلغ الامر الی الانجام - انه زجّی الزمانَ فی صُمتٍ وسکوت وا تم المیعاد کمضطرب

کیا یہ امر اتمام حجت تک نہیں پہنچا - اسنے پیشگوئی کا زمانہ خاموشی میں گذارا - اور بے قراری اور سرگردانی

مبهوت - والقی نفسه فی متاعب وشوائب - وتراءی منکسرا کانه رئ نوائب -

میں میعاد کے زمانہ کو بسر کیا - اور اپنے نفس کو طرح طرح کی تکالیف میں ڈالا - اور ایسا شکستہ حال اپنے تئیں ظاہر کیا کہ گویا وہ

وما تفوّه بکلمةٍ یخالف الاسلام - حتی اکمل الایّام - فهذه القرائن تحکم ببداهةٍ

مصیبتوں کا مارا ہوا ہے - اور وہ ایک بھی ایسا کلمہ زبان پر نہ لایا جو اسلام کے مخالف ہو - یہانتک کہ اُسنے پیشگوئی کی میعاد کو پورا کیا - پس یہ تمام

انه خشی عظمة الاسلام بکمال خشیة - وکان مِن قبل یجادل المسلمین - ویخاصم

قرائن ببداہت حکم کرتے ہیں کہ وہ عظمت اسلام سے ضرور ڈرا - اور پہلے اُس سے وہ مسلمانوں سے بحث و مباحثہ کیا کرتا تھا - اور

كالموذيين - واما بعد نباء الالهام - فامتنع من النزاع والخصام - وصار كقلم

موذیوں کی طرح لڑتا تھا - مگر اس پیشگوئی کے بعد وہ چپ ہوگیا اور تمام بحث و مباحثہ اُسنے چھوڑ دیا - اور ایک ناکارہ قلم کی طرح

ردّی - وسيف صدی - وجهل اوصاف المصاف - واخلاف لخلاف - وكُنتُ

یا ایک زنگ خوردہ تلوار کی طرح بن گیا - اور لڑائی کی تعریف کو بھول گیا اور مخالفت کے پستانوں کو فراموش کر دیا - اور

اعطيه اربعة آلاف - اذا قسمت لاحلاف - فما تالى - بل ولّى - فانظروا هذه

میں اسکو قسم کھانے پر چار ہزار روپیہ دیتا تھا - مگر اُسنے قسم نہ کھائی بلکہ مُنہ پھیر لیا پس دیکھو کیا یہ سچوں

علامة الصّادقين - ثم اذا انقضت اشهر الميعاد - فقسى قلبه ورجع الى

کی علامتیں ہیں پھر جب میعاد کے مہینے گذر گئے تو اس کا دل سخت ہوگیا اور انکار و

الانكار والعناد - فلذالك مات بعد ما انكروابى - ولو انكر فى الميعاد لمات

عناد کی طرف اسنے رجوع کر لیا پس وہ اسی لئے مر گیا کہ اسنے انکار کرنا شروع کیا - اور اگر میعاد کے اندر انکار کرتا تو میعاد

فيها وفنى - فلاشك ان هذا النبا سوّد وجوه المنكرين وارغم معاطس

کے اندر ہی مر جاتا - پس کچھ شک نہیں کہ اس پیشگوئی نے منکروں کے مُنہ کو کالا کر دیا - اور انکی ناک کو خاک کے ساتھ

المكذبين - وانّ فيه آيات للطالبين - وانّه مكتوب فى كتابى البراهين -

رگڑ دیا اور اس میں ڈھونڈنے والوں کیلئے نشان ہیں اور یہ پیشگوئی میری کتاب براہین احمدیہ میں لکھی ہوئی ہے

وانه يوجد فى اخبار خاتم النبيين - فامنوا به ان كنتم مؤمنين

اور نیز احادیث خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے - پس ایمان لاؤ اگر ایمان لا سکتے ہو -

ومن آياتى انّ الاحرار نافسوا فى مصافاتى - وآثروا الغن الخلق

اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ شریف لوگوں نے میری دوستی میں رغبت کی اور میری دوستی کیلئے لعنت

لموالاتى - وتركوا انفسهم لنفائس نكاتى - وصبوا الى رويتى وجاؤا تحت

خلق کو قبول کیا - اور اپنے عزیزوں کو میرے معارف کیلئے چھوڑا - اور میرے دیکھنے کی طرف مائل ہوئے اور میرے جھنڈے کے نیچے آگئے

راياتى - انّ فى ذالك لآيات للمتدبّرين - ومن آياتى انّ العدا رغبوا عن معارضتى

اس میں تدبر کرنیوالوں کے لئے نشان ہیں - اور منجملہ میرے نشانوں کے یہ ہے کہ دشمنوں نے میرے مقابلہ سے کنارہ کیا

بعد ما رأوا عارضتى - ووجدوا كالبخيل القالى - بعد ما وجدوا عذوبة مقالى -

بعد اسکے کہ میری قوت کلام کو پایا - اور بخیل دشمنی رکھنے والے کی طرح غصہ کیا - بعد اسکے جو میری شیریں کلامی کو پایا

والقوا بالحسد کاللئام۔ بعد ما التقفوا دُرر الکلام۔ انّ فی ذالک لآیات للمتعمقین

اور ناکسوں کیطرح حسد سے الفت کی۔ بعد اسکے جو میری کلام کے موتی انہیں معلوم ہوئے۔ اسمیں غور کرنیوالوں کیلئے نشانیاں ہیں

ومن آیاتی انّی لبثت علی ذالک عمرًا من الزمان۔ ولا یمہل من افتری علی اللہ

اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ میں اس دعوی الہام پر ایک عمر سے قائم ہوں اور مفتری کو خدا تعالے کی طرف سے مہلت

الدیان۔ انّ فی ذالک لآیات للمتوسّمین۔ ومن آیاتی انّی اُعطیت عقیدةً۔

نہیں دی جاتی۔ اس میں اہل فراست لوگوں کے لئے نشان ہیں۔ اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایسا عقیدہ دیا گیا

یدرء عن الطالب کل شبہۃ۔ ویکشف عن بیضۃ السّر مُحّ حقیقۃ۔ انّ فی

ہوں کہ جو طالب کا ہر ایک شبہ دور کرتا ہے۔ اور بھید کے انڈے میں سے حقیقت کی زردی ظاہر کرتا ہو۔ اسمیں دیکھنے

ذالک لآیات للمستبصرین۔ ومن آیاتی انّ الزمان نُظِم لی فی سلک الرفاق

والوں کے لئے نشان ہیں اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ زمانہ میرے رفیقوں میں منسلک کیا گیا

واُنشیٔ المناسبات فی الانفس والآفاق۔ وکذالک اُرسلتُ عند خفوق رأیۃ

اور نفسی اور آفاقی مناسبات پیدا ہو گئیں۔ اور اسی طرح میں اسوقت بھیجا گیا کہ جب نامرادی کا جھنڈا

الاخفاق۔ انّ فی ذالک لآیات للمتفرسین۔ ومن آیاتی انّ اللہ شحذ سیف

جنبش کر رہا تھا۔ اس میں فراست والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ خدا نے میرے

بیانی۔ واری جواہر بغرار برہانی۔ انّ فی ذالک لآیات للناظرین۔ ومن آیاتی

بیان کی تلوار کو تیز کیا۔ اور میرے برہان کی تیزی کیساتھ اسکے جوہر دکھلائے۔ بہ تحقیق اسمیں دیکھنے والوں کے لئے نشان ہیں۔ اور

انّ الحق ما استسرّ عنّی حینًا۔ وجُعِل قلبی لہ عرینًا۔ وجُعلتُ لہ مُجدّدًا مُبینًا۔

میری نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایکدم بھی سچائی مجھ سے پوشیدہ نہیں ہوئی اور میرا دل اسکا نزول گاہ بنایا گیا اور میں اسکے

انّ فی ذالک لآیات للمتأمّلین۔

لئے تازہ کرنے والا اور کھول کر بیان کرنے والا مقرر کیا گیا اسمیں فکر کرنے والوں کے لئے نشان ہیں۔

ایّہا الناس قد جاءکم لطف ربّ العباد۔ وتعہدکم فضلہ تعہد

اے لوگو! تمہارے پاس خدا کی مہربانی آئی۔ اور اسکے فضل نے تمہاری خبر گیری

العہاد۔ عند محال البلاد۔ فلا تردّوا انعم اللہ ان کنتم شاکرین۔ أءنتم

کی جیسا کہ وقت کی بارش خشک سالی کیوقت خبر گیری کرتی ہو۔ پس اگر تم شکر گذار ہو تو خدا کی نعمتوں کو رد نہ کرو۔ کیا تم اسکی

تهدّون ما شاد - او تمنعون ما اراد - وقد رئیتم انکم لم تستطیعوا اَنْ

بنا کردہ کو مسمار کردوگے - یا جو کچھ اُسنے ارادہ کیا اسکو روک دوگے - اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام

تأتوا بکلام مِنْ مثل کلامی - حتی سکتم وصممتم متندمین من افحامی - واشیع

جیسی کلام بنا لاؤ - یہانتک کہ تم خود شرمندہ ہوکر چپ ہوگئے اور لاجواب ہوگئے - اور وہ کتابیں

الکتب المملوۃ بالنکات النخب - ولطائف النظم وبدائع النثر ومحاسن

شائع کی گئیں جو برگزیدہ نکتوں کے ساتھ پُر تھیں - اور لطائف نظم اور نثر سے لبالب تھیں - اور محاسن ادب سے

الادب - فما کان جوابکم الآن قُلتُم انها مِنْ قوم آخرین - فانظروا کیف

مملو تھیں - پس تمہارا بجز اسکے کچھ جواب نہ تھا کہ یہ کتابیں اور لوگوں کی بنائی ہوئی ہیں - پس دیکھو تم کس طرح عاجز

عجزتم ثم صُرفت قلوبکم عَن الحق فصرتم قوماً عمین حتی اذا احتدّ منکم

ہوگئے - پھر تمہارے دل حق سے پھیر دیئے گئے - پس تم ایک اندھی قوم ہوگئے - یہانتک کہ جب تم تیزی کی حجت بازی

اللجاج - وامتد اللحاج - ونبح النجفیّ والغزنویّ - وقالا انّه جاهل غویّ -

کرنے لگے اور تمہاری لڑائی لمبی ہوگئی اور نجفی اور غزنوی نے بادہ گوئی کی اور کہا کہ یہ ایک جاہل گمراہ ہے

کتبتُ رسالتی هٰذه لتکون حجّةً علی المفترین - ولیفتح اللّٰه بینی وبینکم

تب مینے یہ رسالہ لکھا تا افترا کرنے والوں پر حجت ہو اور تا مجھ میں اور تم میں خدا تعالے

وهو خیر الفاتحین -

فیصلہ کردے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے -

وقال الذی آذانی مِنْ جماعة عَبدالجبّار - ان هٰذا دجّال واکفر

اور عبدالجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا کہ یہ شخص دجال اور اکفر الکفار

الکفّار - وَجاهل لا یعلم العربیّة ولا شیئاً مِن النکات والاسرار - و

ہے اور ایک جاہل ہے جو عربی کو نہیں جانتا اور نہ نکات اور اسرار سے خبر رکھتا ہے - اور

اعانه علیه قوم من العلماء المتبحرین - وکذالك ظنّ النجفیّ فانظر کیف

اس تالیف پر بڑے بڑے علماء نے مدد کی ہے - اور اسی طرح نجفی نے ظن کیا پس دیکھ کہ کیونکر تجاوز کرنے

تشابهت قلوب المعتدین - وما آتلت احد منهم انهم اُرضعوا ثدیی الادب -

والوں کے دل باہم مشابہ ہوگئے اور ان میں سے کسی نے ثابت نہ کیا کہ وہ پستان ادب سے دودھ پلائے گئے ہیں

واُعطوا من العلوم النخب - وما جاؤنی بالدبیب ولا بالخبیب - بل تکلموا کالنساء

اور علوم برگزیدہ دیئے گئے ہیں۔ اور میرے پاس نہ نرم رفتار میں آئے اور نہ تیز رفتار میں۔ بلکہ عورتوں کی

مُتستّرین - وما انکرہا بصحۃ النیۃ - بل کبخیل خاطب الدُنیا الدنیّۃ - و

طرح چھپی چھپی باتیں کیں۔ اور صحت نیت سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ اس بخیل کی طرح جو دنیا کا چاہنے والا ہو اور

بنہّم اللہ فما تنبہوا - وایقظہم الاٰیات فما استیقظوا - المیروا آیۃ کُبریٰ

انکو خدا تعالیٰ نے خبردار کیا پس خبردار نہیں ہوئے اور نشانوں نے انکو جگایا پر وہ نہیں جاگے کیا انھوں نے ایک بڑا نشان نہ دیکھا

اذ اہراق قاتل دمًا واولغ فیہ المُدیٰ - وکان المقتول آریۃ خبیثًا ومن العدا

جب قاتل نے ایک خونریزی کی اور اُسکے اندر اپنی چھری کو داخل کیا۔ اور مقتول ایک آریہ خبیث اور دشمنوں میں سے تھا

فابکی اللہ من سخر من الدّین وسبّ وہجا - والقاہ فی عذاب لا ینقضیٰ - و

پس خدا نے ایک ایسے شخص کو رُلایا جو دین اسلام سے ٹھٹھا کرتا اور گالیاں نکالتا تھا۔ اور اُسکو ایسے عذاب میں ڈالدیا جس کا

نار لا یموت فیہا ولا یحییٰ - وضیّع کلّما صنع وہدّم کلّما علا - ان فی ذالک لاٰیات

کبھی خاتمہ نہیں اور ایسی آگ میں جھونک دیا جس میں مریگا اور نہ زندہ رہیگا۔ اور اُسکے تمام کاروبار کو ضائع کیا اور اُسکی ہر ایک

لاولی النہیٰ - وکان نبأ آتم یحکی السُہا - بما خفی من اعین العُمی وما تجلّیٰ -

بلند کردہ کو مسمار کیا۔ اسمیں عقلمندوں کے لئے نشان ہیں اور آتھم کی نسبت جو پیشگوئی کیگئی تھی وہ خفا میں ستارہ سُہا کے مشابہ تھی اور اندھوں کی نظر کے

فالقت ہذہ الاٰیات علیہ رداءہا - فاشرقا کشمس الضُحیٰ - واضاء عقول

بہت پوشیدہ تھی اور ظاہر نہ تھی پس اس کشتی نے اسپر چادر ڈالدی پس دونوں دوپہر کے آفتاب کیطرح چمک اٹھیں۔ اور عقلمندوں کی

العاقلین وجذبا الی الحق من اتیٰ وہذہ آیۃ عذراء - وشمس بیضاء - فلیہتد

عقلوں کو روشن کیا اور آنیوالے کو حق کیطرف کھینچ لیا۔ اور یہ ایک نیا نشان ہے اور آفتاب روشن ہے۔ پس چاہیئے

مَن شاء - انّ اللہ یحب التوابین ویحبّ المتطہّرین -

کہ ہدایت قبول کرے جو چاہے۔ خدا توبہ کرنے والوں اور پاکی طلب کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔

وانہا تشفی النفس - وتنفی اللَبس - وتوضح المعمیٰ - وتکشف السّر

اور یہ لیکھرام کے قتل کا نشان جان کو تسلی دیتا ہے اور شبہ کو دور کرتا ہے۔ اور معمّی کو کھولتا ہے۔ اور بھید کی پنڈلی اور

عن ساقہ والغمیٰ - وتتم الحجۃ علی المجرمین - فیا حسرۃ علی المخالفین - انہم

امر پوشیدہ کی ساق دکھلاتا ہے اور مجرموں پر حجت پوری کرتا ہے پس افسوس مخالفوں پر کہ وہ

يتركون احكم الحاكمين- فكانّ الله شرّق وهم غرّبوا- ودعا لجمع الثمار

احکم الحاکمین کو چھوڑے جاتے ہیں پس گویا خدا مشرق کیطرف گیا اور یہ لوگ مغرب کیطرف- اور اسنے پھلوں کے جمع کرنے

وهم احتطبوا - وامران يؤتونی عذبًا فعذّبوا- وما اجتنبوا الاذى بل كادوا

کیلئے کہا اور انہوں نے خشک لکڑیاں جمع کیں- اور حکم کیا کہ مجھے میٹھا پانی دیں اور انھوں نے عذاب کیا- اور دُکھ دینے سے پرہیز نہ کی بلکہ

ان يجتنبوا- فردّ الله نيّاتهم عليهم فانقلبوا مخذولين-

نزدیک ہوئے کہ پسلی توڑ ڈالیں- پس خدا نے انکی نیتیں انپر ڈال دیں- سو انجام اُن کا نامرادی تھی-

ومنهم رجل من الغزنی يسمّونه عبد الحق- وانّه سبّ وشتم

اور اُن میں سے ایک غزنوی شخص ہے جسکو عبد الحق کہتے ہیں اور اُسنے گالیاں دیں اور

ووثب سفاهة كالبق- وانه فويسقة يذعر الاسود فی جحره بالغق- وانّ

پشہ کی طرح اُچھلا اور وہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سوراخ میں آواز سے ڈراتا ہو اور شیطان

الخنّاس زقّه فبالغ فی الزق- وانه كذّب آية الكسوف كما كذّب من قبل

نے اُسکو غذا دی پس پوری غذا دی اور اُسنے کسوف خسوف کے نشان کی تکذیب کی جیسا کہ کفار نے

آية القمر المنشق- وانّ الشيطان لقّ عينه فذهب ببصره باللّق- وما

شق القمر کی تکفیر کی اور شیطان نے اسکی آنکھ پر مارا پس آنکھ نکال دی اور وہ

نق الّا كدجاجة فنذبحه بمُدى الحق- ونريه جزاء النق- فما ينجو منا بالهرب

مُرغی کی طرح آواز کرتا ہے پس ہم سچائی کی چھری سے اُسکو ذبح کردینگے اور اسکے آواز کی اُسکو جزا چکھا دینگے پس ہم سے

والهق- ولا ينفعه كيد الكائدين- وانه ارسل الیّ كتابه المملوّ من السب

بھاگنے کے ساتھ نجات نہیں پائے گا اور کوئی مکر اسکو فائدہ نہیں دے گا اور اسنے اپنی وہ کتاب جو گالیوں اور تکفیر سے بھری ہوئی

والتكفير- وخدع الناس بانواع الدقارير- وذكر فيه كتابی وهذى وقال اهذا

طرف بھیجی اور طرح طرح کے جھوٹوں سے لوگوں کو دھوکا دیا اور میری کتاب کا ذکر کیا اور بکواس کی اور کہا کیا ایسی

من هذا- كلا بل الله من النوكى- ولا يكاد يبين- وخاطبنی وادّعى كعارف

کتاب اس شخص کی تالیف ہے- ہرگز نہیں بلکہ یہ تو جاہل ہو اور بلیغ بات کہنے پر قادر نہیں اور مجھے مخاطب کرکے ایک

الحقيقة- وقال انك لست مؤلف هذه الكتب الانيقة- ولا ابا عذر

حقیقت شناس کیطرح دعویٰ کیا اور کہا کہ تو ان عمدہ کتابوں کا مؤلف نہیں ہے اور نہ ان لطیف

تلك الرّسائل الرّشيقة - والنكات الدقيقة العميقة - بل استمليتها من رجال

رسالوں کا موجد اور نہ ان نکات عمیقہ کا نکالنے والا - بلکہ تونے ان کتابوں کو اس صناعت

هذه الصناعة - ثم عزوتها الى نفسك لتحمد بالفضل والبراعة - وانا نعرف

کے مردوں سے لکھوایا ہے - پھر تونے انکو اپنے نفس کیطرف نسبت دیدی ہو تا بزرگی اور کمال عقلمندی کے ساتھ تعریف

مبلغ علمك وما كنّا غافلين -

کیا جائے - اور ہم تیرا اندازہ علم جانتے ہیں اور ہم غافل نہیں -

وشابهه فى قوله شيخ طويل اللسان - كثير الهذيان - و

اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہذیان والا عبد الحق سے مشابہ ہے -

زعم انّه من فضلاء الزمان - وانّه نجفى ومن المتشيّعين - وانه ارسل الىّ

اُسنے گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہو اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے - اور اُسنے عربی میں میری طرف

مكتوبة فى العربيّة ليخدع الناس بالكلم الملفّقة - ولتعظمه قلوب العامة

ایک خط لکھا تا اپنے پُر تکلف جوڑے ہوئے فقروں کے ساتھ لوگوں کو دھوکا دے - اور تا کہ عوام الناس

وليستميل اليه زمر الجاهلين - وما كان قوله الّا فضلة قول الفضلاء -

کے دل اسکی بزرگی کریں اور تا کہ جاہلوں کو اپنی طرف میل دے - اور اس کا قول صرف فاضلوں کے قول کا ایک فضلہ تھا

وعذرة كلمتهم العذراء - فالعجب من جهله انه ماخاف ازراء القادحين -

اور انکے کلمہ باکرہ کی ایک نجاست تھی - پس اسکی جہالت سے تعجب ہے کہ وہ عیب گیروں کی عیب گیری سے نہیں ڈرا

ووقف موقف مندمة وما ارى الوجه كالمتندمين - بل انه مع ذالك

اور ندامت کی جگہ پر کھڑا ہوا - اور شرمندوں کی طرح مُنہ نہ دکھلایا بلکہ اُسنے باوجود اسکے

بلغ السبّ والشتم الى الكمال - وما غادر سبّا الّا كتبه كالسّفيه

سب اور شتم کو کمال تک پہنچایا - اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلوں کی طرح نہ لکھا

الرزال - ولا يعلم ما الايمان وما شيم المؤمنين - ومثل قلبه المنقبض

اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصلتیں کیا ہیں - اور اُسکے منقبض دل کی مثال

كمثل يوم جوّه مزمهر - ودجنه مكفهر - عارى الجلدة - بادى الجردة شقى

ایسی ہے جیسا کہ وہ دن جو سخت سرد ہو - اور اس کا بادل تہ بر تہ چھایا ہوا ہو - برہنہ پوست اور آشکارا برہنگی ایک بدبخت ہے

خسر فی الدنیا والدین۔ یسبّنی ویشتمنی بطغواہ۔ ولا ینظر الیٰ مآل ما اٰبٍ

دین اور دنیا میں نقصان اٹھانیوالا ہے اپنے حد سے گذر جانے کے سبب مجھ کو گالیاں دیتا ہو اور نہیں دیکھتا کہ آریہ گالیاں

من الآریۃ وما واہ۔ وانّ السّعید من اتعظ بسواہ۔ واَنّیٰ لہ الرشد والھدیٰ۔

دینے والے کا کیا انجام ہوا اور نیک بخت وہ ہوتا ہے جو دوسرے کے حال سے نصیحت پکڑتا ہے۔ اور اسکو رشد اور ہدایت کہاں

وانہ لا یعلم ما التقیٰ۔ ولا الادب المنتقیٰ۔ وانّہ سلک سُبل الھالکین۔

نصیب ہو وہ تو نہیں جانتا کہ پرہیزگاری کس کو کہتے ہیں اور نہ ادب برگزیدہ کی اسکو خبر ہے۔ اور وہ مرنیوالوں کی راہ چلا ہے

لا یبالی الحشر واھوالہ۔ ولا قہر اللہ ونکالہ۔ وکلّما کتب فلیس الّا ککیدٍ

قیامت اور اسکے خوف کی کچھ پروا نہیں رکھتا اور نہ خدا کے قہر اور وبال سے ڈرتا ہے اور جو کچھ اسنے لکھا وہ ایک مکر ہو

اَو اُحبولۃ صیدٍ۔ اراد ان یفتن قلوب الجماعۃ۔ بافتنانہ فی البراعۃ۔ واعف

یا دام صید ہے اُسنے ارادہ کیا کہ اپنی جماعت کے دلونکو تفنن کلام کے ساتھ فریفتہ کرے اور اسکے

کفہ الیراع۔ لیُری السّفہاء البعاع۔ ولکنّہ ھتک استارہ۔ واری فی کل قدم

ہاتھ نے قلم کو رواں کیا تا نادانوں کو اپنی متاع دکھلائے مگر اُسنے اپنے پردے پھاڑ دیئے اور ہر ایک قدم میں اپنی لغزش

عثارہ۔ وافضیٰ فی حدیثٍ یُفضحہ۔ ودخل نارًا تلفحہ۔ فمثلہ کمثل رجل

دکھلائی اور اسبات کو شروع کیا جو اسکو رسوا کریگی اور اُس آگ میں داخل ہوا جو اسکو جلا دیگی پس اسکی اُس شخص کی

شھر خزیہ بدفہ۔ اوجدع مارن انفہ بکفّہ۔ فلحق بالملومین المخذولین

مثال ہو جسنے اپنی رسوائی کو اپنی دف کے ساتھ مشہور کیا یا اپنی ناک کو اپنے ہاتھ کیساتھ کاٹا۔ پس ملامت اٹھانیوالے اور گمنام لوگوں میں

ومع ذالک سبّنی لیجیر فقدان فضل بیانہ۔ بفضول لسانہ۔ واما نحن فلا

جا ملا۔ اور باوجود اسکے مجھ کو گالیاں دیں تا اپنی بیہودہ گوئی سے اپنی ژولیدہ بیانی کو پناہ دیوے مگر ہم اسکی دشمنی اور

نتاسّف علیٰ ما قلیٰ وقال۔ ولا نطیل فیہ المقال۔ فانہ من قوم تعودوا السبّ

قول پر کچھ تاسف نہیں کرتے اور نہ اسمیں کچھ زیادہ کہنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ ایک ایسی قوم میں سے ہے جنکو گالیاں

والانتصاب للازدرآءت۔ وحسبوہ لانفسہم من اعظم الکمالات۔ فنستکفی باللہ

دینے اور عیب گیری کی عادت ہے اور اس عادت کو انھوں نے اپنا کمال سمجھا ہوا ہے پس ہم انکے فتنہ میں

الافتنان بمفتریاتہ۔ ونعوذ بہ من نیّاتہ وجھلاتہ۔ وما نعطف الیٰ السبّ

مبتلا ہونیسے خدا کو اپنے لئے کافی جانتے ہیں اور اسکی نیتوں سے خدا کی پناہ ڈھونڈتے ہیں اور ہم گالی کیطرف رجوع نہیں کرتے

کما عطف ھو من العناد - ونفوض امرنا الی ربّ العباد - وھو احکم الحاکمین -

جیسا کہ اُسنے عناد سے کیا اور ہم اپنا امر خدا تعالیٰ کو سونپتے ہیں اور وہ احکم الحاکمین ہے

وکیف یکذبنی مع انّه ما نقض براھینی - وما دوّن کتدوینی - وما تصدیٰ

اور کیونکر یہ شخص تکذیب کرتا ہے حالانکہ اس نے میرے دلائل کو نہیں توڑا اور میرے مقابلہ پر کچھ لکھ نہیں سکا اور میں نے ایسے دعویٰ کو

لدعوی ما کان معه الدلائل - بل عرضت دلائل ازید مما یسئل السائل - و

پیش نہیں کیا جس کے ساتھ دلائل نہ ہوں بلکہ میں نے زیادہ سے زیادہ جو لوگ پوچھتے ہیں دلائل پیش کر دیے ہیں اور

ما کان کلامی بالغیب بضنین -

میرا کلام غیب گوئی سے بخیل نہیں ہے -

وقد ثبت عند جمیع الحکام - وولاة الاحکام - ان الدعاوی تجب

اور تمام حکام اور والیان حکم کے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بعد دلائل کے دعووں کا قبول

قبولها بعد الادلة - کما تجب الاعیاد بعد الاھلة - وکنت ادعیت انی انا

کرنا واجب ہو جاتا ہے جیسا کہ بعد ہلال عید کے عید کرنا واجب ہو جاتا ہے اور میں نے دعویٰ کیا تھا کہ میں مسیح موعود

المسیح الموعود - والامام المھدی المعھود - فاری اللّٰه آیاته علی ذالك الادعاء -

اور مہدی موعود ہوں پس اللہ تعالیٰ نے اس دعویٰ پر اپنے نشان دکھلائے

وسکّت وبکّت زمر الاعداء - واری آیة تارة فی زیّ الایجاد - واخری فی

اور تمام دشمنوں کو ساکت اور لاجواب کیا - اور کبھی نشان کو ایجاد کی صورت پر دکھلایا اور کبھی معدوم

صورة الاعدام والافناء - واعجز الاعداء مرة بخوارق الاقوال - واُخری

کرنے کی صورت پر ظاہر کیا اور کبھی قولی نشان کے ساتھ مخالفوں کو عاجز کیا اور کبھی فعلی

اُخزاھم بعجائب الافعال - وایّدنی ربّی فی کل موطن ومقام - وما بقی

نشان کے ساتھ انکو رسوا کیا اور میرے رب نے ہر ایک مقام اور میدان میں میری مدد کی اور کوئی دقیقہ

دقیقة من تبکیت وافحام - ومُزّقوا کل ممزق من اللّٰه مخزی المفسدین -

اتمام حجت کا باقی نہیں رہا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے خوب پارہ پارہ کئے گئے -

ثم قیّض قدر اللّٰه لنصبھم ووصبھم - انھم طعنوا فی علمی وفخروا بر اعتھم

پھر انکی بد تقدیری کی وجہ سے خدا کی مشیت نے انکو اس طرف کھینچا کہ انھوں نے میرے علم اور لیاقت میں طعن کیا اور اپنی بلاغت اور ادب

ادبہم۔ وکانوا علیہا مصرّین۔ ومکروا ومکراللہ واللہ خیرالماکرین۔

اسپر اصرار کیا — اور انھوں نے مکر کیا اور خدانے بھی مکر کیا اور خدا سب سے بہتر مکر کرنیوالا ہے

فواللہ مافکرت فی الاملاء والانشاء۔ وماکنت من الادباء والفصحاء

پس بخدا اپنے املا اور انشاء میں کچھ فکر نہیں کیا — اور میں ادیبوں میں سے نہیں تھا اور

وما احتاج یراعی الی من یُراعی کالرفقاء۔ بل کنت لا اعلم ما البلاغۃ والبراعۃ

میری قلم کسی مددگار کی محتاج نہیں ہوئی — بلکہ میں نہیں جانتا تھا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں۔

ولا ادری کیف تحصل ھٰذہ الصناعۃ۔ فبینما انا فی حیرۃ من ھٰذہ الازراء۔

اور نہیں جانتا تھا کہ یہ صناعت کیونکر حاصل ہوتی ہے — پس اس حالت میں کہ میں اس نکتہ چینی سے — حیرت میں تھا۔

وقد تواتر طعنہم کالسفہاء۔ اذ صبّ علی قلبی نورٌ من السماء۔ ونزل علیّ

اور اُن کا طعن سفیہوں کی طرح تواتر تک پہنچ چکا تھا — پس ایک دفعہ ایک نور میرے دل پر ڈالا گیا — اور ایک چیز

شیٔ کنزول الضیاء۔ فصرت ذا مقول جَرِیّ۔ وقول سحبانیّ۔ فتبارک اللہ

روشنی کیطرح اُتری — پس میں صاحب زبان رواں اور صاحب قول سحبان وائل ہوگیا پس مبارک ہے

احسن الخالقین۔ ولکن ماتسلت بہ عمایات ھٰذہ العلماء۔ وظنوا

وہ خدا جو احسن الخالقین ہے — لیکن اسکے ساتھ ان علماء کی نابینائی دور نہ ہوئی — اور گمان کیا

ان رجلا اعاننی او جمعا من الفضلاء۔ وانہا ثمرۃ شجرۃ الآخرین۔ ثم

کہ ایک شخص نے میری مدد کی ہے یا ایک گروہ نے فضلاء میں سے مدد کی ہے اور وہ فصاحت اور وں کے درخت کا پھل ہے۔ پھر انکو

بدالہم ان یعارضونی مشافہین۔ فاذا قمت فکانہم کانوا من المیتین۔ والآن

یہ سوجھی کہ وہ بدو مجھ سے مقابلہ کریں — پس جب میں کھڑا ہوا تو گویا وہ میت تھے — اور اب

ما بقی فی کفہم الا الرفث والایذاء۔ وکذٰلک سبّنی النجفی وما یدری ما الحیاء۔

اُنکے ہاتھ میں بجز گالیوں اور ایذا کے کچھ باقی نہیں رہا۔ اور اسی طرح نجفی نے مجھے گالیاں دیں اور نہیں جانتا کہ حیا کیا چیز ہے

ولکنا لا ندفع السبّ بالسب۔ وما کان لحمام ان یحجر نفسہ کالضب۔ او

مگر ہم گالی کا گالی کے ساتھ جواب نہیں دیتے۔ اور کبوتر کی شان میں یہ داخل نہیں کہ اس سوراخ میں داخل ہو جس میں سوسمار

کالتنین۔ وما نشکوہ علی ما فعل۔ ولا نتأسف علی ما افتعل۔ فانہم قوم

داخل ہوتی ہے یا سانپ۔ اور ہم اس شخص کا اسکے کام پر کچھ شکوہ نہیں کرتے اور نہ اسکے بہتان پر کچھ افسوس کرتے ہیں کیونکہ یہ وہ لوگ

ماعصم من السنهم خاتم النبیین - بل الله الذی هو احکم الحاکمین۔ و

جو انکی زبان سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بھی بچ نہیں سکے بلکہ وہ خدا بھی جو احکم الحاکمین ہے اور

لا خلفاء نبی الله ولا امهات المؤمنین -

نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفے انکی زبان سے بچے اور نہ ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو امہات المؤمنین تھیں۔

الاتری کیف ظنوا ظن السوء فی حضرة اصدق الصادقین - و

کیا تو نہیں دیکھتا کہ ان لوگوں نے حضرت اصدق الصادقین پر کس طرح ظن بد کیا۔

کذبوا انباء الاستخلاف وقالوا ان علیًّا من المظلومین - فارادوا هدم

اور استخلاف کی پیشگوئی کی تکذیب کی اور کہا کہ علی مظلوم ہے پس ان لوگوں نے اس عمارت

ماشاد الرحمن - وکفروا بما جاء به القرآن - وما هذا الا ظلم مبین - و

کو مسمار کرنا چاہا جسکو خدا نے بنایا اور قرآنی اخبار کی تکذیب کی اور یہ صریح ظلم ہے اور

قالوا ان علیًّا انفد عمره مبتلاً بلقوة النفاق - وما خلق فی طینته جرءة

ان لوگوں نے کہا کہ علی تمام عمر نفاق کے لقوہ میں مبتلا رہا۔ اور اسکی طینت میں راستگوئی کی جرأت

الصدق وما تفوق در اخلاص الاخلاق - واذا استخلف الکفار فما

پیدا نہیں کی گئی تھی۔ اور اسنے ظاہر و باطن ایک بنانے کا دودھ نہیں پیا تھا اور جب کفار کو خلافت ملی تو اسنے انکار

ابی - بل اطاعهم وعقد لهم مع رفقته الحبا - آمر امر الاسلام - فآثر

نہ کیا بلکہ اطاعت کی اور بیٹھے اور پنڈلی کو معہ اپنے رفیقوں کے انکے آگے باندھا۔ اسلام کا امر مشکل ہو گیا۔ پس اسنے

الانصات - وأمّر الفساق فمعهم اکل وبات - وما ذمّهم بل انشد فی

خاموشی کو اختیار کیا اور فاسق امیر کئے گئے پس اسنے انکے ساتھ کھایا اور شب باشی اختیار کی اور انکی بدگوئی نہ کی بلکہ

حمدهم الابیات - وکان هذا خلقه حتی مات - اهذا هو اسد المتشیعین -

انکی تعریف میں شعر بنائے۔ اور یہی اس کا خلق تھا یہاں تک کہ مرگیا کیا یہی شیعوں کا شیر ہے ؟

وقالوا انه عارض امه الصدیقة - وما بالی الشریعة ولا الطریقة -

اور کہتے ہیں کہ اسنے اپنی ماں صدیقہ کا مقابلہ کیا اور نہ شریعت کی کچھ پروا رکھی اور

ولم یکن برًّا بوالدته ولا تقیًّا - بل اعق وصار جبّارا شقیا - آثر النفاق ولم یصبر

نہ طریقت کی اور اپنی ماں سے نیکوکار نہیں تھا بلکہ عاق اور جبار اور شقی تھا نفاق کو اختیار کیا اور سختی

علیٰ ضر ومسغبة - واتبع النفس وترك التقی کارض معطلة - واسر الغل

اور بھوکھ پر صبر نہ کر سکا اور نفس کی پیروی کی اور پرہیزگاری کو زمین خالی کیطرح چھوڑ دیا اور کینہ کو پوشیدہ

ولکن ما نظر بعین غضبیٰ - واختار النفاق فی کل قدم وحابیٰ - سجد لکل من تبرع

رکھا مگر خشمگین آنکھ سے نہ دیکھا اور نفاق کو ہر ایک قدم میں اختیار کیا اور خاص کیا - جس نے بخشش کیساتھ احسان

باللھیٰ - ولو کان عدو الدین والتقی - واذا عرض علیہ حطام فقال لنفسہ ھا

کیا اسی کو سجدہ کر دیا اگرچہ وہ دین اور تقویٰ کا دشمن ہو اور جب کوئی مال دنیا اُسپر پیش کیا گیا تو اپنے نفس کو کہا کہ لے

واثنیٰ علی الکافرین طمعاً فی الموات - لاخوفاً من عقوبات الموات - وصلیٰ خلفھم

اور زمین کے حاصل کرنیکے لئے کافروں کی تعریف کی نہ اس خیال سے کہ انکی مخالفت سے عقوبت مرگ کا اندیشہ ہے - اور

للصلات - لا لبرکات الصلوٰۃ - اتخذ النفاق شرعة - والاقتباس منہ

انکے انعام کیلئے اُنکے پیچھے نماز پڑھتا رہا نہ نماز کی برکتوں کیلئے - نفاق کو طریقہ پکڑا - اور اس کسب کو اپنی غذا پکڑی

نجعة - وصرف اللہ عنہ المعارف - ولو کان زمر من معارف - فما بقی معہ

اور خدا نے اس سے لوگوں کے منہ پھیر دیئے اور اگرچہ وہ آشنا تھے پس اس کے ساتھ

من سروات الصحابة - ولا سرایا الملة حتی رجع مضطراً ومخذولاً الی

صحابہ کے جوانمردوں میں سے کوئی نہ رہا اور نہ اسلام کے لشکر میں سے کوئی اس کا ساتھی ہوا یہانتک کہ بیقرار اور ناکام ہو کر

باب الصدیق - وکان یعلم انہ کالزندیق - لکن البطن الجاءہ الیہ -

ابوبکر صدیق کے دروازے پر آیا اور جانتا تھا کہ یہ زندیقوں کی طرح ہے - مگر پیٹ نے اسکو اسکی طرف جانے کیلئے بیقرار کر دیا

وما وجد حطب تنور المعدۃ الالدیہ وان صاحبہ اغتال بعض ولدہ فما امتنع

اور اپنے معدہ کے تنور کا ایندھن اُسنے اسی کے پاس پایا - اور عمرؓ نے اسکی بعض اولاد کو قتل کر دیا - مگر وہ

من التردد الیہ - وفجعہ بالفدك فما غار علیہ - بل کان علی بابہ کالمعتکفین -

پھر بھی اسکی طرف جانے سے باز نہ آیا اور ابوبکر نے فدک کے معاملہ میں اس کو درد پہنچایا مگر پھر بھی اسکو غیرت نہ آئی اور

وتواتر علیہ جور الشیخین حتی جرت عبرۃ العینین کالعینین - فما انتھیٰ

ابوبکر کے دروازے پر اعتکاف کرنیوالوں کیطرح پڑا رہا اور اسپر شیخین کا ظلم متواتر ہوا - یہانتک کہ آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے

من الرجوع الی ھٰذین الکافرین - بل ابدی الاطاعة بالنفاق والمین

جاری ہوئے مگر وہ انکے پاس جانے سے باز نہ آیا - بلکہ نفاق اور جھوٹ سے اطاعت کو ظاہر کیا -

واشتد علیه غضبهم ونهبهم حتی صفرت الراحة - وفقدت الراحة

اور انہوں نے غارتگری سے اُسکو تباہ کیا - یہاں تک کہ ہتھیلی خالی ہوگئی اور آرام جاتا رہا

فما ترك لقیاهم - وما کره زیاهم - بل کان یستمر علی بابهم - ویستمری فضلة

مگر اس نے اُن کا ملنا نہ چھوڑا اور انکی خوشبو سے بیزار نہ ہوا بلکہ لازمی طور پر حاضر ہوتا رہا اور اُنکے دانتوں کے فضلہ کو

انیابهم - وما باعدهم کالمستنکفین - بل کان یتخلق لهم دیباجته - ویعرض

ہضم کرتا رہا اور عار رکھنے والوں کیطرح اُن سے علیحدہ نہ ہوا بلکہ انکی خدمت میں اپنی آبرو کو بٹہ لگاتا تھا - اور اپنی حاجت

علیهم حاجته - ویدور علی ابوابهم کالسائلین الملحفین - وکان علیه

انکے پاس پیش کرتا تھا اور انکے دروازوں پر سوالیوں کی طرح پھرتا تھا اور اُسکو چاہیے تھا

ان یترك المدینة واهلها الکافرین المرتدین - ولو کانوا من المترفین

کہ مدینہ کو اور اسکے باشندوں کو جو کافر اور مرتد تھے چھوڑ دیتا اور اگرچہ وہ لوگ خوشحال ہوتے

والمخصبین - بل کان من الواجب ان یقتعد مهریا - ویعتقل سمهریا - و

بلکہ واجب تو یہ تھا کہ ایک مضبوط اونٹ پر سوار ہو جاتا اور نیزہ لٹکا لیتا - اور

یهاجر من ارض الی ارض - ویطلب رفعا من خفض - وینادی بین

ایک زمین سے دوسری زمین میں چلا جاتا - اور پستی کے بعد بلندی طلب کرتا اور لوگوں میں بلند آواز

الناس ان الصحابة ارتدوا کلهم اجمعون - ثم اذا احس الایمان من

سے کہتا کہ صحابہ سب مرتد ہوگئے پھر جب کسی قوم میں ایمان کو پاتا

قوم فکان علیه ان یلقی بارضهم جرانه - ویتخذهم جیرانه - ویجعلهم

پس مناسب تھا کہ اس زمین میں بود و باش کرتا اور ان کو اپنا ہمسایہ اور معاون

لنفسه معاونین - ویقتل اهل المدینة کلهم ان لم یکونوا مسلمین -

بناتا اور تمام مدینہ کے لوگوں کو قتل کر ڈالتا اگر وہ مسلمان نہیں تھے -

فکیف تمضمضت مقلته بنومها - وکان یری الملة قد اکفهر وجه

پس کیونکر اسکو نیند پڑی اور وہ دیکھتا تھا کہ جو اسلام کا دن تھا اُس کا چہرہ

یومها - وامحلت بلاد الایمان والمؤمنین - لم لم یهاجر ولم یلق نفسه

تاریک ہوگیا اور ایمان اور مومنوں کے بلاد پر خشک سالی غالب آگئی کیوں ہجرت نہ کی اور کیوں اپنے نفس کو دوسرے

فی ارجاء آخرین - وکان اعطی منطق البلاغة - وکان یزیّن الکلم و
کناروں میں نہ ڈال دیا اور اسکو بلاغت زبان دی گئی تھی اور کلمات کو خوب زینت دیتا تھا اور رنگین

یلوّنها کالدباغة - فما نزل علیه لم یستعمل فی استمالة الناس صناعته -
کرتا تھا جیسا کہ چمڑہ کی دباغت کیجاتی ہے - پس اسپر یہ بلا کیا نازل ہوئی کہ اسنے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے میں بلاغت اور فصاحت سے

وما ادنی فی الاصباء براعته - بل تمائل کل التمائل علی النفاق و
کام نہ لیا اور دلوں کو اپنی طرف پھیرنے میں اپنے حسن بیان کو نہ دکھلایا - بلکہ نفاق اور تقیہ کی طرف جھک گیا

التقیة - وحسبه للعدا کالرقیة - اهٰذا فعل اسد الله کلا
اور نفاق کو دشمنوں کے لئے مثل افسوں کے سمجھا کیا یہ فعل شیر خدا کا ہے - ہرگز نہیں

بل هو افتراء کم یا معشر الکذابین - انه کان حاز من الفضائل
بلکہ یہ تو اے کاذبوں کے گروہ تمہارا افترا ہے علی تو جامع فضائل تھا -

مغنما - وکان بقوی الایمان توامًا - فما اختار نفاقا اینما انبعث - وما
اور ایمانی قوتوں کے ساتھ توام تھا پس اسنے کسی جگہ نفاق کو اختیار نہیں کیا اور اپنے

نافق فی کل ما فصل ونفث - وما کان من المرائین - فلما نضنضتم فی شانه
قول اور فعل میں کبھی منافقانہ طریق نہیں برتا اور ریاکاروں میں سے نہ تھا - پس جبکہ تم اسکی شان میں ایسی زبان

نضنضة الصل - وحملقتم الیه حملقة البازی المطل - مع دعاوی الحب
ہلاتے ہو جیسا کہ سانپ - اور ایسا اسکی طرف دیکھتے ہو جیسا کہ باز جو شکار پر گرتا ہو اور یہ سب کچھ باوجود اس

والمصافاة - فکیف تقصرون فی غیره مع جذبات المعاداة - وکذالك استحقرتم
محبت کے ہے جس کا تمہیں دعویٰ ہے تو پھر کیونکر تم اسکے غیر میں کچھ کوتاہی کر سکتے ہو کیونکہ وہاں تو دشمنی کے جذبات بھی ہیں

خاتم الانبیاء - وقلتم دُفن معه الکافران من الاشقیاء - یمینا وشمالا
اور اسی طرح تمنے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کی اور کہا کہ اسکے ساتھ دو کافر دائیں بائیں بھائیوں اور بیٹوں کی طرح دفن کئے

کالاخوان والابناء - فانظروا الی توهینکم یا معشر المجترئین - ونحن نستفسر
گئے سو تم اے گروہ بے باکان! اس توہین کیطرف جو تم کر رہے ہو نظر کرو - اور ہم تجھ سے اے بحثی

منك ایها النجفی الضال - فاجب متمهلا ولا یکبر علیك السوال - ان رضی
گمراہ ایک بات پوچھتے ہیں سو ٹھہر کر جواب دے اور تیرے پر سوال بھاری نہ ہو - کیا تو اس بات پر

یا ان تدفن امك المتوفاة بين البغيتين الزانيتين الميتين - او يقبر

راضی ہو سکتا ہے کہ تیری ماں دو زناکار عورتوں کے درمیان دفن کر دی جائے یا تیرا باپ دو

ابوك فى قبر المجذوم بين الفاسقين - فان كرهت فكيف رضيت بان يدفن

مجذوم بدکاروں کے درمیان گاڑا جائے پس اگر تو اس کو کراہت کرتا ہے تو تو کس طرح اس بات پر راضی

سيد الكونين بين جنبى الكافرين الملعونين - ولا يعصمه فضل الله

ہو گیا کہ سید الکونین دو کافروں ملعونوں کے درمیان دفن کر دیا جائے اور خدا تعالےٰ کا فضل اسکو دو ظالم

من جوار الجارين الجائرين الخبيثين - والكفر اكبر من الزنا واشنع عند

اور ناپاک کی ہمسائگی سے نہ بچائے اور کفر زنا سے بہت بڑا اور آنکھوں کے نزدیک

ذوى العينين - ففكر كيف تحقرون خاتم النبيين - وتسوغون له مكروهات

زیادہ زبون ہے پس سوچ کہ تم لوگ کیونکر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرتے ہو - اور وہ مکروہات

لا تسوغون لانفسكم ولا بنات وامهات ولا بنين -

سکے لئے جائز رکھتے ہو جو اپنے بیٹوں اور ماؤں اور بیٹیوں کے لئے جائز نہیں رکھتے -

تبا لكم ولما تعتقدون يا حماة الفسق والمين - بل دفن بجوار

خدا تمہیں ہلاک کرے اے جھوٹ اور دروغ کی حمایت کرنے والو! بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول الله رجلان كانا صالحين - مطهرين مقربين طيبين - وجعلهما

کے ہمسایہ میں دو ایسے آدمی دفن کئے گئے ہیں جو نیک تھے پاک تھے مقرب تھے - طیب تھے اور خدا نے انکو

الله رفقاء رسوله فى الحياة وبعد الحين - فالرفاقة هذه الرفاقة وقل

زندگی میں اور بعد مرگ اپنے رسول کے رفقار ٹھہرایا - پس رفاقت یہی رفاقت ہے جو اخیر تک تھی

نظيره فى الثقلين - فطوبى لهما انهما معه عاشا - وفى مدينته وفى ماوم

نہی اور اسکی نظیر کم پاؤ گے پس انکو مبارک ہو جو انھوں نے اسکے ساتھ زندگی بسر کی اور اسکے شہر میں اور

استخلفا - وفى حجرة روضته دفنا - ومن جنة مزاره ادنيا - ومعه يبعثان

اسکی جگہ میں خلیفے مقرر کئے گئے اور اسکے کنار روضہ میں دفن کئے گئے اور اسکے مزار کے بہشت سے نزدیک کئے گئے

فى يوم الدين - وانظر الى على انه اذا اعطى منصب الخلافة . فما بعد تربة

اور قیامت کو اسکے ساتھ اٹھینگے اور علیؓ کی طرف نظر کر کہ جب اسکو منصب خلافت دیا گیا - پھر اسنے ان دونوں

هذين الامامين من روضة خير البرية - فان كان يزعم انهما ليسا مومنين

امامونکی قبر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ سے علیحدہ نکیا۔ پس اگر وہ یہ گمان کرتا تھا کہ وہ دونوں مومن

طيبين فكيف تركهما ولم ينزه قبر رسول الله عن هذين القبرين -

پاک دل نہیں ہیں تو کیونکر انکی قبروں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ شامل رہنے دیا

فالذنب كل الذنب على عنق ابن ابى طالب - كانه لم يبال عرض رسول الله

پس تمام گناہ علیؓ کی گردن پر ہے گویا اسنے بوجہ نفاق کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

من نفاق غالب - وما ادى الصدق كالمخلصين - اهذا اسد الله وضرغام

کی آبرو کی کچھ پروا نکی اور صدق نہ دکھلایا آیا یہی شیر خدا اور اسد اللہ ہے؟

الدين - اهذا هو الذى يحسب من اكابر المتقين -

کیا یہ وہی شخص ہے جو اکابر پرہیزگاروں میں سے سمجھا گیا ہے؟

فاعلموا ان تقات على لا تثبت الا بعد تقاة الصديق - ففكر

پس جان لو کہ علی کی پرہیزگاری تب ثابت ہوتی ہے کہ ابوبکر صدیق کی پرہیزگاری ثابت ہو۔ پس

ولا تعتد كالزنديق - ولا تلق بايديك الى حفرة الهالكين - وانكم تحبون

سوچو اور ایک زندیق کیطرح حد سے تجاوز مت کرو اور اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کے گڑھے میں مت پڑو - اور تم دوست

ان تدفنوا فى ارض الكربلاء - وتظنون انكم تغفرون بمجاورة الاتقياء

رکھتے ہو کہ تم خاک کربلا میں دفن کئے جاؤ اور گمان کرتے ہو کہ پرہیزگاروں کی ہمسایگی سے تم بخشے جاؤ گے

فما ظنكم بالسعيدين الذين دفنا الى جنبى نبيه القدر خاتم النبيين وامام

پس ان دو سعیدوں کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کئے گئے - جو

المتقين - وسيد الشافعين - ويل لكم لا تتفكرون كالخاشعين - ولا يسفر

امام المتقین اور امام الشافعین اور خاتم النبیین ہے - تم پر افسوس کہ تم عاجزی اور غربت کے ساتھ فکر نہیں کرتے

عنكم زحام التعصبات - ولا تعطون حسن التوفيقات - ولا تمعنون

اور تعصبات کا اژدحام تم سے دور نہیں ہوتا - اور نیک کاموں کی تمہیں توفیق نہیں ملتی اور دانشمندوں کی طرح تم نہیں

كالمستبصرين وكيف نشكو كم على سبكم وانكم تلعنون الصحابة كلهم الا قليلا كالمعدومين

سوچتے اور ہم تمہاری گالیوں کا شکوہ کیا کریں کیونکہ تم تمام صحابہ کو گالیاں دیتے ہو مگر قدر قلیل -

وتلعنون ازواج رسول الله امّهات المؤمنين۔ وتحسبون كتاب الله

اور نیز تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں امہات المومنین کو لعنت سے یاد کرتے ہو۔ اور گمان کرتے ہو

كلاما زيد عليه ونقص وتقولون انه بياض عثمان وانه ليس من رب

کہ خدا کی کتاب میں کچھ زیادہ اور کم کیا گیا ہے اور کہتے ہو کہ وہ بیاض عثمان ہے اور خدا کی طرف سے نہیں ہے

العالمين۔ فلعنكم الله بفسقكم وصرتم قوما عمين۔ وحسبتم الاسلام

پس خدا نے بباعث فسق تمہارے کے تم پر لعنت کی اور تم اندھے ہوگئے اور تم نے اسلام کو

كواد غير ذي ذرع خاليا من رجال الله المقربين۔ فاي عرض بقي من

ایسا سمجھ لیا جیسا کہ ایک بیابان جسکی زمین خشک اور زراعت سے خالی ہو یعنے خدا کے مقربوں سے خالی ہے پس

ايديكم يا معشر المسرفين۔

کونسی عزت تمہارے ہاتھوں سے باقی رہی اے حد سے نکلنے والو!؟

واريتم تصوير علیؓ كانه اجبن الناس۔ واطوع للخنّاس۔

اور تم نے علی کی تصویر ایسی ظاہر کی کہ گویا وہ سب سے زیادہ نامرد ہے اور نعوذ باللہ شیطان کا تابع ہے

اعتلق باهداب الكافرين اعتلاق الحرباء بالاعواد۔ وآثر نار النفاق

کافروں کے دامن کو اسنے ایسا پکڑا اور ایسا ان سے آویزاں ہوا جیسا کہ آفتاب پرست شاخوں کے ساتھ اور

ليفيض عليه عباب المراد۔ اخزى نفسه بتنافي قوله وفعله۔ ورضي بشيءٍ

نفاق کی آگ اسنے اختیار کی تا اسپر مراد کا بہت سا پانی ڈالا جائے اپنے قول اور فعل کے تناقض سے اپنے تئیں رسوا

لم يكن من اهله۔ وحمد الكافرين في المحافل۔ واثنى عليهم في المجامع و

کیا اور اس چیز سے راضی ہوگیا جس کا وہ اہل نہیں تھا۔ اور کافروں کی اسنے محفل میں تعریف کی اور مجمعوں اور قافلوں میں

القوافل۔ وحضر جنابهم وما ترك الطمع۔ حتى انزوى التأميل وانقمع۔

انکی ثناخوانی کی۔ اور انکی جناب میں حاضر ہوا اور طمع کو نہ چھوڑا یہانتک کہ امید گم ہوگئی اور اسکا قلع قمع ہوگیا

فما اووا المفاقرة۔ وما فرحوا بمحامد انترعت في فقره۔ بل اغتصبوا حديقة

پس انھوں نے اسکی قسما قسم کی تہیدستی پر رحم نہ کیا اور ان تعریفوں کے ساتھ خوش نہ ہوئے جو اسکی کلام کے فقروں میں بھری ہوئی تھیں

فدكه۔ وقاموا لفتكه۔ وما برزوا له دينارا۔ ليطعم بطنا اثمارا۔ وما كانوا

نہیں بلکہ انھوں نے اسکا باغ فدک چھین لیا اور اسکے قتل کرنے کو کھڑے ہوگئے اور اسکو ایک جنہ دی تا اپنے شکم ثمر انکو طعام دیتا

راحمین - وما نزلت علیه من السماء مائدۃ - وما ظہرت من الخلق فائدۃ -

اور رحم کرنے والے نہیں تھے اور آسمان سے اسپر کوئی مائدہ نہ اُترا اور نہ خلقت سے کچھ فائدہ ہوا -

ودیس تحت اقدام الجائرین - وکان لم یزل یدعو و یفتکر - و یصوغ

اور ظالموں کے قدموں کے نیچے کچلا گیا اور ہمیشہ دعا کرتا تھا اور سوچتا تھا اور زرگری کرتا تھا

و یکسر - ولم یکن من الفائزین - الی ان انقطعت الحیل ورکد النسیم

اور توڑتا تھا اور کامیاب نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ تمام حیلے منقطع ہوگئے - اور ہوا ٹھہر گئی

وحصحص التسلیم - فخر تقیۃ علی بابہم - وطلب القوت من جنابہم

اور سر جھکانا پڑا پس انکے دروازے پر تقیہ کے طور پر گر پڑا اور انکی جناب سے قوت طلب کی

وہم کانوا مستکبرین - وغلقت علیہ ابواب اجابۃ الدعاء - وسدت

اور وہ متکبر تھے اور اسپر دعا کے قبول کرنیکے دروازے بند کیے گئے اور حیلہ اور

طرق الحیل والاہتداء فانظر اہذہ علامات عباد اللہ المؤیدین -

ہدایت پانے کی راہ مسدود کی گئی پس دیکھ کہ کیا یہ ان لوگوں کی علامتیں ہیں جو خدا سے تائید یافتہ ہوتے ہیں

وامارات الصادقین المقبولین - وآثار المخلصین المتوکلین - ثم انظر کیف

اور کیا یہ صادقوں اور مقبولوں کی نشانیاں ہیں؟ اور مخلصوں اور متوکلوں کے آثار ہیں پھر دیکھ کہ

حقرتم شان المرتضیٰ الذی کان من المحبوبین الموفقین -

تم لوگوں نے کس طرح مرتضیٰ علی کی تحقیر کی ہے وہ علی جو محبوبوں اور توفیق یافتوں میں سے تھا -

واما ما طلبت منی آیۃ من الآیات - فانظر کیف اراک اللہ اجل

مگر تو نے جو مجھ سے کوئی نشان مانگا ہے پس دیکھ کہ خدا نے کیسا تجھے

الکرامات - وہو انی کنت دعوت علی رجل مفسد مغو کالشیطان

بزرگ نشان دکھلایا اور وہ یہ کہ میں نے ایک مفسد کیلئے جو شیطان کی طرح بہکانے والا تھا بد دعا کی تھی

وتضرعت فی الحضرۃ لیذیقہ جزاء العدوان - فاخبرنی ربی انہ سیقتل

اور جناب الٰہی میں میں نے تضرع کیا تا اسکو ظلم کا مزہ چکھاوے پس میرے رب نے مجھے خبر دی کہ وہ قتل کیا جائیگا

ویبعد من الاخوان - وکان اسمہ لیکھرام وکان من البراہمۃ - وکان مغذیا

اور اپنے بھائیوں سے دور ڈال دیا جائیگا اور اسکا نام لیکھرام تھا اور برہمنوں میں سے تھا - اور گالی دینے میں

فی السبّ والشتم وجاوز الحد فی الخباثة - فلما دعوت علیه وتضرعت

حد سے بڑھ گیا تھا پس جبکہ مینے اسپر بد دعا کی اور جناب باری

فی حضرة الباری - واقبلت کل الاقبال علی جبّاری - سمع دعائی فی الحضرة

میں تضرع کیا اور پوری توجہ کے ساتھ حضرت احدیت میں متوجہ ہوا پس جناب الہی میں میری دعا

ومنّ علیّ ربی بالرحمة والنصرة - وبشرنی ربی بانه یموت فی ستّ سنة

سُنی گئی اور خدانے رحمت اور مدد کے ساتھ میرے پر احسان کیا اور میرے خدانے مجھے خوشخبری دی کہ وہ چھ برس عرصہ

فی یوم دنی من یوم العید بلا تفاوة - واومأ الی لیلة یوم الاحد والی انه

میں مرجائے گا اور اُسدن مریگا جو عید کے بعد کا دن ہوگا اور اتوار کی رات کا اشارہ کیا اور یہ کہ بحکم

یقتل بحکم الرب الصمد - ولا یموت بمرضة - ویموت بقتل مهیب مع

خداتعالے وہ قتل کیا جائے گا اور ہیبت ناک قتل کے ساتھ مرے گا اور حسرت کے ساتھ اور کوئی بیماری

حسرة - لیکون آیة للطالبین - فلما انقضی من المیعاد قریبًا من خمسة

نہیں ہوگی تا کہ طالبوں کے لیے نشان ہو پس جب میعاد قریب پانچ برس کے گذر گئی

اعوام - واطمئن الهالك وزعم ان النبا کان کا وهام - نزل امر الله

اور مرنے والا مطمئن ہو گیا کہ پیشگوئی ایک وہم تھا تو خدا کا امر اسپر نازل ہوا

علیه واتی بفتح مبین - ففرحتُ فرحة المطلق من الاسار -

اور فتح عظیم ظاہر کی پس میں ایسا خوش ہوا جیسا کہ ایک قیدی چھوٹ کر خوش ہوتا ہے

وهزة الناجی من حفرة التبار - وقبل ان یاتینی احد بنفض خبر وفاته

اور جیسا کہ ایک شخص ہلاکت کے گڑھے سے نجات پاتا ہے اور قبل اسکے جو کوئی شخص اسکی وفات کی خبر میرے پاس

بشرنی ربی بمماته - وکنت افکر فی هذه البشارات - فاذا عبد الله جاء

لائے میرے خدانے اسکی موت کے بارے میں مجھے خوشخبری دی اور میں ان بشارتوں کو سوچ رہا تھا اتنے میں عبد اللہ

بالتبشیرات - وحصحص الحق وزهق الباطل وقضی الامر من ربّ

بشارت لے کر آیا - اور ظاہر ہوگیا حق اور نابود ہوگیا باطل اور خدانے فیصلہ کر دیا

الکائنات - وفرح المؤمنون کما وعد من قبل واسود وجوه اهل المعادات - وظهر

اور مومن خوش ہوگئے جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا اور دشمنوں کے منہ کالے ہوگئے اور خدا کا امر

امر اللہ وھم کانوا کارھین۔ وکان ھذا الرجل وقاحا طویل اللسان۔

ظاہر ہوا اور وہ کراہت کرتے رہ گئے اور یہ شخص نہایت بے شرم دراز زبان تھا

کثیر السب والھذیان۔ طلب منی آیۃ ملحا فی طلبہ۔ وشرط لی أن

بہت گالیاں دیتا اور ہجو اس کیا کرتا تھا اسنے مجھ سے ایک نشان طلب کیا اور طلب کرنے میں بہت اصرار کیا

اصرح المیعاد فی غلبہ۔ واصرح یوم موتہ۔ مع اظہار شھر فوتہ۔ وابیّن

اور یہ شرط لگائی کہ میں اسکے نشان میں میعاد کو کھول کر بتلا دوں اور اسکے موت کے دن کی تصریح کروں اور مرنے کا مہینہ بتلا دوں

کیفیۃ وفاتہ۔ ووقت حمامہ۔ وکتب کلھا ثم طالب کالمصرّین۔ فلبیتہ

اور جس طرز سے مریگا وہ کیفیت بیان کروں اور مرنیکا وقت بتاؤں۔ اور ان سب باتوں کو لکھا اور پھر اصرار کرنیوالوں کی

ممتطیا شملۃ عنایۃ الرحمان۔ ومنتضیا سیف قھر الدیان۔ وکنت لفرط

طرح مجھ سے مطالبہ کیا۔ پس مینے اسکے سوال کا قبول کیساتھ جوابدیا اس حالتمیں کہ میں عنایت الٰہی کی تیز رو اونٹنی پر سوار تھا اور تیز اس حالتمیں

اللھج بظھور الآیۃ۔ والطمع فی اعلاء کلمۃ الملۃ۔ اجاھد فی الحضرۃ الاحدیۃ۔

جبکہ میں سزا دہندہ کی قہری تلوار کو کھینچ رہا تھا۔ اور میں از بسکہ نشان کے ظاہر ہونیکے لئے حریص تھا اور اعلاء کلمہ اسلام کیلئے طمع رکھتا تھا

واصرف فی الدعاء ما جلّ وعظم من القوۃ۔ ثم ترکت الدعاء بعد نزول

حضرت جناب باری میں مجاہدہ کرتا تھا اور جسقدر مجھ میں عظمت قوت تھی دعا میں خرچ کرتا تھا۔ پھر مینے سکینہ کے نازل ہونیکے بعد دعا

السکینۃ۔ وتواتر الوحی الدال علی الاجابۃ۔ فلما انقضیٰ اربع سنۃ من المیعاد۔

کو ترک کر دیا۔ اور نیز اسلئے کہ ایسا تواتر الہام جو قبولیت دعا پر دلالت کرتا ہو۔ پس جب میعاد میں سے چار برس گذر گئے

ودنا منا عید من الاعیاد۔ القی فی نفسی ان اتوجہ مرۃ ثانیۃ الی الدعاء

اور ایک عید ہم سے قریب آگئی پس میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں پھر دعا کروں

وکذالک اشار بعض الاصدقاء۔ فصبرت انتظر الوقت والمحل۔ واتعلل

اور ایسا ہی بعض دوستوں نے اشارہ کیا۔ پس مینے صبر کیا اور میں وقت اور محل کا منتظر تھا۔ اور

بعسیٰ ولعلّ۔ الیٰ ان ادرکتُ لیلۃ القدر فی اواخر رمضان۔

ابکرتا ہوں ابکرتا ہوں کا گھونٹ پی رہا تھا یہانتک کہ آخر رمضان میں مینے لیلۃ القدر کو پایا

فعرفت انّ الوقت قد حان۔ ورئیت لیلۃ نشرت اردیۃ الاستجابۃ

پس مینے جان لیا کہ وقت آگیا اور مینے ایک ایسی رات کو دیکھا جسنے قبولیت کی چادریں بچھا دی تھیں۔

ودعت الداعین الی المادبة - ونادت کلمن خاف ناب النوب - وبشّرت

اور دُعا کرنیوالوں کو دعوت کیطرف بلایا تھا اور ہر ایک کو جو مصیبتوں کے دانتوں سے ڈرتا تھا بلایا - اور ہر

کل من اسلمه الیاس للکرب - فنهضتُ للدعاء نهوض البطل للبراز - و

ایک کو جسکو نومیدی نے غموں کے حوالہ کر رکھا تھا بشارت دی - پس میں دُعا کے واسطے ایسا اٹھا جیسا کہ ایک

اصلتُ لسان التضرع کالعضب الجراز - حتی احلنی التذلل مقعد

دلیر لڑنیکے واسطے اُٹھتا ہے - اور مینے تضرع کی زبان ایسی کھینچی جیسا کہ شمشیر بران - یہانتک کہ فروتنی نے بلندی

العلاء وبُشّرتُ بالاجابة من حضرة الکبریاء - فجلست کرجل

کی جگہ پر مجھ کو بٹھایا - اور قبولیت دعا کی مجھ کو خوشخبری دیگئی پس میں اس شخص کیطرح بیٹھا

یرجع بُردن ملاٰن - وقلب جذلان - وسجدتُ لرب یجیب دعاء

جو پُر آستین کے ساتھ رجوع کرتا ہے اور دل خوش ہوتا ہے اور مینے اس پروردگار کو سجدہ کیا جو بیقراروں کی

المضطرین - وکان فی هذه الاٰیة الاعلاء کلمة الملة - واتمام الحجة علی

دعا سنتا ہے اور اس نشان میں کلمہ اسلام کی بلندی تھی اور کافروں پر حجت پوری ہوتی

الکفرة الفجرة - ولکن الذین ملکوا اثاث عقل صغیر - واتّسموا بحمق شهیر - ما

ہے مگر وہ لوگ جو تھوڑی سی عقل کے مالک ہیں اور وصف حماقت میں مشہور ہیں وہ

اٰمنوا بهذه البیّنات - وترکوا النور واتبعوا سبل الظلمات - وجحدوا

ان کھلے کھلے نشانوں پر ایمان نہیں لائے اور نور کو چھوڑ دیا اور ظلمت کی پیروی کی اور ظلم اور جھوٹ

بایات الله ظلما وزورا - وکانوا قوما بورا - ومن المستکبرین - ویقولون

سے خدا کے نشانوں سے انکار کیا اور وہ ہلاک شدہ قوم تھی اور تکبر کرنیوالے تھے اور انھوں نے کہا

انا نحن المُسلمون - ولیس فیهم سیر المُسلمین - فی قلوبهم مرض فیزید

کہ ہم مسلمان ہیں اور انمیں مسلمانوں کی خصلتیں نہیں ہیں انکے دلوں میں مرض ہے پس خدا انکے

الله مرضهم ویموتون محجوبین - الّا قلیل منهم فانهم من الراجعین -

مرض کو زیادہ کرے گا اور حجاب کیساتھ مرینگے مگر ان میں سے تھوڑے کہ وہ رجوع کریں گے

ویبغون عرض الدنیا وعرضها ولا یتّقون الله ربّ العالمین - فسیُضرب

اور یہ لوگ دنیا کا مال اور دنیا کی عزت چاہتے ہیں اور خدا سے جو رب العالمین ہے نہیں ڈرتے - پس عنقریب ان پر

علیہم الذلۃ ویمسون اخا عیلۃ۔ یسئلون الناس ولا یملکون بیت لیلۃ۔

ذلت مار دیجائے گی اور بھوکے ننگے ہوجائینگے لوگوں سے مانگیں گے اور رات کا قوت انکے پاس نہیں ہوگا

کذالک یجزی اللہ الفاسقین۔

اسی طرح خدا تعالیٰ فاسقوں کو سزا دیتا ہے۔

واذا قیل لہم اٰمنوا بما انزل اللہ من الاٰیات۔ قالوا لن نؤمن

اور جب انکو کہا جائے کہ جو خدا نے نشان اُتارے اُن پر ایمان لاؤ کہتے ہیں کہ ہم کبھی ایمان نہیں لائینگے

ولو کان احیاء الاموات۔ وطبع اللہ علیٰ قلوبہم بما کانوا مفترین۔ وکانوا یستفتحون

اگرچہ مُردے زندہ کئے جائیں اور انکے دلونپر خدا نے مہر لگادی کیونکہ وہ مفتری تھے۔ اور اس سے پہلے وہ کفار

من قبل۔ فلما جاءہم الفتح وصاب النبل۔ اعرضوا عنہ فویل للمعرضین

پر فتح چاہتے تھے پس جبکہ فتح آئی اور تیر نشانہ پر لگا اس سے انہوں نے کنارہ کیا پس انپر واویلا ہو۔

وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم فما بالہم اذا ماتوا ظالمین۔ ابقی فی کنانتہم

اور انہوں نے انکار کیا اور دل انکے یقین کر گئے پس کیا حال ہوا انکا جب ایسی حالت میں مرینگے کیا انکے تیردان میں کوئی تیر

مرماۃ۔ او فی قلوبہم حماداۃ۔ کلا بل مزّقہم اللہ کل ممزّق فلا یتحرّکون الا کالمذبوحین

باقی رہ گیا ہے؟ یا انکے دلوں میں کوئی خصومت باقی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ خدا نے انکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اب تو ایک حرکت

الا یرون کیف یفحمون الفینۃ بعد الفینۃ۔ ویخزون کل عام مع رقصہم

مذبوحی ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ کیسے وہ وقتاً فوقتاً لاجواب کئے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک سال باوجود متکبرانہ رقص کے ذلیل

کالقینۃ۔ وترائت سُحُبہم جہاما۔ وتخبہم لئاما۔ ولمعاتہم ظلاما۔ وجنانہم

کئے جاتے ہیں اور انکے بادل بغیر پانی کے نکلے اور انکے برگزیدہ لئیم ثابت ہوئے اور انکی روشنی اندھیرا اور انکے دل

عباما۔ فبایّ آیۃ بعدہ یؤمنون۔ امّا احلّنی ربّی محلّ من یبلغ قصوی

بے ادب اور بے عقل ثابت ہوگئے پس کس نشان پر اسکے بعد ایمان لائینگے۔ کیا میرے خدا نے مجھے اس محل پر نہیں اتارا

الطلب۔ ونقلنی من وقد الکرب۔ الی دوح الطرب۔ وایّدنی واعاننی۔

جو مرادیابی کا محل ہے۔ اور مجھے بیقراری کی آگ سے خوشی کی آسایش تک پہنچایا اور میری تائید کی اور میری مدد کی

واہان کل من اہاننی۔ وارانی العید۔ ووفی المواعید۔ واری الفتح کل من فتح

اور ہر ایک جو میری ذلت چاہتا تھا اسکو ذلیل کیا اور مجھے عید دکھلائی اور وعدوں کو پورا کیا۔ اور ہر ایک آنکھ کھولنے والے کیلئے

العين - وطوى قصة كيف واين - واتم الحجة على المنكرين - فالحمد للّٰہ الذی

فتح کو دکھلایا - اور کیونکر اور کہاں کے قصہ کو لپیٹ دیا اور منکروں پر حجت پوری کردی پس اس خدا کو تعریف

كفانی من غیر تدبیری - وجعل لی فرقانا و فرق بین قبیلی و دبیری - وكنتم

ہے کہ بغیر میری تدبیر کے میرے لئے کافی ہوگیا - اور مجھ میں اور میرے مخالفوں اور دوستوں اور دشمنوں میں ایک فرق

لا تصغون الی العظات - و لا تحفظونها بل تؤذون بالكلم المخفظات - فدق

پیدا کر دیا - اور تم لوگ نصیحت کیطرف کان نہیں دھرتے تھے اور نصائح کو یاد نہیں رکھتے تھے بلکہ غصہ دیتے والے

اللّٰہ رأسكم بالآيات - وجاء كم سلطانه بالرايات - و ادبكم بالزجر و

لفظوں کے ساتھ یاد کرتے تھے پس خدا تعالیٰ نے نشانوں کے ساتھ تمہارے سر کو خستہ کیا - اور اسکی حجت جھنڈوں کے

الغضب - لتأخذ وانفوسكم بهذا الادب - فلا تستنوا استنان الجياد

ساتھ تمہارے پاس آئی اور خدا نے زجر اور غضب کے ساتھ تمہیں ادب دیا ہو تا تم اس ادب پر قائم ہو جاؤ پس تم تیز

وفكروا فی فعل رب العباد - لعلكم تعصمون كالراشدين - مالكم تتكابدكم

گھوڑوں کی طرح سرکشی مت کرو اور خدا تعالیٰ کے فعل میں غور کرو تا تم رشیدوں کی طرح بچ جاؤ تمہیں کیا ہوا کہ حق

كلمات الحق والصواب - وتميلون من اليقين الی الارتياب - ولا تتركون

اور صواب کے کلمے تم پر گراں گذرتے ہیں اور یقین سے شک کی طرف جاتے ہو اور مجرموں کی

سبيل المجرمين -

راہ نہیں چھوڑتے -

وانظروا الی آيات رئيتموها - وخوارق شاهدتموها - اهذه

اور ان نشانوں کی طرف نظر کرو جنکو تم دیکھ چکے ہو اور ان خوارق کی طرف جن کو تم مشاہدہ کر چکے ہو

من المكائد الانسانية - او من الطاقة الربانية - وانی عزمت عليكم

کیا یہ انسانی فریبوں سے ہے یا خدا کی طاقت سے اور میں تمہیں قسم دیتا ہوں پس

فاشهدوا ان كنتم مقسطين - وانه من كان اعطی حظا من التقوی - ولو

گواہی دو اگر منصف ہو اور وہ شخص جو تقویٰ میں سے کچھ حصہ دیا گیا ہے اگرچہ

كمصاصة النوی - فلا يكتم شهادة ابدا - واما الذی اتبع الهوی - وما

گٹھلی کے چھلکے کے موافق دیا گیا ہو پس وہ کبھی گواہی کو پوشیدہ نہیں کرے گا - مگر وہ شخص جو ہوا و ہوس کا پیرو ہوا اور خدا کی

خشی اللہ الاعلیٰ - وما تواضع وما استحیٰ - فلیظہر ما نحا وتمنّیٰ - ولینکر

نہ ڈرا اور نہ تواضع کی نہ حیا کیا پس چاہیئے کہ جو قصد کیا وہ ظاہر کرے۔ اور چاہیئے

اللہ وما اولی من جدوی - ومن نصرتہ والعدوی - فسوف ینظر ھل

کہ خدا سے اور اسکی بخشش سے منکر ہو جائے اور اسکی نصرت اور عدوی سے یعنی مدد سے انکار کرے۔ پس عنقریب دیکھیگا کہ کیا

ینفعہ کیدہ او یکون من الھالکین۔

اس کا مکر اسکو نفع دیتا ہے یا مرنے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔

ایّھا الناس لا تحقّروا اللہ والآیات - واستغفروا اللہ واعنوا

اے لوگو! خدا کی اور خدا کے نشانوں کی تحقیر مت کرو اور اس سے گناہوں کی معافی چاہو اور اسکے

لہ من الفرطات - اجہلتم مآل قوم کذبوا من قبل ھذا الزمان - اولکم

سامنے اپنے گناہوں کے خوف سے فروتنی کرو۔ کیا تمہیں اس قوم کا انجام بھول گیا جنھوں نے تم سے پہلے تکذیب کی۔ یا خدا

براءۃ فی زبر اللہ الدّیان - فعوذوا باللہ من ذات صدورکم ان کنتم خاشعین

سزا دہندہ کی کتابوں میں تمہیں بری رکھا گیا ہے پس اپنے بد خطرات سے خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے جاؤ اگر ڈرنیوالے ہو۔

قوموا فرادیٰ - واجتنبوا من عادا - ثم فکروا اما اوتیتم مثل ما اوتی

ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور عداوت کرنیوالوں سے پرہیز کرو پھر فکر کرو کہ کیا تمہیں وہ ثبوت نہیں دیئے گئے

قبلکم من الکفار - اما جاءتکم آیات اللہ القہار - اما حُقّرتم بتحقیر

جو تم سے پہلے کافروں کو دیئے گئے اور کیا تمہارے پاس نشان نہیں آئے کیا تم خدا کی تحقیر کرنے سے حقیر اور

حضرۃ الکبریاء - اما قُضیت دیونکم کالغُرماء - فوحق المنعم الذی احلنی

ذلیل نہیں ہو چکے کیا تمہارے یہ تمام قرض قرضداروں کی طرح ادا نہیں کئے گئے پس اس منعم حقیقی کی قسم ہے جسنے

ھذا المحلّ - وارٰنی لتصدیقی العقد والحلّ - ووھب لی الولد واھلک لی

مجھے اس محل میں وارد کیا اور میری تصدیق کے لئے باندھا اور کھولا اور مجھے اولاد دی۔ اور میرے لئے دشمنوں کو

العدا اللئام - وارٰنی فی آیاتہ الایجاد والاعدام - وارٰنی فی ندوۃ المذاہب

ہلاک کیا اور اپنے نشانوں میں ایجاد اور اعدام کو دکھایا۔ اور مذاہب کے جلسہ میں پیدا کرنیکا

اعجاز الانشاء - ثم ارٰنی فی العجل المقتول اعجاز الافناء - واظہر آیت القول

نشان دکھلایا اور گوسالہ مقتول میں مارنے کا نشان دکھلایا اور قولی نشان اور فعلی

وآیت الفصل للناظرین - وارٰئی الکسوف والخسوف فی رمضان - وافحمکم

نشان دیکھنے والوں کیلئے دکھلایا اور خدا تعالیٰ نے کسوف اور خسوف تم کو رمضان میں دکھلایا - اور میری

ببلاغتی وعلمنی القرآن - فسکتم بل متم مع غلوکم فی العناد - واخزیتم

بلاغت کے ساتھ تم کو ملزم کیا اور مجھکو قرآن سکھلایا پس تم چپ ہو گئے بلکہ باوجود عناد کے مر گئے اور تم رسوا

ورمیت عظمتکم بالکساد - فاصبحتم کالمغبونین - ان ھٰذا الحق فلا تکونوا من الممترین -

کئے گئے اور تمہاری بزرگی کی سخت بازاری ہو گئی پس زیانکاروں کی طرح تم نے صبح کی یہ سچ ہے پس تم شک کرنیوالوں میں کو مت ہو -

ایّھا الناس انی جئتکم من الرب القدیر - فھل فیکم من یخشیٰ قھرہٗ

اے لوگو میں رب قدیر کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں پس کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو

ھٰذا الغیور الکبیر - او تمرّون بنا غافلین - وانکم تناھیتم فی المکائد -

اس غیور کبیر سے خوف کرے یا غفلت کے ساتھ ہم سے گذر جاؤ گے اور تم نے اپنے مکروں کو انتہا تک پہنچا دیا

وتمادیتم فی الحیل کالصائد - فھل رئیتم الا الخذلان والحرمان - وھل

اور شکاریوں کی طرح حیلہ بازی میں بڑی دیر لگائی - پس کیا تم نے بجز خذلان اور محرومی کے کچھ اور بھی دیکھا - اور کیا تم نے

وجدتم ما اردتم غیر ان تضیعوا الایمان - فاتقوا اللّٰہ یا ذراری المسلمین - اما تنظرون

وہ امر پایا جسکو ڈھونڈا بغیر اسکے کہ ایمان کو ضائع کرو - پس اے مسلمانوں کی اولاد خدا سے ڈرو کیا تم نہیں دیکھتے

کیف اتم اللّٰہ لی قولہ - واجزل لی طولہ - فما لکم لا تلفتون وجوھکم الیٰ

کہ خدا نے کیسے میری باتوں کو پورا کیا اور اپنی بخشش میرے لئے بہت دکھلائی - پس تمہیں کیا ہو گیا کہ خدا کے نشانوں کی طرف

آیات الخبیر العلام - وتنصلون لی اسھم الملام - اما رئیتم بطل زعمکم

منہ نہیں کرتے اور میرے لئے ملامت کے تیر پیکان پر رکھتے ہو کیا تم نے اپنے زعم کا بطلان نہیں دیکھا

وخطاء وھمکم - فلا تقوموا بعدہٗ للذم - ولا تنحتوا فریۃ بعد العجم - وکفوا

اور اپنے وہم کی خطا تم پر ظاہر نہیں ہوئی - پس اسکے بعد مذمت کیلئے کھڑے مت ہو اور بعد آزمائش کے جھوٹ کو مت تراشو

السنکم ان کنتم متقین - توبوا الی اللّٰہ کرجل سقط فی یدہٖ - وخشی مآلہ

اور زبانوں کو بند کرو اگر تم متقی ہو اس آدمی کی طرح توبہ کرو جو شرمندہ ہوتا ہے اور اپنے انجام

وسوء مقعدہ - وان اللّٰہ یحب التوابین -

اور بد عاقبت سے ڈرتا ہے - اور خدا توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے -

وانی علمت مذ بورکت قدمی - وایدلسنی وقلمی - ان الذین

اور مجھے اس روز سے جو میرا قدم مبارک کیا گیا - اور میری قلم اور زبان کو مدد دی گئی اس بات

اتخذوا العناد شرعۃ - وکلم الخبث نجعۃ - انہم سیخذلون - ویغلبون

کا علم دیا گیا ہو کہ جن لوگوں نے عناد کو اپنا طریقہ پکڑا ہے اور ناپاک کلموں کو غذا ٹھہرایا ہو عنقریب وہ ناکام رہیں گے

ویخسأون - ولا یلقون بغیتہم ولا ینصرون - وتحرق جذوتہم فہم من

اور مغلوب کئے جائینگے اور رد کئے جائینگے اور اپنی مراد کو نہیں پائینگے - اور مدد نہیں دیے جائینگے اور انکا شعلہ انھیں کو جلائیگا

جذوتہم یعدمون - واما الذین سعدوا منہم فسیھدون بعد ضلالہم

اور معدوم کئے جائینگے مگر وہ جو سعید ہیں وہ گمراہی کے بعد ہدایت یاب کئے جائینگے -

ویتدارکہم رحم ربہم قبل نکالہم - فیستیقظون مسترجعین - ویترکون

اور وبال سے پہلے خدا کا رحم انکو سنبھال لے گا پس اناللہ کہکر جاگ اٹھینگے اور کینے اور

حقدا ولددا - ویخرون علی الاذقان سجدا - ربنا اغفرلنا انا کنا خاطئین -

جھگڑے چھوڑ دینگے اور سجدہ کرتے ہوئے ٹھوڑیوں پر گریں گے کہ خدایا ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے

فیغفر اللہ لہم وھو ارحم الراحمین - فیومئذ ینعکس الامر کلہ ویتجلی اللہ

پس خدا انکو بخش دیگا اور وہ ارحم الراحمین ہے پس اس وقت تمام باتیں الٹ جائینگی اور خدا

للناظرین - وتری الناس یأتوننا افواجا - وتری الرحمۃ امواجا - وتتم کلمۃ

نظر کرنیوالوں کیلئے ظاہر ہو جائے گا اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ فوج در فوج ہمارے پاس آتے ہیں اور تو رحمت کو دیکھو گا

ربنا صدقا وعدلا وتری کیف ینیر سراجا - فحینئذ تشرق ایام اللہ و

کہ موجزن ہو رہی ہے، اور صدق اور عدل سے ہمارے رب کا کلمہ پورا ہو جائیگا اور تو اسے دیکھے گا کہ کس طرح چراغ کو روشن کرتا ہے پس

تفنی فتن المفسدین - ویقضی الامر باتمام الحجۃ والافحام - وتھلک الملل

اسوقت خدا کے دن چمکینگے اور مفسدوں کے فتنے فنا کئے جائینگے اور اتمام حجت سے امر پورا کیا جائیگا اور بجز اسلام

کلہا غیر الاسلام - وتری القترۃ رھقت وجوہ الکافرین - فمالکم الی

ہر یک ملت ہلاک ہو جائیگی اور تو جھوٹوں کے منہ پر غبار پائے گا پس تمہیں کیا ہو گیا

ما تکذبون - اتجعلون رزقکم انکم تکفرون - اغرتکم کثرۃ علماءکم

اور کب تک تم تکذیب کروگے کیا اس الہی سلسلہ سے تمہارا یہی حصہ ہو کہ تم تکفیر کرو - کیا تمہارے علما کی کثرت اور تمہاری

وتظاهر آراء کم۔ وقد رئیتم مبلغ علمکم و علم فضلاء کم۔ و شاهدتم

اور کے اتفاق نے تمہیں مغرور کیا ہے اور تمنے اپنے علم اور اپنے فاضلوں کے علم کا اندازہ بھی دیکھ لیا اور تمنے اپنے

نقص فهمکم ودهاء کم۔ و انستم کیف ولیتم مدبرین۔

نقص عقل اور فہم کا مشاہدہ بھی کر لیا اور تم نے دیکھ لیا کہ کس طرح تمنے شکست کھائی۔

وایها النجفی لم توذینی وقد رئیت آیاتی۔ وشاهدت حججی

اور اے نجفی تو مجھے کیوں دکھ دیتا ہے اور تو میرے نشانوں کو دیکھ چکا ہے اور میری براہین کو سُن چکا

وبیناتی۔ ثم ابیت وهذیت۔ فقاتلک اللہ کیف هذیت وقد رئیت آثار

ہے پھر تونے نافرمانی کی اور بکواس کی پس خدا تجھے ہلاک کرے یہ کیسی بکواس تو نے کی حالانکہ صادقوں کے نشان

الصادقین۔ ایها الثعلب أ انک تخوفنی وتغری علی هذه الدولة۔ و

تُونے دیکھ لئے اے لومڑی کیا تو مجھے ڈراتا ہے اور اس گورنمنٹ کو مجھ پر برانگیختہ کرتا ہو اور

ما رأت منا الدولة الا الاخلاص والنصرة۔ واللہ یحفظ عباده من مکائد

اس گورنمنٹ نے ہم سے بجز اخلاص اور نصرت کے کچھ نہیں دیکھا۔ اور خدا تعالے خبیثوں کے مکروں سے اپنے

الخبیثین۔ ثم انک اخترت فی کل امر طریق الدجل والضیم۔ ورعدت

بندوں کو نگہ رکھتا ہے۔ پھر تونے ہر یک امر میں دجل اور ظلم کا طریق اختیار کیا ہے اور اس بادل

کالجهام لا کالغیم۔ ونطقت کالمعارف العرفاء مع البعد والریم فما هذا

کیطرح تونے گرج دکھلائی جسمیں پانی نہو۔ اور تُونے روشناسوں کی طرح کلام کی حالانکہ تو دُور اور مہجور ہو۔ پس یہ

أ صحبت ابلیس ذات العویم۔ او هذا من سیر المتشیعین۔ وخاطبتنی

کیا طریق ہے کیا تو چند روز ابلیس کی شاگردی میں رہا ہے۔ یا یہ شیعوں کی عادت ہی ہوتی ہے اور تونے اپنے

فی رسالاتک۔ وقلت انی جبت البلاد لمباراتک۔ وما هذا الا الزور المبین۔

خطوں میں مجھکو مخاطب کر کے کہا ہے کہ "ہمنے تیرے مباحثہ کیلئے دور دراز سفر طے کیا ہو" یہ سراسر جھوٹ ہو

بل الحق انک سافرت لهوی من الاهواء۔ وسمعت الریف۔ فطمعت

بلکہ حق بات یہ ہے کہ بعض نفسانی خواہشوں کیلئے تُونے سفر کیا ہے اور اس ملک کی تُونے حالت اچھی سنی پس

الرغیف کالفقراء۔ ووردت هذه الدیار من برهة طویلة۔ لا من مدة

روٹیوں کی طمع تجھے دامنگیر ہوئی اور تو ایک مدت دراز سے اس ملک میں ہے نہ کہ تھوڑے

قليلة- فانظر الى كذبك يا رئيس المفترين- و اظنّ انّ بلادك

عرصہ سے- پس اے رئیس المفترین اپنے جھوٹ کی طرف دیکھ   اور میں گمان کرتا ہوں کہ تیرے

أمحلت- او المتربة عليك اشتدّت- ففررت الى بلاد المخصبين-

ملک میں قحط پڑ گیا یا تجھ پر فقر و فاقہ غالب آ گیا   پس تو اس سبب سے ان لوگوں کے ملک کی طرف دوڑا جو

لتدور حول البيوت- وتكسب القوة كبني غبراء مشقشقين-

رزق کی کشادگی رکھتے ہیں تا کہ گداؤں کی طرح چلا کر بھیک مانگ کر گزارہ کرے   پس ہمارے

فما اجاءك الّا فقرك الى مغنانا الخصيب- فالقيت بها جرانك وآثرت

سرسبز ملک کی طرف تیرا فقر و فاقہ تجھ کو کھینچ لایا   پس تو نے یہاں اپنی گردن کو ڈالدیا اور

المحبوب على الحبيب- ثم ستّرت الامر يا مضطرم الاحشاء- ومضطرا

وطن کے دوستوں پر اناج کو اختیار کر لیا پھر تو نے اے بھوک کے جلائے ہوئے اور طعام شب کے محتاج حقیقت

الى العشاء- وتجافيت عن طرق الصادقين- هذا غرضك ومنيتك

کو پوشیدہ کر دیا   اور سچوں کی راہ سے برگشتہ ہو گیا   یہ تیری غرض اور آرزو اس سفر سے

من هذا السفر- ولكنك سترجع خائبا ولا ترى فائزا وجه الحضر

ہے   مگر تو خائب و خاسر رجوع کریگا اور کامیابی میں اپنا وطن نہیں دیکھے گا

فاسترجع على ضلّة المسعى- وامحال المرعى- وسوء الرجعى- واخساء

پس اپنی سعی ضائع ہونے پر انا للہ کہہ   اور نیز چراگاہ کے قحط پر   اور بد بازگشت پر افسوس کر اور دور ہو

فانك من المفسدين- واني التقطت لفظك كما نفثت- ورددت عليك

کیونکہ تو مفسد ہے   اور میں نے جو کچھ تو   بولا تھا تیرے ہی لفظ لے ہیں   اور جو کچھ تو نے بد گوئی کی

جميع ما رفثت- فكلما سقط عليك فهو منك يا اخا الغول- وليس منّا

میں نے تجھے واپس دیدی پس جو کچھ تیرے پر گرا وہ تیری ہی طرف سے ہے اے برادر غول   اور ہماری طرف سے

الّا جواب الغوي الجهول- وما كنّا سابقين- ولو كنت تخاف عرضك

تو صرف جواب ہے   اور ہم نے سبقت نہیں کی   اور اگر تجھے اپنی عزت اور آبرو کا اندیشہ

وعزّتك- لهذّبت قولك ولفظتك ولكن كنت من السفهاء السافلين

ہوتا   تو تو مہذبانہ کلام کرتا   مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا

وامّا نحن فلا یصیبنا ضر بکلماتکم۔ و یرجع الیکم سهم جهلاتکم۔

مگر ہم پس ہمیں تمہاری باتوں سے کچھ تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔ اور تمہارے تیر تمہاری طرف ہی لوٹ جاتے ہیں۔

وَمَا تفترون کالفاسقین۔ وکذالك اذا اشتهل فبکة الافاکین علی

اور جو کچھ تم افترا کرتے ہو وہ تم پر ہی آتا ہے اور اسی طرح جب جھوٹ باندھنے والوں نے ناحق لوگوں کو خونی

غیر سفاکین. فامدتم الهنود کالمحتالین۔ وقلتم ان هذا الرجل

بنایا جو خونی نہیں تھے پس تم نے حیلہ گروں کی طرح ناحق ہندوؤں کو مدد دی اور تم نے کہا کہ جیساکہ لیکھرام ایسا ہی

کرجلکم فخذوه ان کان من المغتالین - وما قام منکم احد لنستوفی

یہ شخص ہے پس اگر یہ قاتل ہے تو اسکو پکڑ لو اور کوئی تم میں سے کھڑا نہ ہوا تا ہم اس سے

منه الیمین - وما کان امر احد منکم من غیر ان یمین - لا تبطروا ولا

قسم لیتے اور تمہارا اور کوئی کام نہ تھا بغیر اسکے جو جھوٹ بولو مت اتراؤ اور نہ اپنی

تفرحوا بکثرة جمعکم۔ فان الله قادر علی قمعکم۔ فاجتنبوا البطر متاعین۔

کثرت کے ساتھ خوش ہو کیونکہ خدا تمہاری بیخ کنی پر قادر ہے پس فخر کرتے ہوئے اترانے سے پرہیز کرو

ولا تقولوا ان الزحام جمعوا علیك لاعنین۔ وقد کُذّب الرُسل من

اور یہ مت کہو کہ لوگ تجھ پر بالاتفاق لعنت کرتے ہیں اور پہلے اس سے رسولوں کی تکذیب کی گئی

قبل واوذوا ولعنوا حتی اذا جاء امر الله فسوّد وجوه المکذبین۔

اور دُکھ دیئے گئے اور لعنت کئے گئے۔ یہانتک کہ جب خدا کا امر آیا تو مکذبوں کا منہ کالا کیا گیا

وقد جرت عادة الله فی اولیاءه۔ ونخب اصفیاءه۔ انهم یوذون

اور خدا تعالےٰ کی عادت اسکے اولیاء اور برگزیدوں میں اس طرح پر جاری ہوئی ہے کہ وہ اپنے ابتدا

فی مبدء الامر۔ و یُسلط علیهم اوباش من الزُمَر۔ فیسبّونهم و

امر میں دُکھ دیئے جاتے ہیں اور اوباش آدمی انپر مسلط کئے جاتے ہیں پس وہ اوباش انکو گالیاں

یشتمونهم و یکفرونهم مستهزئین۔ ولا یبالون الافتراء۔ ویقولون

دیتے ہیں اور بدزبانی کرتے ہیں اور ٹھٹھا کرتے ہوئے کافر ٹھہراتے ہیں۔ اور افترا کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور طرح طرح کی

فیهم اشیاء۔ ویغری بعضهم بعضًا بانواع المکر والتدابیر ولا یغادرون

باتیں انکے حق میں کہتے ہیں۔ اور انکے بعض بعض کو طرح طرح کے مکروں اور تدبیروں سے اُکساتے ہیں اور جھوٹ اور فریب کے

شیئاً من المکائد والدقاریر۔ ویفترون مجترئین۔ ویریدون ان یطفؤا

کوئی چیز بھی اٹھا نہیں رکھتے اور جرأت کے ساتھ افترا کرتے ہیں اور ارادہ رکھتے ہیں کہ انکے نور کو

انوارھم۔ ویخربوا دارھم۔ ویحرقوا اشجارھم۔ ویضیعوا ثمارھم۔ وکذالک

بجھا دیں اور انکے گھر کو خراب کردیں اور انکے درختوں کو جلادیں اور انکے پھلوں کو ضائع کردیں اور اسی طرح

یفعلون متظاھرین۔ ویزعمون ان یدوسوھم تحت اقدامھم۔ ویمزّقوھم

ایک دوسرے کی پشت پناہ ہوکر کرتے رہتے ہیں۔ اور ارادہ کرتے ہیں کہ انکو اپنے پیروں کے نیچے کچل دیں۔ اور تلوار کیساتھ

بحسامھم۔ ویجعلوھم احقر المحقرین۔ فاذا تمّ امر التوھین والتحقیر

انکو ٹکڑے ٹکڑے کردیں۔ اور سب ذلیلوں سے زیادہ ذلیل کردیں۔ پس جسوقت توہین اور ایذا کا امر کمال کو پہنچ گیا

والایذاء۔ وظھر ما اراد اللہ من الابتلاء۔ فیتموّج حینئذ غیرۃ اللہ لاحبّاءہ

اور جو ابتلا خدا کے ارادہ میں تھا وہ ہوچکا پس اسوقت خدا تعالیٰ کی غیرت اُسکے دوستوں

من السّماء۔ ویطلع اللّٰہ علیھم ویجدھم من المظلومین۔ ویریٰ انھم ظُلموا

کے لئے جوش مارتی ہے اور خدا انکی طرف دیکھتا ہے اور انکو مظلوم پاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ ظلم کئے گئے

وسُبّوا وشُتموا وکُفّروا من غیر حقّ واُوذوا من ایدی الظالمین۔ فیقوم

اور گالیاں دیئے گئے اور ناحق کافر ٹھہرائے گئے اور ظالموں کے ہاتھ سے دُکھ دیئے گئے پس وہ کھڑا

لیُتمّ لھم سُنّتہ۔ ویریھم رحمتہ۔ ویؤیّد عبادہ الصالحین۔ فیُلقی فی قلوبھم

ہوتا ہے تاکہ اُنکے لئے اپنی سُنت پوری کرے اور اپنی رحمت کو دکھلاوے اور اپنے نیک بندوں کی مدد کرے پس انکے دلوں میں ڈالتا ہے

لیقبلوا علی اللہ کلّ الاقبال۔ ویتضرعوا فی حضرتہ فی الغدوّ والاٰصال۔ و

تاکہ پورے طور پر خدا تعالیٰ کیطرف متوجہ ہوں اور صبح شام اسکی جناب میں تضرع کریں اور

کذالک جرت سنّۃ فی المقربین المظلومین۔ فتکون لھم الدولۃ

اسی طرح اسکی سنت اسکے مقربین کی نسبت جاری ہے پس آخر کار دولت اور مدد انکے

والنّصرۃ فی آخر الامر۔ ویجعل اللہ اعداءھم طعمۃ الاسد والنمر۔ وکذالک

لئے ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ انکے دشمنوں کو شیروں اور پلنگوں کی غذا کردیتا ہے اور اسی طرح

جرت سُنّۃ للمُخلصین۔ انھم لا یضاعون۔ ویُبارکون۔ ولا یُحقرون۔ ویکرمون

مخلصوں میں سنت اللہ جاری ہے وہ ضائع نہیں کئے جاتے اور برکت دیئے جاتے ہیں اور حقیر نہیں کئے جاتے اور بزرگ کئے جاتے ہیں

ويجحدون - ولا يُبكتون - ويسعي الرجال اليهم ولا يتركون - يُدخلون في النار

اور تعریف کئے جاتے ہیں اور بدگوئی نہیں کئے جاتے۔ اور لوگ انکی طرف دوڑتے ہیں اور چھوڑے نہیں جاتے آگ میں داخل کئے جاتے ہیں

ولكن لا للتبار - ويولجون في اللجة - ولكن لا للضيعة - بل الله يظهر انوارهم

مگر نہ ہلاک کرنیکے لئے اور دریا میں داخل کئے جاتے ہیں مگر نہ ہلاک کرنیکے لئے بلکہ ابتلاکے وقت خدا تعالیٰ انکے

عند الابتلاء - ثم يهلك اعداءهم بانواع الاخزاء - فيتبّر في ساعةٍ ما

نوروں کو ظاہر فرماتا ہے پھر انکے دشمنوں کو قسما قسم کی رسوائی سے ہلاک کرتا ہے پس ایک ساعت میں اس تمام عمارت کو تباہ کر دیتا ہے

عَلوا في مُدّةٍ - ويبرءهم مما قالوا - وينزههم عما افتعلوا - ويفعل لهم افعالًا

جو ایک مدت میں بنائی گئی تھی پس دشمنوں کے قولوں سے انکو بری کرتا ہے اور انکے بہتانوں سے انکو منزہ کرتا ہے اور ان کے لئے وہ کام کرتا ہے کہ

يتحير الخلق برؤيتها - وينزل امورًا يتزعزع القلوب بهيبتها - ويري كل

انکے دیکھنے سے خلقت حیران رہ جاتی ہے - اور وہ امور نازل کرتا ہے جنکی ہیبت سے دل کانپ جاتے ہیں اور ہر ایک امر

امرٍ كالصول المهيب - ويقلب امر العدا كل التقليب - ويري الظالمين انهم كانوا

ہیبت ناک حملہ کیساتھ ظاہر فرماتا ہے اور دشمنوں کے کاروبار کو بالکل اُلٹا دیتا ہے اور ظالموں کو دکھلاتا ہے کہ وہ

كاذبين - ويؤيدهم بتائيدات متواترة - وامدادات متوالية متكاثرة - ويجرد سيفه علي المجترئين -

جھوٹے تھے اور متواتر تائیدوں کے ساتھ اور پے در پے امدادوں کے ساتھ مدد کرتا ہے اور بے باکوں پر اپنی تلوار کھینچتا ہے

فاعلموا انّه هو ارسلني عند فساد الديار - وانّه هو ربّ هذه

پس جانو کہ اسی نے فساد زمانہ کے وقت مجھے بھیجا ہے اور وہی اس گھر کا مالک ہے

الدار - وانه سينصرني ويبرءني من تهم الاشرار - فاحفظ قصتي التي هي

اور وہ عنقریب میری مدد کریگا اور شریروں کی تہمتوں سے مجھے بری کرے گا - پس میرے اس قصہ کو یاد رکھ کہ جو سب

احسن القصص - وذُق ما نذيقك ولو متجرعا بالغصص - أزعمت انّي اكيد

قصوں سے بہتر ہے اور چکھ جو کچھ ہم تجھے چکھاتے ہیں اگرچہ غصہ کے گھونٹ کے ساتھ کیا تو نے یہ گمان کیا ہو کہ

كيدًا للدنيا الدنية - واصيد صيدًا للاهواء النفسانية - ايها الجهول

میں ناچیز دنیا کیلئے فریب کر رہا ہوں یا میں نفسانی خواہشوں کے لئے شکار کھیل رہا ہوں اے جاہل تو نے یہ

هذا قياس قِست علي نفسك الامارة - فانك من قوم لا يعلمون حقيقة

قیاس اپنے نفس پر کیا ہے کیونکہ تو اس قوم میں سے ہے جو پاکیزگی کی حقیقت

الطهارة - ویلعنون قوماً مطهرین - ایها الغوي انا لا نبغي المشیخة والعلاء

کو نہیں جانتے اور پاکوں پر لعنت بھیجتے اے گمراہ ہم بزرگی اور برتری کو نہیں چاہتے۔

ولا الامارة والاستعلاء - ولا نمیل الی الترفة والاحتشام - ولا نطلب ما طاب

اور نہ ہم امیری اور بلندی کے خواہاں ہیں اور نہ ہم آسائش اور حشمت کیطرف جھکتے ہیں اور نہ ہم اچھے کھانے

وراق من الطعام - ونجد فی نفسنا اذواق حبّ الرحمان - وسکراً فاق

مانگتے ہیں اور ہم اپنے دل میں محبت رحمان کا ذوق پاتے ہیں اور وہ نشہ جو شراب

صهباء الدنان - فلا نرید ارائك منقوشة - ولا طنافس مفروشة - ان

سے بڑھ کر ہے سو ہم تخت منقش نہیں چاہتے اور نہ فرش جو بچھاتے ہیں طلب کرتے ہیں۔

نرید الّا وجه المحبوب - فالحمد للّٰہ علی ما اوصلنا الی المطلوب۔

ہم صرف روئے محبوب چاہتے ہیں پس خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مطلوب تک پہنچایا۔

واُرانا ما تغیب من اعین العالمین۔

اور ہم کو وہ دکھلایا جو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ تھا۔

والعجب کلّ العجب ان عبد الحق الغزنوی یسبنی منذ خمس

اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبدالحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔

سنین - ولا یباحثنی کالصّالحین المتقین - ولا یتقی اللّٰہ بعد رؤیة الآیات

اور صلحاء کی طرح مباحثہ نہیں کرتا۔ اور نشانوں کے دیکھنے کے بعد خدا سے نہیں

ولا ینتهی عن الافتراءات - وسلك مسلك الظالمین - وانّی صبرت

ڈرتا اور افتراؤں سے باز نہیں آتا اور ظالموں کے طریق پر چلتا ہے اور میں نے اسکی باتوں پر

علی مقالاته - واعرضت عن جهلاته - حتی غلا فی السب والشتم

صبر کیا اور اسکی جاہلیت سے اعراض کیا یہاں تک کہ اسنے گالی اور توہین میں غلو کیا

والتوهین - وسمّانی باسماء الفاسقین - واشاع اشتهارات - وارٰی

اور فاسقوں کے ناموں کے ساتھ مجھے پکارا اور اشتہار شائع کئے۔ اور جاہلیت

جهلات - وکان من المعتدین - فرئینا ان نرد علیه وقومه ونکسّر

دکھلائی اور تجاوز کرنے والوں میں سے تھا پس ہمنے مناسب دیکھا کہ اس کا اور اسکی قوم کا رد لکھیں اور

نفوسهم الامّارات۔ ونذيقهم جزاء السبعيّة وسوء الجذبات۔ وانّما

انکے نفوس امّارہ کو توڑیں اور انکو درندگی اور بد جذبوں کی سزا چکھائیں اور تمام

الاعمال بالنيات۔ وانّ الله يعلم ما في القلوب ويعلم ما في الارض والسموٰت۔

کام نیتوں کے ساتھ ہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ دلوں میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ زمین و آسمان میں ہے

وانّا اسّسنا كلّ ما قلنا على تقوىٰ وديانة۔ وصدق وامانة۔ و اجتنبنا

اور ہمنے ہر ایک امر کی تقویٰ اور دیانت پر بنیاد ڈالی ہے اور ہمنے فحش گوئی

الرفث وفضول الهذر۔ وكل شجرة تعرف من الثمر۔ ونستكفي برب الناس

سے پرہیز کیا ہے اور ہر ایک درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے اور ہم اس خنّاس کے فتنہ میں پڑنے سے

الافتتان۔ بهذا الوسواس الخنّاس۔ ونعلم بعلم اليقين۔ انّه ليس بذاته

خدا تعالےٰ کی پناہ مانگتے ہیں اور ہم یقینی علم سے جانتے ہیں کہ وہ بذات خود اس سب

مبدء هذا السبّ والتوهين۔ بل علّمه ابليس آخر من الغزنويين۔ ولا ريب انهم

اور توہین کا موجب نہیں بلکہ اسکو غزنویوں میں سے ایک اور شیطان نے سکھایا ہے اور کچھ شک نہیں کہ

هم العلل الموجبة لفتنته۔ ومنبت شعبته۔ وجرثومة شذبته۔ و

یہی لوگ اسکے فتنہ کے موجب ہیں اور اسکی شاخ کے منبت اور اسکی شاخ کی جڑ ہیں اور اسکے شعلہ

حطب تلهب جذوته۔ ومحرّك عومرته۔ يذكرون النعلين عند المقال

کے اشتعال کے ہیزم ہیں اور اسکی آواز اور فریاد کے موجب بات کے وقت جوتوں کا ذکر کرتے ہیں

كانهم يتمنّون ضرب النعال۔ ويتضاغى رأسهم ليدق بالاحذية الثقال۔

گویا وہ جوتوں کے خواہشمند ہیں اور ان کا سر فریاد کر رہا ہے تا کہ نعلوں کے ساتھ کوفتہ کیا جائے

وما قام عبد الحق هذا المقام الشاين۔ الا بعد ما اروه صفاتي كمشاين۔ فويل

اور عبد الحق اس بد مقام پر کھڑا نہیں ہوا۔ مگر بعد اسکے کہ میری صفات اسکو ان لوگوں نے معائب کی طرح

لهم الى يوم القيامة۔ ما سلكوا كابيهم طرق السلامة۔ وتركوا سبل الصلاح

دکھائیں پس قیامت تک انپر واویلا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کی طرح سلامتی کے طریق کی پیروی نہیں کی اور صلاحیت

معتدين۔ وانهم ما استتروا عنّي حينًا من الاحيان۔ واعلم انهم هم المفسدون

کو چھوڑ دیا اور وہ کبھی مجھ سے چھپے نہیں اور میں جانتا ہوں کہ وہی مفسد اور ظلم کے

وائمۃ العدوان - بید انی کنت اظن انھم یتعلقون باھداب صالح و

امام ہیں - مگر میں خیال کرتا تھا کہ وہ لوگ ایک صالح کے دامن سے وابستہ ہیں -

یحسبون من ولدہ لامع کونھم کمثل طالح - فدرءت السیئات بالحسنات

اور اسکی اولاد میں سے شمار کئے جاتے ہیں باوجودیکہ وہ ایک طالح کی طرح ہیں - پس مینے بدی کا نیکی کے ساتھ بدلہ دیا

ونافست فی المصافات - وکنت اصبر علی ما آذونی بالجور والجفاء -

اور دوستی میں رغبت کی اور میں اُنکے جور و جفا پر صبر کرتا رہا

وارجو انھم ینتھون من الغلواء حتی اذا بلغ شرھم الی الانتھاء وما انتھوا

اور امید رکھتا تھا کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آجائینگے یہانتک کہ جب انکی شر کمال تک پہنچ گئی اور بجو اس سے

من النباح والعواء فعرفت انھم المردودون المخذولون - والاشقیاء المحرومون

باز نہ آئے پس مینے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں اور بدبخت اور محروم ہیں

فھنالک اردت ان استقل غربھم - ونذیقھم حربھم - ولا یجاوز فی قولنا

پس اسوقت مینے ارادہ کیا کہ انکی تیزی کو دور کروں اور انکی لڑائی کا مزہ انھیں چکھاؤں - اور ہم اپنی بات میں

حد الدیانۃ - بل نرد الیھم کلماتھم کرد الامانۃ - ایھا الغوی المسمی

دیانت سے آگے قدم نہیں رکھتے بلکہ ہم انکے کلمات امانت کی طرح انکی طرف رد کرتے ہیں اے گمراہ عبدالجبار نام

بعبد الجبار - لم لا تخشی قھر القھار - اتتکبر بلحیۃ کثۃ - او مشیخۃ مجثثۃ

تو خدا کے قہر سے کیوں نہیں ڈرتا کیا تو گھن دار داڑھی کے ساتھ تکبر کرتا ہے یا تیرا شیخت پر

اتخفی نفسک کالنساء - وتغری علینا جروک للایذاء - ایستسنی

ناز ہے کیا تو اپنے تئیں عورتوں کی طرح چھپاتا ہے اور اپنے جرو کو ہمارے پر چھوڑتا ہے کیا اس مکر

الناس بھذ الکید شانک - او یستغزرون عرفانک - کلا بل ھو سبب

کے ساتھ لوگ تیری شان بلند خیال کرینگے یا تیری معرفت بہت خیال کی جائیگی ہرگز نہیں بلکہ وہ تیری

لھوانک - وعلۃ موجبۃ لخسرانک - تحسب نفسک من اخائر الصلحاء -

ذلت کا موجب ہے اور تیرے خسران کا سبب ہے اپنے تئیں تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے

وتسلک مسلک الاشقیاء والسفھاء - تعیش عیشۃ الفاسقین - ثم ترجوا

اور بدبختوں کے طریق پر چلتا ہے - فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے پھر آرزو رکھتا ہے

ان تعد من الصالحین۔ واذا زرعت حب السم المبید۔ فمن الغباوۃ

کہ نیک بختوں سے شمار کیا جائے۔ اور جبکہ تو نے زہر کے بیج کو بویا پس یہ بیوقوفی ہے

ان تطمع اجتناء الثمر المفید۔ انظر نظرۃ فی اعمالک۔ ولا تھلک نفسک

کہ تو مفید پھل چننے کی امید رکھے اپنے اعمال کو ذرا دیکھ اور بُرے کاموں سے اپنے تئیں ہلاک

بسوء افعالک۔ ایھا الغوی الوقت وقت التوبۃ۔ لا اوان الجدال

مت کر اے گمراہ یہ وقت توبہ کا وقت ہے نہ جنگ اور خصومت کا

والخصومۃ۔ وقد تجلّٰی ربنا لیظھر دینہ علی الادیان۔ وقد اشرقت

وقت اور ہمارے رب نے تجلی کی ہے تا اپنے دین کو دوسرے دینوں پر غالب کرے اور خدا کا

شمس اللہ لازالۃ ظلام العدوان۔ فالآن ینظر اللہ الی کلّ مکذب بعین

سورج اندھیرے کے دور کرنے کے لئے چمک اٹھا ہے پس اسوقت خدا تعالےٰ ہر ایک مکذب کیطرف غضب کی

غضبی۔ فکیف تظن نفسک من اھل الصلاح والتقوٰی۔ صدء بالک

نظر سے دیکھ رہا ہے پس کیونکر تو اپنے تئیں اہل صلاح میں سے خیال کرتا ہے تیرا دل زنگ پکڑ گیا۔

وارداک اعمالک ومالک حتی احالت نخوتک حلیتک۔ وغیّرت عذرۃ

اور تیرے عملوں اور تیرے مال نے تجھے ہلاک کیا یہاں تک کہ تیرے تکبر نے تیری شکل کو بدل ڈالا اور تیری باطنی

باطنک صورتک۔ فمن امعن النظر فی وشمک۔ وسرّح الطرف فی

پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا پس جس نے تیرے نقش ونگار کو امعان نظر سے دیکھا اور تیرے چہرہ کی

مبسمک۔ عرف انک کالسرحان۔ لا من نوع الانسان۔ ومن الاشرار۔

تفتیش کیلئے آنکھ کو چھوڑا وہ جان لیگا کہ تو ایک بھیڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے

لا من الصلحاء الاخیار۔ فاتق اللہ ولا تکن من الظالمین۔

نہ نیکوں اور صالحوں میں سے پس خدا سے خوف کر اور ظالموں میں سے نہ ہو۔

انظر ما ھذا المسلک الذی سلکت۔ واتق فانک ھلکت ھلکت

دیکھ یہ کیا طریق ہے جو تو نے اختیار کیا اور ڈر کہ تو ہلاک ہو گیا

اوتیت الدنیا فما شکرت۔ وذُکّرت فما تذکرت۔ تب ایھا الغوی اللئیم

تجھے دنیا دی گئی پس تو نے شکر نہیں کیا اور تجھے یاد دلایا گیا پس تو نے یاد نہیں کیا توبہ کر اے گمراہ

وقد شخت واستشن الادیم۔ وقرب ان یتاوّد القویم۔ وحان الوقت

اور تو بوڑھا ہوگیا اور چمڑا پرانا ہوگیا   اور وقت نزدیک آگیا کہ پیٹھ ٹیڑھی ہو جائے اور وقت بھاری

الوخیم۔ مالک لا تعنو ناصیتک لرب العباد۔ ولا تترک طرق الخبث

نزدیک آگیا۔ کیا سبب ہے کہ تیری پیشانی خدا تعالےٰ کے لئے نہیں جھکتی اور خبث اور فساد کے طریقوں کو

والفساد۔ الا تؤمن بیوم المعاد۔ او تنکر وجود اللہ القادر علی الاعدام

تو نہیں چھوڑتا کیا تو قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتا یا تو خدا تعالےٰ کے وجود پر ایمان نہیں رکھتا جو مارنے

والایجاد۔ فاصلح نفسک قبل ان تاکلک الدود۔ ویجیئک الاجل الموعود

اور پیدا کرنے پر قادر ہے پس قبل اسکے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اپنے نفس کی اصلاح کر۔

وبادر لما یحسن به المآل۔ قبل ان یاخذک الوبال۔ وعجّل بالتوبة

اور ان چیزوں کے حصول کے لئے جا جس کا انجام اچھا ہو جاوے قبل اسکے جو تجھ کو وبال پکڑلے اور توبہ کی طرف

قبل ان تنخر عظامک فی التربة۔ فان اللہ یحب التوابین ویحب المتطهرین۔

جلدی کر قبل اسکے جو قبر میں تیری ہڈی بوسیدہ ہو جائے اور خدا تعالیٰ توبہ کرنیوالوں اور پاکیزگی ڈھونڈنیوالوں کو دوست

وانما الوصلة الی الرحمان۔ التقوی وتطهیر الجنان۔ فاتق اللہ ولا تکن من المجترئین۔

رکھتا ہو۔ اور خدا کی طرف وسیلہ دو ہی چیزیں ہیں۔ تقوٰی اور دل کا پاک کرنا۔ پس خدا سے ڈر اور دلیر مت ہو۔

ثم نرجع الی عبد الحق۔ الذی تکبر وثب کالبق۔ فاعلم

پھر ہم عبدالحق کی طرف رجوع کرتے ہیں جس نے تکبر کیا اور پشہ کیطرح کودا ہے   پس اے

یا عدو الصالحین۔ ومکفر المؤمنین۔ انک آذیتنی۔ فقاتلک اللہ

عدو صالحین اور مومنوں کے کافر کہنے والے تجھے معلوم ہو کہ تو نے مجھے دکھ دیا   پس خدا تجھے ہلاک

کیف آذیتنی۔ وعادیتنی۔ فتبًا لک لما عادیتنی۔ اما کنتُ من

کرے تو نے یہ کیسا دکھ دیا اور تو نے مجھ سے دشمنی کی پس خدا تجھے تباہ کرے تو نے یہ کیوں دشمنی کی کیا میں کلمہ گو

المهللین المسلمین۔ اما کنتُ من المصلین الصائمین۔ فکیف

اور مسلمان نہیں تھا؟   کیا میں نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں میں سے نہیں تھا پس تو نے اصل

کفرتنی قبل تفتیش الاحوال۔ واقحت دم الصدق باباطیل المقال۔

حقیقت کی تفتیش سے پہلے کیونکر مجھے کافر ٹھہرا دیا اور باطل باتوں کے ساتھ تو نے سچائی کا خون کیا۔

وعزوت فتح المباهلة الى نفسك الامارة۔ مع ان الله اذلك واراك۔

اور تو نے فتح مباہلہ کو اپنی طرف منسوب کیا باوجود اس بات کے کہ خدا نے تجھے ذلیل کیا

سوء العاقبة۔ وكان مرام دعائك المتهالك۔ ان يجعلني الله كالهالك۔

اور بد انجام تجھے دکھلایا اور تیری بہت بہت دعا کا یہ منشا تھا کہ خدا مجھے مرنے والے کی طرح کرے

فسود الله وجهك واسلمك الى الحد الذلة۔ وادخلك فى جدث اضيق

پس خدا نے تیرا منہ کالا کیا اور ذلت کی قبر میں تجھ کو سونپا اور ایسی قبر میں تجھ کو داخل کیا جو سوئی کے

من سم الابرة۔ واكرمني اكراما كثيرا بعد المباهلة۔ واعزني و

ناکہ سے تنگ تر تھی اور بعد مباہلہ مجھے بہت بزرگی بخشی اور قسما قسم کی

خصني بانواع النعمة۔ حتى ما انقطع آثارها الى هذا الوقت من الحضرة

نعمت سے مجھے خاص کیا یہانتک کہ اسوقت تک اسکے آثار منقطع نہیں ہوئے۔

وان فيها لايات للمتوسمين۔ وانت رئيت كل رفعتي وعلائي۔ ثم

اور اس میں غور کرنے والوں کے لئے نشان ہیں اور تو نے میری تمام بلندی کو دیکھا پھر حیا کو

انتصبت بترك الحياء بسبي وازدرائي۔ وكيف نامن حصائد

ترک کر کے میری بدگوئی میں تو مشغول ہو گیا اور ہم بدکاروں کی زبان سے کیونکر نجات

السن الفجار۔ وما نجا الرسل كلهم من كلم اللئام الكفار۔ ولكن

پا سکیں اور کسی رسول نے لئیموں کے کلموں سے نجات نہیں پائی لیکن تیرے پر

عليك ان تعي مني ان غوائل كلامك عليك۔ وان راسك تلين

واجب ہے کہ میری یہ بات یاد رکھے کہ تیری کلام کی آفات تجھ پر ہیں اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم

بنعليك۔ وما ظلمتنا ولكن ظلمت نفسك يا اجهل الجاهلين

کیا جائے گا اور تو نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے نفس پر ظلم کیا

ايها الجهول تحارب ربك ولا تخشاه۔ وتختار الفسق ولا

اے جاہل تو اپنے رب سے لڑائی کرتا ہے اور نہیں ڈرتا اور بدکاری کو اختیار کرتا ہے

تتحاماه۔ كلما تواضعت استكبرت۔ وكلما اكرمتُ حقرت۔

اور نہیں پرہیز کرتا۔ جس قدر میں نے تواضع کی تو نے تکبر کیا اور جس قدر میں نے تیری بزرگی کی تو نے تحقیر کی

وما کان هذا الا لضیق ذرعك۔ وقساوة ذرعك۔ ثم کان قدر الله

اور یہ سب تیری تنگدلی اور سخت دلی کے سبب سے ہوا۔ پھر خدا کی تقدیر یہ تھی کہ تو

فیك افتضاحك۔ فما اخترت طریقًا کان فیه صلاحك۔ وما اقصرت

رسوا ہو۔ پس تو نے کوئی طریق صلاحیت کا اختیار نہ کیا اور تو نے کوئی

عن السبّ والایذاء۔ وآذیتنی فبلغت الامر الی الانتهاء۔ والاٰن

دقیقہ گالی اور ایذا کا اٹھا نہیں رکھا اور تو نے مجھے دُکھ دیا پس امر کو انتہا تک پہنچا دیا اور اب میں تیرے

اکتب جواب اعتراضاتك۔ لیعلم الناس تعصّبك وجهلاتك۔

اعتراضات کا جواب لکھتا ہوں تا کہ لوگ تیری جاہلیت پر اطلاع پاویں

ولتستبین سبیل المجرمین۔

اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔

فمنها ما هذیت فی قصة آتھم۔ وترکت الحیاء واخترت

پس ایک وہ اعتراض ہے جو تو نے قصہ آتھم میں بکواس کی۔ اور حیا کو ترک کر کے جھوٹ باندھا

الافك الاعظم۔ وقد علمت ان آتھم قد مات۔ وتمّ فیه نباء

ہے اور تو جانتا ہے کہ آتھم مرگیا اور اس میں خدا کی خبر پوری

الله فلحق الاموات۔ وصدّق الله فیه قولی واخزی القناة۔ فلا تغضّ

ہوئی اور وہ مردوں میں جا ملا اور خدا نے اس میں میرے قول کو سچا کیا اور نکتہ چین کو رسوا کیا پس اندھوں کی

عینیك کالعمین۔ واما ما تکلمت فی موته بعد المیعاد۔ فهذا حمقك

طرح آنکھیں بند مت کر اور جو کچھ تو نے یہ گفتگو کی ہے کہ وہ میعاد کے بعد فوت ہوا ہے پس یہ تیری حماقت

یا اضاعة العناد۔ ایها المجهول کان موت آتھم مشروطًا بعدم الرجوع

ہے اے کان العناد اے نادان آتھم کی موت عدم رجوع کے ساتھ مشروط تھی

وقد ثبت انه خاف فی المیعاد وزجّی اوقاته بالخوف والخشوع۔ فلما انقضی

اور ثابت ہو گیا کہ وہ میعاد میں ڈرتا رہا اور اپنے وقتوں کو خوف میں گذارا پس جب کہ اسکی

میعاده عاد الی سیرة الانکار۔ اخذه نکال الله ومات فی سبعة اشهر

میعاد گذر گئی اور اسنے خصلت انکار کی طرف رجوع کیا پس خدا کے عذاب نے اسکو پکڑا اور آخری اشتہار سے

من آخر الاشتهار - ومكر النصارى مكرًا كبّارًا - واشتهر وخلاف

سات مہینہ میں مرگیا ۔ اور نصاریٰ نے بڑا مکر کیا ۔ اور خلاف اس امر کے مشہور

ما وارا - واما آتهم فما تألّى وما بارا - وقد كان ذكر مكرهم في البراهين -

کیا جو آتھم نے چھپایا مگر آتھم نے نہ قسم کھائی اور نہ میدان میں آیا - اور نصاریٰ کے مکر کا ذکر براہین میں موجود ہے -

وكان فيها ذكر فتنتهم المتطائرة - وبيان فريتهم المنسوجة قبل ظهور

اور اسمیں اس فتنہ اڑنے والے کا ذکر تھا ۔ اور اس باہم بافتہ جھوٹ کا قبل از واقعہ بیان تھا

ذالك الواقعة - فانظر الى دقائق علم الله الخبير - وحكم الله اللطيف

پس خدا تعالیٰ کے دقائق علم پر نظر ڈال ۔ اور اس قدیر اور لطیف کی حکمتوں

القدير - ولا تهذ كالمستعجلين - الا ترى الى شريطة كانت في نباء آتهم -

کو دیکھ ۔ اور جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر ۔ کیا تو اس شرط کیطرف نہیں دیکھتا جو آتھم کی پیشگوئی میں تھی

والله احق ان يوفى شرطه الذى قدم فاتق الله واجتنب بهتانا اعظم الا

اور خدا اس سے زیادہ یہ حق رکھتا ہے کہ اپنی شرط کو جو پہلے ذکر کر دی پورا کرے پس خدا سے ڈر اور بہتان سے پرہیز کر کیا تو

تنزه نفسك عن نقض الشرائط يا عدو الاخيار - فكيف لا تنزه

اپنے نفس کو شرائط کے توڑنے سے پاک نہیں سمجھتا ۔ پس کس طرح اس سبوح

السبوح القدوس عن تلك الاقذار - وتعلم ان آتهم ما تفوه بلفظة

قدوس کو ان پلیدیوں سے ملوث کرتا ہے ۔ اور تو جانتا ہے کہ ایام میعاد میں آتھم کوئی بات

في ايام الميعاد - وترك سيرته الاولى وما اظهر ذرة من العناد - بل

زبان پر نہیں لایا ۔ اور پہلی سیرت کو اسنے چھوڑ دیا ۔ اور ایک ذرہ عناد ظاہر نکیا ۔ بلکہ

اظهر رجوعه من الاقوال والافعال - والحركات والسكنات والاحوال -

اپنے رجوع کو اقوال اور افعال اور حرکات اور سکنات اور حالات سے ظاہر کیا -

وما اثبت ما ادّعى من صول الحيّة - وغيرها من البهتانات الواهية -

اور سانپ کے حملہ وغیرہ بہتانات کو وہ ثابت نہ کر سکا

وما تألّى - بل اعرض وولّى - وشهد قوم من الاشهاد - انه انقد ايام الميعاد -

اور قسم نہ کھائی بلکہ کنارہ کیا اور منہ پھیرا ۔ اور ایک قوم نے گواہوں میں سے گواہی دی کہ اسنے میعاد کے دنوں کو

بالخوف والارتعاد۔ ثم اذا انكر بعد الاشهر المعينة۔ فاخذه صول
خوف اور لرزہ میں گذارا پھر جب معین دنوں کے بعد منکر ہوگیا پس اُسکو مرض کے حملہ نے
المرضة۔ واوصله الموت الی التربة۔ فلو کان هذا الانکار فی المیعاد۔
پکڑا اور موت نے قبر تک اسکو پہنچایا پس اگر یہ انکار میعاد کے اندر ہوتا
لمات فیه بحکم رب العباد۔ وما کان الله ان یاخذه مع خوف
تو آتھم میعاد کے اندر ہی مرتا اور خدا تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ باوجود اسکے کہ آتھم کی جان پر
استولی علی مهجته ولا یبالی ما ذکر فی شریطته۔ انه لا یخلف ما وعد
خوف غالب رہتا پھر بھی اُسکو پکڑ لیتا اور اپنی شرط کی کچھ پروا نہ رکھتا وہ اپنے وعدہ کے برخلاف نہیں
ولا یطوی ما مهد۔ وانه لا یظلم الناس حتی یظلموا انفسهم وانه
کرتا اور جو بچھایا اسکو نہیں لپیٹتا وہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا جبتک وہ ظلم نہ کریں اور وہ
ارحم الراحمین۔
ارحم الراحمین ہے۔

وان کنت لا تنتهی من التکذیب کاللئام۔ وتظن ان الفتح
اور اگر تو تکذیب سے باز نہیں آتا اور خیال کرتا ہے کہ فتح
کان للنصاری لا للاسلام۔ فعلیك ان تقسم بالله
نصاری کے لئے ہوئی نہ اسلام کے لئے پس تیرے پر لازم ہے کہ تو جناب باری تعالیٰ کی قسم کھاوے
ذی العزة۔ وتشهد حالفا ان الحق مع النصاری فی هذه القضیة۔
اور قسم کھا کر کہے کہ اس مقدمہ میں حق نصاریٰ کے ساتھ ہے
وتدعو الله ان یضرب علیك ذلة وخزیا من السماء۔ ان کان الامر
اور خدا تعالےٰ سے دعا کرے کہ وہ آسمان سے تیرے پر ذلت کی مار نازل کرے۔ اگر حقیقت امر
خلاف ذالك الادعاء۔ فان لم یصبك بعد ذالك هوان وذلة
خلاف واقعہ ہو پس اگر بعد اسکے ایک برس تک تجھ کو ذلت اور رسوائی نہ ہوئی
الی عام۔ فاقر بانی کاذب واحسبك کامام۔ وان لم تقسم
پس میں اقرار کرلونگا کہ میں جھوٹا ہوں اور تجھ کو امام کی طرح جانونگا اور اگر تو قسم نہ کھائے

ولم تنتہ فلعنة اللّٰہ علیك یا عدوّ الاسلام۔ انك
اور نہ باز آئے پس تجھ پر لعنت اے دشمن اسلام تو اپنے

ترید عزت نفسك لا عزة خیر الانام۔ واما ما ذکرت انّ النصارٰی
نفس کی عزت چاہتا ہے نہ عزت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ مگر یہ جو تونے ذکر کیا کہ نصارٰی اور تیرے

ومثلك من الیھود۔ لعنونی فی امر آتھم وحسبونی کالمردود۔ فاعلم
جیسے یہودیوں نے آتھم کے مقدمہ میں میرے پر لعنت کی اور مردود سمجھا پس اے

ایھا الممسوخ انّ الحکم علی الخواتیم۔ وکذالك جرت عادة اللّٰہ
مسخ شدہ سمجھ کہ حکم خاتمہ پر ہوتا ہے اور اسی طرح قدیم سے عادة اللہ جاری ہے

من القدیم۔ انّ اولیاء اللّٰہ واصفیاءہ یؤذون فی ابتداء الحالات۔
بہ تحقیق اسکے اولیاء اور برگزیدہ اوائل میں ستائے جاتے ہیں

ویلعنون ویکفرون ویذکرون بانواع التحقیرات۔ ثم یقوم لھم
اور لعنت کئے جاتے ہیں اور کافر ٹھہرائے جاتے ہیں اور طرح طرح کی تحقیر کی جاتی ہے پھر ان کا رب

ربّھم فی آخر الامر۔ ویبرّءھم مما قالوا وینجّیھم من السن الزمر۔ و
انکے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور انکو مخالفین کے قول سے بری کر دیتا ہے اور

کذالك یفعل بالمحبوبین۔ اما قرءت انّ العاقبة للمتقین۔ فالفرح بمبدء
اسی طرح وہ محبوبوں سے کرتا ہے کیا تو نے نہیں پڑھا کہ انجام کار متقیوں کے لئے ہے۔ پس ابتداء حالات کے

الامر من سیر الفاسقین۔ واللعنة التی ترسل الی اھل الفلاح والسعادة
خوشی کرنا بدکاروں کی سیرت میں سے ہے۔ اور وہ لعنت جو اہل فلاح اور سعادت کی طرف بھیجی جاتی ہے

تردّ الی اللاعنین فتظھر فیھم آثار اللعنة۔ فالاستبشار بمثل ذالك اللعن
وہ لعنت کرنے والوں کی طرف واپس بھیجی جاتی ہے پس انمیں لعنت کی نشانیاں ظاہر ہو جاتی ہیں پس ایسی لعنتوں کے

ندامة فی الاٰخرة۔ وجعله امارة الفتح من امارات الحمق والسفاھة۔
ساتھ خوش ہونا انجام کار ندامت ہے اور اسکو فتح کی نشانیوں میں سے قرار دینا حمق اور سفاہت کی نشانیوں میں سے ہے

بل الفتح فتح یبدیه اللّٰہ لعبادہ فی مآل الامر والعاقبة۔ وکذالك
بلکہ فتح وہ فتح ہے جسکو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے انجام اور خاتمہ امور پر ظاہر فرماتا ہے۔ اور اسی طرح

الخزي خزي الخاتمة۔ ولا اعتبار لمبادی الامور۔ بل الحکم کلہ علی

رسوائی وہ ہے جو انجام کار رسوائی ہو اور مبادی امور کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ تمام حکم کشتی کے انجام

آخر المصارعة۔ وعلیہ مدار العزة والذلة۔ والفتح والھزیمة۔ وکل

پر ہے اور اسپر مدار عزت۔ اور ذلت اور فتح اور شکست کا ہے اور ہر ایک

لعن لم یبن علی الواقعة الصحیحة۔ فھو بلاء علی اللاعن وعذاب علیہ

لعنت جسکی واقعہ صحیحہ پر بنا نہیں وہ لعنت کرنے والے پر بلا اور دنیا اور آخرت میں

فی الدنیا والاخرة۔ والعاقلون یتدبرون الخاتمة والمآل۔ والسفیہ

اسپر عذاب ہے اور عقلمند لوگ خاتمہ اور انجام کو سوچتے ہیں اور نادان ابتدائے

یفرح بمبادی الامر ویخدع الجھال۔ فانظر الان وتطلب این

حالات سے خوش ہوتا ہے اور نادانوں کو دھوکہ دیتا ہے پس دیکھ اور ڈھونڈ کہ اس وقت

آتھم عمک الکبیر۔ فلو لم یمت فاین ذھب ایھا الشریر۔ وتعلم ان

آتھم تیرا چچا کہاں ہے اور اگر نہیں مرا تو اے شریر کہاں گیا اور تو جانتا ہے

اللہ ذکر شرطا فی الھامہ فرعاہ۔ فاخر موت آتھم لخوف

کہ خداتعالےٰ نے ایک شرط اپنے الہام میں ذکر فرمائی پس اسکی رعایت کی۔ پس اسلئے کہ آتھم ڈرا اسکی موت

عراہ۔ واکمل شرط نبأہ ووفاہ۔ ثم اذا تمرد اراداہ۔ فتم ما قال ربنا و

میں تاخیر ڈالدی اور اپنی شرط کو پورا کیا پھر جب آتھم سرکش ہوگیا تو اسکو ہلاک کیا پس ہمارے رب کا قول

فاح ریاہ۔ واذل اللہ من کذب واخزاہ۔ وحصحص الحق وبورک

پورا ہوگیا اور اسکی خوشبو پھیل گئی اور خدا نے مکذب کو ذلیل کیا اور رسوا کیا اور حق ظاہر ہوگیا اور اس کا گھر

مغناہ۔ فھذہ شقوتک ان کنت ما تراہ۔

مبارک کیا گیا۔ پس یہ تیری بدقسمتی ہے اگر تو اسکو نہیں دیکھتا۔

یا فرد غزنی این آتھم سل عشیرتہ	ھل مات او تلفیہ حیا بین احباب
اے غزنی کے بندر آتھم کہاں اسکے قبیلہ سے پوچھ	کیا وہ مرگیا یا تو اسکو اسکے دوستوں میں زندہ پاتا ہے
ھل تم ما قلنا من الرحمن فی الخصم	ھل حان او فی حینہ شک لمرتاب
کیا اس دشمن میں ہمارے خدا کی بات پوری ہوگئی	کیا وہ مرگیا یا اسکے مرنے میں شک کرنے والے کو شک ہے

ان کنت تبصر ایها المحجوب من بخل — فانظر الی الشرط الذی الغیت لعتابی

اے محجوب بوجہ بخل اگر تجھے کچھہ نظر آتا ہے — پس پیشگوئی کی اس شرط کو دیکھہ جسکو تونے نظر انداز کر دیا ہو

قد مات آتھم ایها اللعان من فسق — اخساء فان اللہ صدقنی و احبابی

اے لعنت کرنے والے آتھم مر گیا — دفع ہو کہ خدا نے ہماری باتیں پوری کیں

انظر الی نباء تجلّی الآن کذکاء — اردی المهیمن عجل اهل الوید بعذاب

اس پیشگوئی کیطرف دیکھہ جو اب آفتاب کیطرح پوری ہوگئی — خدا نے ہنود کے گوسالہ کو عذاب کے ساتھ ہلاک کیا

للصدق فیه لاح باب النهی ارج — یشفی الصدور و یروی قلب طلاب

اس پیشگوئی میں صدق کی ایک خوشبو ہے — سینوں کو شفا بخشتی ہے اور دل کو سیراب کرتی ہو

عین جرت لریاض دین اللہ تونسها — عین الرجال ولکن کنت ککلاب

یہ چشمہ دین کے باغ کے لئے رواں ہوا ہے اسکو — مردوں کی آنکھہ دیکھتی ہے مگر تو کتوں کی طرح تھا

ثم ان کنت تجعل لعنۃ الخلق دلیلا علی سخط رب العالمین - ففکر فی

پھر اگر تو خلقت کی لعنت کو خدا کے غضب کی دلیل ٹھہراتا ہے — پس عبداللہ کے

عبداللہ الذی تحسبه من الصالحین - کیف انصب علیه مطر الذلۃ -

حال میں سوچ جسکو تو صلحاء میں سے گمان کرتا ہے — کس طرح اسپر ذلت اور لعنت کی بارش پڑی

والهوان واللعنۃ - وکیف صار ذلیلا محقرا من ایدی العلماء و عامۃ

اور کیونکر علماء کے ہاتھ سے ذلیل اور حقیر ہوا

البریۃ - وکیف اخرجوه من بلاده کالکفرۃ الفجرۃ - حتی اشتدت علیه

اور کیونکر اسکو اس ملک میں سے کافروں کی طرح نکال دیا یہاں تک کہ خوف اسپر

الاهوال - وصفرت الراحۃ ونهب المال - واعول العیال - وعذب

غالب ہوا — اور ہاتھ خالی ہو گیا — اور مال لوٹا گیا — اور عیال فریاد کرنے لگا - اور ایسے عذاب

بالعذاب الموقع - ودقّ بالفقر الموقع - وطالما اخذنی الوجی - واغتذی

سے معذب کیا گیا جو اسکو برا معلوم ہوتا تھا اور اس محتاجی کے ساتھ پیسا گیا جو زخمی و مجروح کرنیوالی تھی اور ایک مدت

الشجی - واستبطن الجوی - وکذالک انفد عمره فی الکرب - وانتیاب

تک پیر گھساتے پھرتا اسکے لئے بمنزلہ جوتی کے تھا اور غم کھانا اسکی غذا تھی اور بھوک کو پوشیدہ رکھتا تھا اور اسیطرح اسنے بیقراریوں میں

النوب - ثم هاجر الی الهند مخذولاً ملوماً - وعاش مطعوناً مکلوماً -

پے درپے مصیبتوں میں وقت گذاری کی - پھر ملک ہند کیطرف اسی حالت میں ہجرت کی کہ نشانہ ملامتوں کا تھا - اور مطعون اور مجروح

مازال به قطوب الخطوب - وحروب الکروب - ولعن اللاعنین وطعن

ہونیکی حالت میں زندگی گذاری ہمیشہ حوادث سے ترش رو ہونا اسکے نصیب تھا اور بے قراریاں اس کو طرح طرح تھیں اور لعنت کرنیوالوں کی

الطاعنین - حتّٰی تواترت المحن - وتکاثرت الفتن - واقوی المجمع -

لعنت اور طعن کرنیوالوں کا طعنہ یہاں تک کہ محنتیں متواتر ہوئیں اور فتنے بہت ہوئے اور مجمع خالی گیا

وتبا المرتع - وکان یداس تحت هذه الشدائد حتّٰی فاجاءه الموت - و

اور چراگاہ دور جا پڑی اور ان مصیبتوں کے نیچے کچلا جا رہا تھا کہ یک دفعہ اسکو موت آگئی - اور

اخذه کالصائد الفوت وادخله فی الزمر الفانیین - فما ظنک اکان هو من الصلحاء او من الفاسقین -

شکاری کی طرح الکو وفات نے پکڑ لیا اور فانیوں میں اسکو داخل کر دیا - پس تیرا کیا گمان ہو گیا وہ نیک تھا یا بد کا -

فثبت ان لعن الفاسقین واهل العدوان - لا یدل علی سخط

پس ثابت ہوا کہ بدکاروں اور ظالموں کی لعنت خدا تعالےٰ کے غضب پر

الرحمان - وایذاء المفسدین واهل الشرور - لا ینقص مراتب اهل العمل

دلالت نہیں کرتی - اور مفسدوں کا دکھ دینا صاحب اعمال صالحہ کے مراتب کو کم نہیں کرتا -

المبرور بل یکون لعنهم وسیلة رحم حضرة الکبریاء - ووصلة الاجتباء -

بلکہ انکی لعنت خدا تعالیٰ کے رحم کا وسیلہ ہو جاتی ہے اور برگزیدگی کا سبب

والاصطفاء - وکذالک بشرنی ربّی فی تلک الفتنة - وان شئت

بن جاتی ہے اور اسیطرح آتھم کے فتنہ میں مجھے میرے خدا نے بشارت دی اور اگر چاہے تو کتاب

فارجع الی البراهین الاحمدیة - وانظر کیف اخبر ربّی فیها عن هذه

براہین احمدیہ کی طرف رجوع کر - اور دیکھ کس طرح خدا نے اس میں اس قصہ کی خبر دی

القصة - وانباء من نباء آتھم وفتن النصاری ویهود هذه الملة - واخبر

اور اس پیشگوئی سے خبر دی جو آتھم کے بارے میں تھی اور نصاریٰ کے فتنوں اور اس ملت کے یہود کے فتنہ کی

ان النصاری یمکرون بک فی الازمنة الآتیة - ویهیجون فتنة عظیمة

خبر دی اور یہ خبر دی کہ نصاریٰ آیندہ زمانہ میں تجھ سے ایک مکر کرینگے - اور ایک فتنہ عظیمہ برپا کرینگے

ویکونون معھم علماء ھٰذہ الامۃ - فھٰذہ شھادۃ من اللہ قبل ھٰذہ

اور انکے ساتھ مولوی ہو جائیں گے پس اس واقعہ سے پہلے یہ ایک خدا کی گواہی ہے

الواقعۃ - فھل انتم تؤمنون بشہادات حضرۃ العزۃ - وان کنت لاتترک

پس کیا تم خدا کی گواہیوں پر ایمان لاتے ہو؟ اور اگر تو اب بھی لعنت کا

الاٰن ذکرا للعنۃ - ففکر فی ھٰذا النباء وانظر من لعنہ اللہ فیہ ومن

ذکر نہیں چھوڑتا تو اس خبر میں فکر کر اور دیکھ کہ اس میں کس کو خدا نے ملعون ٹھہرایا اور

جعلہ مورد الرحمۃ - وانظر انّہ کیف اخبر انّ النصاریٰ یمکرون

کس کو مورد رحمت ٹھہرایا اور دیکھ کہ اس نے کس طرح خبر دی کہ نصاریٰ مکر کریں گے اور جھوٹ

ویأتون بالفریۃ - ثم یفتح اللہ ویجعل الکرۃ لاھل الحق باراءۃ الاٰیۃ

باندھیں گے پھر خدا فتح دے گا اور اہل حق کی نوبت لائے گا اور نشان

الواضحۃ وینصر عبدہٗ ویحق الحق ویبطل الباطل بالصولۃ العظیمۃ

واضح دکھلائے گا اور اپنے بندہ کی مدد کریگا اور باطل کو حملہ عظیمہ سے نابود کر دے گا

ویخزی قوما کافرین - فھٰذہ الانباء التی کُتبت فی البراھین من اللہ العلام - کانت

اور قوم کفار کو رسوا کرے گا - پس یہ خبریں جو براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے لکھی گئیں ان دنوں

مکنونۃ فیھا لھٰذہ الایام - لیتم اللہ حجتہ علی الخواص والعوام - ولتستبین

کے لئے چھپی ہوئی تھیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی حجت کو خواص اور عوام پر پوری کرے

سبیل المجرمین - ایھا المسادعون الی الحرب والخصام - والسّاعون

اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے اے وہ لوگو جو جنگ وجدال کی طرف دوڑتے ہو اور نور سے اندھیرے

من النور الی الظلام - مالکم لا تتفکرون فی الکلام - ولا تتقون قہر اللہ

کی طرف دوڑنے والے ہو - تمہیں کیا ہو گیا کہ تم کلام میں فکر نہیں کرتے اور خدا کے قہر سے

ذی الجلال والاکرام - اتُترکون فی دنیاکم ولا ترون وجہ الحمام

نہیں ڈرتے؟ کیا تم اپنی دنیا میں چھوڑے جاؤ گے اور موت کا منہ نہیں

ءاٰثرتم عیشۃ الحیٰوۃ الدنیا - اونسیتم یوم الانام والعقبیٰ - توبوا توبوا -

دیکھو گے - کیا تم نے ارذل دنیا کی زندگی کو قبول کر لیا - یا پاداش کے دن اور عاقبت کو تم نے بھلا دیا - توبہ کرو

والی اللہ ارجعوا۔ فانہ لا یحب قوماً فاسقین۔
اور خدا کی طرف رجوع لاؤ کیونکہ وہ فاسقوں کو دوست نہیں رکھتا۔

وممّا ادّعیت یا من اضاع الدین۔ انک قلت انی اناضل فی
اور اے دین کے ضائع کرنے والے تیرے دعووں میں سے ایک یہ ہے کہ تو نے کہا ہے کہ میں عربی

العربیّۃ کالمرتجلین۔ واستملی کالادباء الماھرین۔ واکون من الغالبین
میں بدیہہ گو لوگوں کی طرح مقابلہ کروں گا اور ماہر ادیبوں کی طرح لکھونگا اور غالب رہوں گا

ویحک یا مسکین۔ لمَ تخزی اسم دنیاک وقد ضاع الدین۔ الست
وائے تجھ پر اے مسکین تو اپنے دنیا کے نام کو کیوں رسوا کرنے لگا اور دین تو ضائع ہو چکا کیا تو

الذی اعرفک من قدیم الزمان غبیّ الفطرۃ سفیہ الجنان۔ کثیر
وہی نہیں جسکو میں قدیم زمانہ سے جانتا ہوں۔ فطرت کا غبی دل کا سفیہ بہت

الھذیان۔ قلیل العرفان۔ الموسوم بمعرّۃ لکن اللسان۔ اتصارع
بک بک کرنے والا کم معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا کیا تو اس قوت

بھذہ القوۃ الفاتک البازل وتحارب الکمیّ الجاذل۔ کلا بل ترید
سے دلیر شدید القوت کے ساتھ کشتی کرے گا۔ اور سوار کاٹنے والے کیساتھ جنگ کریگا۔ ہرگز نہیں بلکہ

ان تری الناس وصمتک۔ وتشھد علی جھلک اُبنتک وان کنت
تو تو اپنا عیب لوگوں کو دکھلانا چاہتا ہے اور اپنی ژولیدہ زبانی کو اپنی جہالت پر گواہ بنانا چاہتا ہے۔ اور

عزمت علی مناضلتی۔ واردت ان تذوق حربی وحربتی۔ فاذعوک
اگر تو نے میرے جنگ کا قصد کرلیا ہو اور ارادہ کرلیا ہو کہ میری جنگ اور میرے حربہ کا مزہ چکھے پس میں تجھ

کما یدعی الصیّد للاصطیاد۔ او یدنی النار للاخماد۔ بید انی
اس طرح بلاتا ہوں جیسا کہ شکار پکڑنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ یا آگ بجھانے کیلئے نزدیک کی جاتی ہے مگر یہ بات

اشترطت من الابتداء۔ ان لا یعاضنی احد الّا بنیّۃ الاھتداء
ہے کہ میں پہلے سے یہ شرط رکھتا ہوں کہ کوئی شخص بجز نیت ہدایت پانے کے مجھ سے مقابلہ نہ کرے

فاسمع منی انی اناضلک علی ھذہ الشریطۃ۔ لیھلک
پس مجھ سے سن کہ میں اسی شرط کے ساتھ تجھ سے مقابلہ کروں گا تاکہ جو بتینہ

من هلك بالبينة - فان اتفق اَنْ اُغلب فى النضال - وتغلب فى

کے ساتھ ہلاک ہوا وہ ہلاک ہو جائے - پس اگر یہ اتفاق ہوگیا کہ میں مغلوب ہوگیا - اور بلاغت میں

محاسن المقال - فاتوب على يدك بالاخلاص التام - واحسبك

تو غالب آیا   پس میں تیرے ہاتھ پر اخلاص سے توبہ کروں گا   اور تجھے نیک بخت

من الاتقياء الكرام - وان اتفق انّ الله اظهر غلبتى فى الجدال

بزرگوں میں سے سمجھوں گا   اور اگر یہ اتفاق ہوا کہ میں غالب آگیا

فما اريد منك شيئا الا ان تتوب فى الحال - وتبايعنى بالتذلل و

پس میں تجھ سے بجز توبہ کے اور کچھ نہیں چاہتا   اور نیز کہ اسی وقت بکمال تذلل تو

الانفعال - وتُصدّق دعواتى بصدق البال - وتدخل فى سلك

مجھ سے بیعت بھی کرے   اور صدق دل سے میرے دعوے کی تصدیق کرے - اور جلدی سے میری

جماعتى بالاستعجال - وتؤثرنى على النفس والعرض والمال - فان

جماعت میں داخل ہو جائے   اور اپنی جان اور آبرو اور مال پر مجھے اختیار کرے   پس اگر تو

كنت رضيت بهٰذه الشريطة - فتعال تعال بصحة النية - واشهد

اس شرط پر راضی ہوگیا   پس صحت نیت کے ساتھ آجا آجا   اور ایک مجمع

مجمع الحق - ليتبيّن الرشد من الغيّ - وتعلم انّى ما اُريد فى

میں حاضر ہو   تاکہ رشد اور گمراہی میں فرق ہو جائے   اور تو جانتا ہو کہ میں اس دعوت میں یہ نہیں

هٰذه الدعوة - اَنْ تحسبنى الناس اديبًا فى العربيّة - ولا

چاہتا   کہ مجھے لوگ عربی میں ادیب سمجھیں   اور میں

ابالى ان يرمونى بجهالة - او يقولوا اُمّى لا يطلع على صيغةٍ - اِنْ

اس بات کی پرواہ نہیں رکھتا کہ لوگ مجھے جاہل کہیں - یا یہ کہیں کہ ایک ناخواندہ ہے اسکو ایک صیغہ بھی

اريد الا اقامة الاٰية - واثبات الدعوى بهٰذه البيّنة ليتم

معلوم نہیں - میں تو صرف نشان کو قائم کرنا چاہتا ہوں   اور اس دلیل کے ساتھ دعوے کو ثابت کرنا میرا مقصد ہے

حجة الله على الناس - ولينجو الخلق من الوسواس - وليمتنعوا

تا لوگوں پر خدا کی حجت پوری ہو جائے   اور تا شیطان سے لوگ نجات پا دیں   اور تا گمراہی سے

من الغوایت۔ وتنکشف علیھم ابواب الھدایۃ۔ ویأتونی

باز آجائیں اور ان پر ہدایت کی راہیں کھل جائیں اور توبہ اور

توابین مصدّقین۔

تصدیق کی حالت میں میرے پاس آئیں۔

فان کنت تعاھدنی علیٰ ھذا۔ ولست کالذی نقض

پس اگر تو اس بات پر میرے ساتھ معاہدہ کرتا ہے اور تو ایسا آدمی نہیں کہ عہد کو توڑے

العھد وآذا۔ فقم بھذا الشرط للنضال۔ وآتنی حالفاً بوجہ اللہ

اور دکھ دیوے پس اس شرط کے ساتھ لڑائی کے لئے کھڑا ہو اور خدا کی قسم کھا کر میرے پاس

ذی الجلال۔ واشھد علیہ عشرۃ عدل من الرجال۔ ثم اشتھرہٗ

آجا اور اس پر دس عادل گواہوں کی گواہی کرے پھر وہ مضمون

بعد طبعہ بصدق البال۔ فترانی بعدہ حاضراً عندک

چھپوا کر مشتہر کر دے پس بعد اسکے تو مجھے بلا توقف اپنے پاس حاضر پائے گا

فی الحال۔ کبازی منقضی علیٰ طیور الجبال۔ فتمزّق علیٰ

ایسا جیسے باز جو پہاڑ کے پرندہ پر پڑتا ہے پس اسوقت تو بحکم

حمزّق باذن ربّ العالمین۔

جناب الٰہی ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا۔

ھذا عھد بینی وبینک۔ لیظھر منہ مینی او مینک

یہ وہ عہد ہے جو مجھ میں اور تجھ میں ہے تاکہ میرا یا تیرا جھوٹ ظاہر ہو جائے

ولیھلک من کان من الکاذبین۔ وانّ الکذب یخزی اھلہ۔ و

اور تاکہ جھوٹا ہلاک ہو جائے اور جھوٹ اسکے اہل کو رسوا کرتا ہے اور

یحرق رحلہ۔ ولکنکم لا تبالون اللہ ویوم الاخزاء۔ وتقولون ما

اسکے اسباب کو جلا دیتا ہے لیکن تم لوگ خدا اور اسکے رسوا کرنیکے دن کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور جیا کو

تشاؤن بترک الحیاء۔ الا انّ لعنۃ اللہ علی المزوّرین۔ الذین

ترک کر کے جو چاہتے ہو کہتے ہو خبردار ہو کہ جھوٹ کو آراستہ کرنے والوں پر خدا کی لعنت ہے وہ لوگ جو

یخفون الحق ویزینون الباطل ویریدون ان یطفؤا نور اللہ مفسدین
حق کو چھپاتے ہیں اور باطل کو زینت دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو مفسدانہ باتوں سے بجھا دیں

وقالوا اھجروا ھؤلاء ولا تلاقوھم مسلمین۔ ولا تصلوا علی امواتھم
اور کہا کہ ان لوگوں کو چھوڑ دو اور السلام علیکم کے ساتھ انکو مت ملو اور انکے مردوں پر نماز مت پڑھو

ولا تتبعوا اجنازاتھم۔ واقتلوھم ان قدرتم علی قتلھم فی حین۔
اور انکے جنازوں کے ساتھ مت جاؤ اور اگر قدرت پاؤ تو ان کو قتل کر ڈالو

واسرقوا اموالھم۔ وانھبوا رحالھم۔ وکفروھم وسبوھم واشتموھم
اور انکے مال انکو چراؤ اور انکے اسباب لوٹ لو اور انکو گالیاں دو اور تحقیر کرتے ہوئے

ولا تذکروھم الا محقرین۔ تبًا لھم کیف نحتوا مسائل من عند
ان کا ذکر کرو انکے لئے ہلاکت ہو کیونکر اپنے پاس سے مسئلے گھڑ لئے

انفسھم وما خافوا احکم الحاکمین۔ اولئک علیھم لعنۃ اللہ
اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان پر خدا کی لعنت ہے

والملئکۃ واخیار الناس اجمعین۔ واولئک ھم شر البریۃ
اور فرشتوں کی لعنت اور تمام نیک مردوں کی لعنت اور یہ لوگ آسمان کے نیچے بدتریں

تحت السماء ولو سموا انفسھم عالمین۔
خلائق ہیں اگرچہ اپنے تئیں مولوی کر کے پکاریں۔

ثم اعلم انی کتبت مکتوبی ھذا فی اللسان العربیۃ۔
پھر تجھے معلوم ہو کہ میں نے یہ مکتوب اسلئے لکھا ہے کہ

لاختبرک قبل ان اجیئک للمناضلۃ فانی اظنک غبیا ومن
تا کہ میں قبل اسکے کہ تیرے پاس آؤں تجھ کو آزما لوں کیونکہ میں تجھے جاہلوں میں سے خیال کرتا ہوں

الجاھلین۔ وما ارید ان یکون ذھابی الیک صلفۃ۔ واکون
اور میں نہیں چاہتا کہ میرا تیرے پاس آنا بے سود ہو اور میں نہیں چاہتا کہ میں

کالذی یقصد عذرۃ۔ او یاخذ فی یدہ روثۃ۔ وما ارید ان اعطی
ایسے شخص کی طرح ہو جاؤں جو پلیدی کا قصد کرتا ہو یا اپنے ہاتھ میں گوبر لیتا ہو۔ اور میں نہیں چاہتا کہ ایک جاہل

جاهلا بحاعزة المقابلة - وادفع له ذكره فی العامة - فان كنت
کو مقابلہ کی عزت دوں اور عام لوگوں میں اُس کا ذکر بلند کروں پس اگر تو اس
من ادباء هذا اللسان - فلا یشق علیك ان تریني فی العربیة
زبان کے ادیبوں میں سے ہے پس یہ بات تجھ پر گراں نہیں ہوگی کہ تو عربی میں بعض
بعض درر البیان - بل ان كنت بادعا من غیر التصلف والمین
گوہر بیان دکھلائے بلکہ اگر تو بغیر لاف وگزاف کے درحقیقت فصیح و بلیغ ہے
فستكتب جواب ذالك المكتوب فی ساعة او ساعتین -
پس عنقریب تو اس خط کا جواب ایک گھڑی یا دو گھڑی میں لکھ دے گا
ولا ترد مسئلتی كالجاهل المختال - بل تملی بقدر ما املیت وترسل
اور میرے سوال کو جاہل جیلہ گر کی طرح رد نہیں کرے گا بلکہ جسقدر میں نے لکھا ہو اسی قدر تو لکھے گا اور
فی الحال - وعلیك ان تراعی مماثلتی فی النظم والنثر والمقدار - وتاتی
فی الفور روانہ کردیگا - اور تیرے پر لازم ہوگا کہ نظم اور نثر اور مقدار میں مماثلت کی رعایت رکھے اور بری
بما انیت به من درر كدرر البحار - واذا فعلت كله فارسل الی مكتوبك
طرح اپنے کلام کو جواہرات بلاغت سے پر کرے اور جب تو نے یہ سب کچھ کرلیا پس اپنا مکتوب عربی
العربی بالسرعة - ثم انزل ساحتك كالصاعقة المحرقة - ویفتح
بلدی میری طرف بھیجدے - پھر میں تیرے صحن خانہ میں جلانے والی بجلی کیطرح نازل ہو جاؤنگا - اور
الله بیننا بالحق وهو خیر الفاتحین - وان كنت ما ارسلت جوابك
خدا تعالے ہم میں سچا فیصلہ کرے گا اور وہ بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے - اور اگر تو نے سات دن تک جواب
الی سبعة ایام - او ارسلت فی الهندیة كعوام - او عربیة غیر
نہ بھیجا یا ہندی زبان میں عوام کی طرح بھیجا یا عربی غیر فصیح میں جو اس
فصیحة كجهام - او ارسلت قلیلا من كلام - فیثبت انك من
بادل کیطرح ہے جس میں پانی نہیں یا تو نے کچھ تھوڑا سا کلام بھیجا پس ثابت ہو جائے گا کہ تو جہلاء
السفهاء الجاهلین - لا من الادباء المتكلمین - ومن الجماوات - لا
میں سے ہے نہ ادیبوں میں سے اور جماداتوں میں سے ہے نہ

من رجال یوثر نطقهم علی ثماد العجمات ۔ فاترکک کما یترک سقط

ان مردوں میں سے ہے کہ اُن کا نطق کھجوروں سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے پس میں تجھے چھوڑ دُونگا جیساکہ ردی

من المتاع ۔ واعرض عنك كاعراض الناس عن السباع ۔ واشیع

متاع چھوڑ دی جاتی ہے اور تجھ سے کنارہ کرونگا جیساکہ درندوں سے کنارہ کیا جاتا ہے اور عقلمندوں

فی ھٰذا الباب شیئا لاولی الالباب والمستبصرین ۔

کے لئے اس بارے میں کچھ چھپوادوں گا۔

واما تدعونی متفردًا فی المباهلة ۔ فهٰذا دجلك وكيدك

اور تو جو مباہلہ کے لئے اکیلا مجھے بلاتا ہے   سو یہ اے دیو بادیہ

یاغول البادیة ۔ الا تعلم ایها الدجال ۔ والغوی البطال ۔ ان الشرط

تیرا مکر ہے   کیا تو اے دجال   اور گمراہ بطال نہیں جانتا کہ میری طرف

منی فی المباهلة مجیٔ عشرة رجال للملاعنة والابتهال ۔ فی حضرة

سے مباہلہ کے لئے دس آدمی کی شرط ہے ۔ جو ملاعنہ اور ابتہال کے لئے آئیں

معین الصادقین ۔ فما قبلت شریطتی ۔ وکان فیه نفعك لا منفعتی

پس تو نے میری شرط کو قبول نہیں کیا اور اس میں تیرا نفع تھا نہ میرا

ثم اردت ان اُتمّ الحجة علیك وعلی رهطك المتعصبین ۔ فرضیتُ

پھر میں نے ارادہ کیا کہ تجھ پر اور تیرے گروہ پر حجت پوری کروں   پس میں تین

بثلثة من رجال عالمین ۔ وخففتُ علیك وقنعت یاعدو الاخیار

آدمیوں کے ساتھ راضی ہو گیا   اور تیرے پر میں نے تخفیف کر دی اور میں نے کہا کہ اے نیکوں کے

بان تباهلنی مع عبد الواحد وعبد الجبار ۔ وانهما اکابر جماعتك

دشمن عبد الواحد اور عبد الجبار کو لیکر میرے ساتھ مباہلہ کر   اور وہ دونوں تیری جماعت کے بزرگ

وحرثاء زراعتك ۔ وابناء شیخ امین ۔ ففررت فرار الظلام من النور ۔

اور تیری کھیتی کے زمیندار اور ابن شیخ کے بیٹے ہیں پس تو ایسا بھاگا جیسا کہ اندھیرا روشنی سے

وولیت دبر الکذب والزور ۔ ودخلت الجحر کالمختفین ۔ وما ورد

بھاگتا ہے   اور جھوٹ کی پیٹھ کو تو نے پھیر لیا اور ڈرنیوالوں کی طرح سوراخ میں جا چھپا ۔ اور تیرے

علی صاحبیک - انہما فرّا وقفاء اعینیک - وما جاء انی کالمباہلین -

دونوں صاحبوں کو کیا پیش آیا وہ دونوں بھاگ گئے اور تجھے اندھا کر گئے - اور مباہلہ کرنیوالوں کی طرح میرے مقابل پر نہ آئے

وای خوف منعہما من المباہلۃ - ان کانا یکفرانی علی وجہ البصیرۃ -

اور کس خوف نے انکو مباہلہ سے منع کیا اگر وہ علی وجہ البصیرۃ مجھ کو کافر جانتے تھے

فاین ذہبا ان کانا من الصادقین - ومن اقوالک فی اشتہارک انک

بس کہاں چلے گئے اگر وہ سچے تھے اور منجملہ تیرے اقوال کے جو تیرے اشتہار میں ہیں

خاطبتنی وقلت بکمال اصرارک - انک تحترق فی النار وتغرق فی

جو تو نے مجھے مخاطب کرکے بکمال اصرار کہا ہے کہ تو آگ میں جل جائیگا اور پانی میں غرق

الماء ولا یمسنی ضر لو دخلتہما واحفظ من البلاء - اما الجواب - فاعلم

ہو جائیگا اور مجھے اگر ان دونوں میں داخل ہوں کچھ دکھ نہیں پہنچے گا مگر ہمارا جواب

ایہا الکذاب - انک رأیت کل ذالک بعد المباہلۃ الاولی - واغرقت واحرقت یا

اے کذاب یہ ہے کہ تو پہلے مباہلہ کے بعد سب کچھ دیکھ چکا ہے اور تو غرق کیا گیا اور جلایا گیا اے

فضلۃ النوکی - فانبأنا این خرجت من الماء - بل مُتّ فی ماء الندم کالاشقیاء

احمقوں کے فضلے - پس ہمیں بتلا کہ کب تو پانی میں سے نکلا بلکہ تو تو ندامت کے پانی میں بدبختوں کی طرح ڈوب گیا

واین نجیت من النار - بل احترقت بنار الحسرۃ التی تطلع علی الاشرار - وما صارت النار علیک بردًا

اور کہاں تجھ کو آگ سے نجات حاصل ہوئی - بلکہ تو اس حسرت کی آگ سے جل گیا جو شریروں پر بھڑکتی ہے اور تیرے پر آگ ٹھنڈی نہ ہوئی

وسلاما - بل اکلتک نار اخزاء اللہ ولقیت الاٰلاما - وکذالک یخزی اللہ المفترین -

بلکہ خدا کی رسوا کرنیکی آگ تجھ کو کھا گئی اور کئی دردوں کو تو جا ملا اور اسی طرح خدا مفتریوں کو رسوا کرتا ہے -

ان الذین یتکبرون بغیر الحق ہم لفاسقون حقا ولو حسبوا انفسہم

وہ لوگ جو ناحق تکبر کرتے ہیں وہی درحقیقت فاسق ہیں اگرچہ اپنے تئیں

من الصالحین - والذین وجدوا فضل ربہم یعرفون بانوارہم ویمشون

صالح سمجھیں اور جو لوگ خدا تعالیٰ کا فضل پانے والے ہیں وہ اپنے نوروں سے پہچانے جاتے ہیں اور

علی الارض ہونا لانکسارہم - ولا یمشون مستکبرین - وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

تواضع کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور تکبر سے قدم نہیں رکھتے اور آخری دعا ہماری الحمد للہ رب العالمین ہے -

انی صدوق مصلح مترحم
میں صادق اور مصلح ہوں

سمّ معاداتی وسلمی اسلم
اور میری دشمنی زہراور میری صلح سلامتی ہے

انی انا البستان بستان الھدیٰ
میں باغ ہدایت ہوں

تأتی الیّ العین لا تتصرّم
میری طرف وہ چشمہ آتا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا

روحی لتقدیس العلیّ حمامۃ
میری روح خدا کی تقدیس کیلئے ایک کبوتر ہے

او عندلیب غارد مترنم
یا بُلبل ہے جو خوش آوازی سے بول رہی ہے

ما جئتکم فی غیر وقت عابثا
میں تمہارے پاس بے وقت نہیں آیا

قد جئتکم والوقت لیل مظلم
میں اس وقت آیا کہ ایک اندھیری رات تھی

صارت بلاد الدین من جدب غنا
دین کی ولایت بباعث قحط کے جو غالب آگیا

اقویٰ واقفر بعد روض تعلم
خالی ہوگئی بعد اسکے جو وہ ایک باغ کی طرح تھی

ھل بقی قوم خادمون لدیننا
کیا وہ قوم باقی ہے جو ہمارے دین کی خدمت کریں

ام ھل رائیتَ الدین کیف یحطّمُ
اور کیا تو نے نہیں دیکھا کہ دین کو کس طرح مسمار کیا جاتا ہے

فاللّٰہ ارسلنی لاحیی دینہ
سو خدا نے مجھ کو بھیجا تاکہ میں اسکے دین کو زندہ کروں

حقّ فھل من راشد یستسلمُ
یہ سچ ہے پس کیا کوئی ہے جو اطاعت کرے

جھد المخالف باطل فی امرنا
مخالف کی کوشش ہمارے امر میں باطل ہے

سیف من الرحمٰن لا یتثلّم
یہ خدا کی تلوار ہے جس میں رخنہ نہیں ہو سکتا

فی وجھنا نور المھیمن لائح
ہمارے منہ میں خدا تعالیٰ کا نور واضح ہے

ان کان فیکم ناظر متوسم
اگر کوئی تم میں دیکھنے والا ہو

الیوم ینقض کل خیط مکائد
آج ہر ایک مکر کا تاگا توڑ دیا جائے گا

لئن سحیل او شدید مُبرم
نرم اک تارہ ہو یا سخت دوتارہ ہو

من کان صوّالا فیقطع عرقہ
پس جو شخص حملہ آور ہو پس اسکی رگ کاٹ دیجائیگی

یُردیہ عالیۃ القنا او لھذم
اور نیزہ کا اوپر کا سرا یا نیچے کا سرا اسکو ہلاک کردیگا

اللّٰہ اثرنا وکفّل امرنا
خدا نے ہمیں چن لیا اور ہمارے کام کا متکفل ہوگیا

فالقلب عند الفتن لا یتجھم
پس دل فتنوں کے وقت متردد نہیں ہوتا

ملك فلا يخزى عزيز جنابه
وہ بادشاہ ہے اسکی جناب کا عزیز کبھی رسوا نہیں ہوتا

ان المقرب لا ابالك يكرم
اور مقرب ضرور عزت پالیتا ہے

كفر وما التكفير منك بدعة
تو مجھے کافر کہتا رہ اور کافر کہنا کوئی بدعت نہیں

رسم تقادم عهده المتقدم
یہ تو ایک پرانی رسم چلی آتی ہے

قد كفرت من قبل صحب نبينا
اس سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کافر ٹھہرائے گئے

قالوا لئام كفرة وهم هم
اور روافض نے کہا کہ یہ لئیم کافر ہیں حالانکہ شان یہی ہے جو ہے

انظر الى المتشيعين ولعنهم
شیعوں اور انکی لعنت کی طرف دیکھ

ما غادروا نفسا تعز وتكرم
جو کسی ذی عزت کو انھوں نے نہیں چھوڑا

جاءتك اياتي فانت تكذب
میرے نشان تیرے پاس آئے اور تو تکذیب کر رہا ہے

شاهدت راياتي فانت تكتم
اور میرے جھنڈوں کو تو نے مشاہدہ کیا اور پھر پوشیدہ رکھتا ہے

يا من دنى منى بسيف زجاجة
اے وہ شخص جو آبگینہ کی تلوار کے ساتھ میرے پاس آیا

فاحذر فانی فارس مستلئم
مجھ سے ڈر کہ میں سوار زرہ پوش ہوں

يبديك من شهد الوقائع انني
وقائع شناس آدمی مجھے جتلا دے گا

بطل وفي صف الوغى متقدم
میں دلیر ہوں اور جنگ کی صف میں سب سے پہلے

كم من قلوب قد شققت جذورها
بہت سے دلوں کی جڑیں میں نے پھاڑ دیں

كم من صدور قد كلمت واكلم
اور بہت سے سینوں کو میں نے زخمی کر دیا اور کرتا ہوں

واذا نطقت فان نطقي مفحم
اور جب میں بولوں تو میرا نطق منہ بند کرنیوالا ہے

سيف فيقطع من يكيد ويجذم
تلوار ہے پس مکر کرنیوالوں کو کاٹ دیتی ہے

حاربت كل مكذب وبآخر
ہر ایک مکذب سے میں لڑا اور سب سے آخر

للحرب دائرة عليك فتعلم
تیرے پر لڑائی کا چکر آئے گا اور پھر تو جان لیگا

يا لائمي ان المكارم كلها
اے میرے ملامت کرنیوالے تمام بزرگیاں صدق میں ہیں

في الصدق فاسلك سبل صدق تسلم
پس صدق کا طریق اختیار کر تا سلامت رہے

ان كنت ازمعت النضال فاننا
اگر تو نے مقابلہ کا قصد کیا ہے

ناتي كما ياتي لصيد ضيغم
پس ہم اس شیر کی طرح آئینگے جو شکار کیلئے آتا ہے

هلا ادیت العلم یا ابن تصلف
اے لاف کے بیٹے تونے اپنا علم کیوں نہ دکھلایا
ان کنت علاما بما لا اعلم
اگر تو وہ چیزیں جانتا تھا جو مجھے معلوم نہیں

قد ضاع عمرک فی السفاهة والعما
تیری عمر سفاہت میں اور نابینائی میں ضائع ہوگئی
طوبی لمن بعد السفاهة یحلم
مبارک وہ شخص جو سفاہت کے بعد عقلمند ہوجائے

قد جاء ان الظن اثم بعضه
قرآن شریف میں آیا ہے کہ بعض ظن گناہ ہیں
فارفق ولا یضلل جنانک ماثم
پس نرمی کر اور تیرے دل کو گناہ گمراہ نہ کرے

الکبر یجزی اهله العاتی ومن
تکبر۔ تکبر کرنے والے کو رسوا کرتا ہے
لله یصغر فالمهیمن یعظم
اور جو خدا کے لئے چھوٹا ہوتا ہے خدا اسکو بڑا کردیتا ہے

یا ایها الناس اذکروا اجالکم
اے لوگو اپنا وقت موت یاد رکھو
ان المنایا لا ترد وتهجم
اور موت جب آتی ہے تو روکی نہیں جاتی اور یکدفعہ آتی ہے

یا ایها الناس اعبدوا خلاقکم
اے لوگو اپنے پیدا کرنے والے کی پرستش کرو
توبوا وان الله رب ارحم
توبہ کرو اور خدا ارحم الراحمین ہے

انی اری الدنیا تمر بساعة
میں دنیا کو دیکھتا ہوں کہ جلد گذر جاتی ہے
غیم قلیل الماء لا یتلوم
یہ ایک ایسا بادل ہے جس میں پانی تھوڑا ہو اور زیادہ توقف نہیں کرتا

فلهذه لا تسخطوا معبودکم
پس اس دنیا کے لئے اپنے معبود کو ناراض مت کرو
توبوا وطوبی للذی یتندم
توبہ کرو اور مبارک وہ جو متندم ہوتا ہے

توبوا وان العذر لغو بعدما
توبہ کرو اور اسوقت توبہ کرنا بے فائدہ ہے
کشفت سرائرکم واخذ المجرم
جبکہ تمہارے بھید کھولے گئے اور مجرم پکڑا گیا

انا صرفنا فی النصیحة رحمة
ہمنے ازروئے رحمت وہ سب نصیحت دینے میں خرچ کردیا ہے
ما حمل حسن بیاننا وتکلم
جو کچھ کہ ہمارا حق بیان برداشت کرسکا

والله انی قد بعثت لخیرکم
بخدا میں تمہاری بھلائی کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں
والله انی ملهم ومکلم
اور بخدا میں ملہم اور مکلم ہوں

ان کنت تبغی حربنا فنحارب
اگر تو ہماری لڑائی کو چاہتا ہے پس ہم لڑائی کرینگے
بارز فانی حاضر متخیم
میدان میں آ کہ ہم حاضر ہیں اور خیمہ لگا رہے ہیں

القصیدۃ الثانیۃ

لک الحمد یا ترسی و حرزی و جوسقی
اے میری پناہ اور میرے قلعہ تیری تعریف ہو

بحمدک یروی کل من کان یستقی
تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے

بذکرک یجری کل قلب قد اعتقی
تیرے ذکر کے ساتھ ہر ایک دل ٹھیرا ہوا جاری ہو جاتا ہے

بحبک یحیی کل میت ممزق
اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہو جاتا ہے

و باسمک یحفظ کل نفس من الردا
اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے

و فضلک ینجی کل من کان یزبق
اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

و ما الخیر الا فیک یا خالق الوریٰ
اور تمام نیکی تیری طرف سے ہے اے جہان آفرین

و ما الکھف الا انت یا متکا التقی
اور تو ہی پرہیزگاروں کی پناہ ہے

و تعنو لک الافلاک خوفا و ھیبۃ
اور تیرے آگے خوفناک ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں

و تجری دموع الراسیات و تنبق
اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں

و لیس لقلبی یا حفیظی و ملجائی
اور میرے دل کے لئے اے میرے نگہبان اور پناہ

سواک مریح عند وقت المازق
کوئی دوسرا آرام پہنچانے والا نہیں جب تنگی وارد ہو

یمیل الوریٰ عند الکروب الی الوریٰ
دکھ کے وقت خلقت خلقت کی طرف توجہ کرتی ہے

و انت لنا کھف کبیت مسردق
اور تو ہمارے لئے ایسی پناہ ہے جیسے نہایت مضبوط گھر

و انک قد انزلت آیات صدقنا
اور تو نے ہمارے صدق کے نشان اتارے ہیں۔

فویل لغمر لا یراھا و ینھق
پس وہ نادان ہلاک شدہ ہے جو ان نشانوں کو نہیں دیکھتا اور کمینی شور کرتا ہے

الم تر عجلا مات فی الحی دامیا
کیا اس گوسالہ کو تو نے نہیں دیکھا جو اپنے قبیلہ میں خون آلودہ ہو کر مر گیا

اھذا من الرحمن او فعل بندقی
کیا یہ خدا کا فعل ہے یا میری بندوق کا کام ہے

اری اللہ آیتہ بقتل مبیر مفسد
خدا نے اپنا نشان ایک مفسد کو ہلاک کر کے دکھلا دیا

و نعرفھا عین رأت بالتعمق
اور اس نشان کو وہ آنکھ پہچان سکتی ہے جو غور سے دیکھے

و ما کان ھذا اول الآی للعدا
اور یہ دشمنوں کے لئے کوئی پہلا نشان نہیں

بل الآی قد کثرت فامعن و حقق
بلکہ نشان بہت ہیں پس سوچ اور تحقیق کر

وَلِلّٰہِ اٰیٰت لتائید دعوتی
اور میری تائید دعوٰی میں خدا کے لئے نشان ہیں

فانس بعین الناظر المتعمق
پس اس آنکھ سے دیکھ جو سوچنے والی اور غور کر کے دیکھا کرتی ہو

الا رب یوم قد بدت فیہ اٰیتنا
خبردار ہو بہت سے ایسے دن ہیں جنمیں ہماری نشانیاں ظاہر ہوئیں

ولا سیّما یوم علا فیہ منطقی
بالخصوص وہ دن جبدن میری تقریر غالب آئی

اذا قام عبد اللّٰہ عبد کریمنا
اور جسوقت مولوی عبدالکریم صاحب کھڑے ہوئے

وکان بحسن اللحن یتلو ویبعق
اور حسن آواز سے پڑھتے اور ترجیع کے ساتھ آواز کرتے تھے

فکل من الحضار عند بیانہ
پس تمام حاضرین اس کے بیان کے وقت

کمثل عطاشی اھرعوا او کعاشق
پیاسوں کی طرح یا عاشقوں کی طرح دوڑے

وقاموا بجذبات النشاط کانھم
اور نشاط کے جذبوں کے ساتھ کھڑے ہوگئے گویا کہ انہوں نے

تعاطوا اسلافا من رحیق مزھرق
وہ شراب لے لی جو اس شراب کی قسم میں سے تھی جو رقص آور ہو

ومالت خواطرھم الیہ لذاذۃً
اور انکے دل اسکی طرف لذت کے ساتھ ایسے میل کر گئے

کمثل جیاع عند خبز مرقق
جیسا کہ بھوکے نرم چپاتیوں کی طرف میل کرتے ہیں

فاخرج حیوات العدا من جحورھا
پس اسنے دشمنوں کے سانپوں کو ان کے سوراخوں سے باہر نکالا

وانزل عصما من جبال التغرق
اور پہاڑی بکروں کو بخل کے پہاڑوں سے نیچے اتارا

وکانوا بھمس یحمدون کانہ
اور نرم آواز سے تعریف کرتے تھے۔

حفیف طیور او صداء التمطق
گویا وہ پرندوں کی ہلکی آواز تھی جب جانور صف باندھ کر اڑتے ہیں یا زبان کے ساتھ بقیہ غذا کو چکھ

حداھم فلم یترک بھا قلب سامع
اپنی خوش آوازی سے چلایا اور کسی دل کو نہ چھوڑا

ولا اذنا الا حدا مثل ایبنھق
اور نہ کسی کان کو مگر اونٹ کی طرح اسکو چلایا

کان قلوب الناس عند کلامہ
گویا لوگوں کے دل اسکے کلام کے وقت

علیٰ قلبہ لُقت کنبت مُعلّق
اسکے دل پر لپٹے گئے جیسا کہ ایک بوٹی درخت پر لپٹی جاتی ہو

وکان کسمطی لؤلؤ و زبرجد
اور موتی اور زبرجد کی دو لڑیوں کی طرح وہ مضمون تھا

وکان المعانی فیہ کالدر تبرق
اور معانی اس میں موتیوں کی طرح چمکتے تھے

الیہ صبت رغبا قلوب اولی النھٰی
عقلمندوں کے دل اسکی طرف رغبت سے جھک گئے

اذا ما رأوا دُررا و سمط التزیق
جسوقت انہوں نے موتی دیکھے اور زینت کی لڑی دیکھی

ومن عجب قد اخذ کل نصیبه
اور تعجب تو یہ ہے کہ ہر ایک نے اپنا حصہ لے لیا

وفی السمط کانت درره لم تفرق
حالانکہ رشتہ کے موتی رشتہ میں موجود ہیں اور اس کو الگ نہ ہوئے

اذا رفعت استارها فکانها
اور جب ان کے پردے اٹھائے گئے

عذاری اربن الوجه من تحت یخنق
پس وہ باکرہ عورتیں تھیں جنہوں نے برقع میں سے منہ نکالا

فظل العذاری یتنهبن بجلوة
پس اُن باکرہ عورتوں نے یہ شروع کیا

بضائع قلوب المبصرین بمازق
کہ وہ عارفوں کے دلوں کے مال کو لوٹاتی ہوئی تھیں

فشبر من الایوان لم یبق خالیا
پس میدان میں سے ایک بالشت جگہ خالی نہ رہی

لما ملاء الایوان عشاق منطقی
کیونکہ اس ایوان کو میرے سخن کے عاشقوں نے بھر دیا

وکان الاناس لمیلهم نحو کلمتی
اور لوگ بباعث اس کے کہ ان کو میرے کلام کی طرف میل تھا

باقطاره القصوی کطیر مرنق
اس ایوان کے کناروں میں ایسے تھے جیسے ایک پرندہ ایک طرف پرواز کرکے جا بیٹھے

وقوفا بهم صحبی لخدمة دینهم
اور ان کے پاس میرے دوست کھڑے تھے

یرون عجائب ربهم من تعمق
جو خدا تعالیٰ کے عجائب کام دیکھ رہے تھے

وکم من عیون الخلق فاضت دموعها
اور بہتوں کے آنسو جاری ہو گئے

اذا ما رأوا ایات رب موفق
جبکہ انھوں نے خدا تعالیٰ کے نشان دیکھے

وکانوا اذا سمعوا کلاما کلؤلؤ
اور لوگوں کی حالت تھی کہ جس وقت وہ اس کلام گوہر مثال کو سنتے تھے

وکلما تنفرحهم کمسك مدقق
اور ان کلمات کو سنتے تھے جو مشک باریک کردہ کی طرح تھے

یقولون کررها وارو قلوبنا
کہتے تھے دوبارہ پڑھ اور ہمارے دلوں کو سیراب کر

وهز علینا من عذیقك وانتق
اور اپنی کھجوروں کو ہمارے پر ہلا اور جھاڑ

هنالك لاحت آیة الحق کالضحی
اس جگہ دن کی طرح نشان خدا کا ظاہر ہو گیا

فهل عند امر واضح من مبترق
پس کوئی ہے کہ ایک واضح امر کو آنکھ کھول کر دیکھے

وانی سقیت الماء ماء المعارف
اور میں معارف کا پانی پلایا گیا ہوں

واعطیت حکما عافها قلب احمق
اور وہ حکمتیں بھی مجھ کو عطا کی گئی ہیں جن سے احمق کراہت کرتا ہے

یمانیة بیضاء درر کانها
وہ یمنی حکمتیں موتیوں کی مانند ہیں گویا وہ

جواهر سیف قد فدا لها موبق
تلوار کے جوہر ہیں جو کشتہ حسن کا خون بہا ہیں

فکان بکلماتی یجر قلوبهم
پس وہ میرے کلموں کے ساتھ اُنکے دلوں کو کھینچتا تھا

الیہ ولم یسحر ولم یتملق
اور نہ کوئی سحر تھا اور نہ کوئی دلجوئی تھی

واضحی یسح الماء ماء فصاحتہ
اور اُس نے شروع کیا کہ ہر ایک مستعد

علیٰ کل قلب مستعد محقق
دل پر جو طیار ہو فصاحت کا پانی گراتا تھا

وکلٌ اراء وامن اساریر وجههم
اور ہر ایک نے اپنے چہرہ کے نقشوں سے

سرورا وذوقا منافیا فی التازق
وہ سرور ظاہر کیا جو تنگ دلی کے منافی تھا

ومن سمع قولا غیر ما اقرء فاشتکی
اور جس نے میرے قول کے سوا کوئی اور قول سُنا

کما تشتکی ابل عقیب التبرق
پس اُس نے گلہ کیا جیسا کہ اونٹ برق کی بوٹی کھا کر زحمت کی

وکانوا کمحو بعالم سکتہ
اور وہ لوگ عالم سکتہ میں محو کی طرح تھے

فیا عجبا من میلهم کالتعشق
پس کیا عجیب اُنکی میل تھی جو عشق کے مانند ساتھ تھی

وکم حکم کانت بلف کلامنا
اور بہت سی حکمتیں ہمارے کلام میں تھیں

وکم درر کانت تلوح وتبرق
اور بہت سے موتی ستارہ کیطرح چمک رہے تھے

جرائد اقوام تصدت لذکرها
قوموں کے اخباروں نے اُس کا ذکر کیا ہے

لما رغبوا فی وصف قولی کمنتقی
کیونکہ انھوں نے بات کے چُننے والوں کیطرح میرے قول کیطرف رغبت

تری زمر الادباء فی اخبارهم
تو انکو دیکھتا ہے کہ انھوں نے اپنے اخباروں میں

اشاعوا کلامی للاناس کمشفق
میرے کلام کو لوگوں میں مشفق کیطرح شائع کیا

وکانت مضامینی کغید بلطفها
اور میرے مضامین نازک اندام عورتوں کی طرح تھے

فاصبت بحسن ثم لحن کیلدق
پس حُسن کے ساتھ پھر اس آواز کیساتھ جو بطور قبا کے تھی دل اُنکی طرف

ولما راها اهل رای تمایلت
اور جب اُس مضمون کو اہل الرائے لوگوں نے دیکھا

علیہ عیون قلوبهم بالتومق
تو انکے دلوں کی آنکھیں دوستی کے ساتھ اس طرف جھک گئیں

ومر علی الاعداء بعض رشاشها
اور بعض رشحات اُسکے دشمنوں پر گرے

فنفیانها قد غسل اوساخ خنبق
پس اُسکے اُڑنے والے قطروں نے متکبر بخیل کے میلوں کو دھو دیا

الی هذہ الایام لم ینس ذکرها
ان دنوں تک اُن ذکر فراموش نہیں ہوا

وکل لطیف لا محالۃ یرمق
اور ہر ایک لطیف ناچار ہمیشہ دیکھا جاتا ہے اور نظریں اسکی طرف

جزی اللہ عنی مخلصی حین قرءھا
میرے مخلص کو خدا جزائے خیر دے جبکہ اس نے وہ مضمون پڑھا

فصارت مضامین العدا کالممزق
پس دشمنوں کے مضمون پارہ پارہ ہو گئے

وکان الاناس غداۃ یوم قیامہ
اور جسدن وہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو لوگ

حراصًا الیہ کمثل طفل لیلعق
اسکی طرف ایسے حریص تھے جیسا کہ ایک بچہ عمدہ کھجور کیلئے

واخبرنی من قبل ربّی بوحیہ
اور خدا نے پہلے سے بذریعہ وحی مجھے خبر دی

وقال سیعلوا ما کتبتَ ویبرق
اور کہا کہ جو کچھ تو نے لکھا ہے غالب ہوگا اور اسکی چمک ظاہر ہوگی

فشھدت بعض قلوبھم انھا علت
پس انکے دلوں نے گواہی دی کہ وہ مضمون غالب ہا

وفاقت وراقت کل قلب کصملق
اور فائق ہوا اور ہر ایک سینے و صاف دلکو اچھا معلوم

ترآئی بعین الناس حسن نکاتھا
لوگوں کی نظر میں اس کے نکات

وکلماتھا کانھا بیض عقعق
اور کلمات ایسے دکھائی دیئے کہ گویا وہ عقعق کے انڈے

فوقعت مضامینی علی کل منکر
پس میرے مضامین منکروں پر ایسے پڑے

کعضب رقیق الشفرتین مُشقق
جیسے کہ ایک تلوار پتلے کنارہ والی پھاڑنے والی

وکل من الاحرار الفوا قلوبھم
اور تمام آزاد طبعوں نے اپنے دل ہماری طرف پھینکدیئے

الینا بصدقٍ غیر من کان کممحق
صدق کے ساتھ بجز ایسے شخص کے جو خیر و برکت سے بے نصیب ہے

فصدنا بکلم کل صید معظم
پس ہمنے بڑے بڑے شکاروں کو شکار کر لیا

کاسد ونمر نمبر فاد و خرنق
مثل شیر اور چیتے کے اور چوہا اور خرگوش باہر رہگیا

وترکوا القول لی رایھم فکانھم
اور میرے قول کے لئے انھوں نے اپنے قول چھوڑ دیئے

خذول اتت ترعی خمیلۃ منطقی
پس گویا کہ وہ منفرد ہرنیاں تھیں جو میرے سخن کے باغ میں چرنے لگیں

علی السن قد دار ذکر کلامنا
اور زبانوں پر ہمارے کلام کا ذکر وارد ہوا

وقد ھنّؤونا کالحبیب المشوّق
اور دوست آرزو مند کیطرح ہمیں مبارکباد دی

وسر عیون الناظرین صفاءہ
اور دیکھنے والوں کو اسکی صفائی نے خوش کیا

کورد طری الجسم لم یتشقق
مثل گلاب کے پھول کے جو تازہ ہو اور پھٹا ہوا نہ ہو

ولما بدت روض الکلام تقعقعت
اور جب کلام کے باغ ظاہر ہوئے تو دشمنوں کے دل لرز گئے

قلوب العدا وتوادوا بالتانّق
اور تعجب کرتے ہوئے ان باغوں میں داخل ہوئے

وقد جدّ شیخ المبطلین لمنعهم
اور شیخ بٹالوی نے انکے منع کرنیکے لئے کوشش کی

فهل عند شوقٍ غالب من مُعوّقِ
مگر شائق کو کون روک سکتا ہے

تسلت عمایات الهنود بسمعها
ہندوؤں کے کورانہ خیال اس مضمون سے دور ہو گئے

وما قلّ بخل الشیخ فانظر وعمّق
اور شیخ بٹالوی کا بخل دور نہ ہوا پس سوچ اور غور کر

ففاضت دموعی من تذکر بخله
پس مجھ کو اس کے بخل کا خیال کر کے رونا آیا

اهذا هو الرجل الذی کان یتّقی
کیا یہ وہی شخص ہے جو پرہیزگاری کھلاتا تھا

اِذا قامَ للاسماع شیخ بطالةٍ
اور جب سنانے کے لئے شیخ بٹالوی اُٹھا

فَفَرّت جموعٌ کارهین کجوزقِ
تو اکثر لوگ کراہت کر کے شتر مرغ کیطرح بھاگے

ولمّا تلا الشیخ المزوّر ما تلا
اور جب شیخ دروغ آرا نے پڑھا جو پڑھا

فکان الاناس یرونه کیف ینطق
پس لوگ اسکو دیکھتے تھے کہ کیونکر پڑھتا ہے

وکان یعتّ الکلم من غیر حاجة
اور وہ کلموں کو بغیر حاجت کے بار بار پڑھتا تھا

وَیاتی بالفاظ کصخرٍ مُدمّقِ
اور بڑے بھاری پتھر کی طرح الفاظ لاتا تھا

ومن سمع قولی قبله ظنّ انّهٗ
اور جو شخص میرا قول اس سے پہلے سن چکا تھا

لدی ثمرات العذق نافض عشبق
وہ خیال کرتا تھا کہ کھجور کے پھلوں کے ہوتے ہوئے ایک کڑوے درخت کا

وَقال اری الاسلام کالجوخالیًا
اور کہا کہ میں اسلام کو پول کیطرح خالی دیکھتا ہوں

وَما ان اری الآیٰت من صالحٍ تقی
اور کوئی صاحب کرامت اس میں پایا نہیں جاتا

فصال علی الاسلام فی جمع العدا
پس دشمنوں کے مجمع میں اسلام پر حملہ کیا

وقد کان یعلم انّه یتخلّق
اور وہ خوب جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بولتا تھا

وحمد اکبراء الهنود ودینهم
اور ہندوؤں کے بزرگوں اور انکے دین کی تعریف کی

وَدَاهَنَ من وجد النفاق کمنفقِ
اور مخت جوں کی طرح نفاق سے مداہنہ کیا

اَرادَ لیُخزی دیننا مِن عداوتی
اسنے ارادہ کیا کہ میری عداوت سے دین کو رسوا کرے

فاخزاه ربٌّ قادرٌ حافظ الحق
سو خدائے قادر حق کے محافظ نے اسکو ہی رسوا کر دیا

فلمّا رأوا سیر الغراب بنطقه
پس جب لوگوں نے کوے کی سیرت اسکو نطق میں دیکھی

فقالوا لک الویلات انک تنعق
تو انھوں نے کہا تجھ پر واویلا تو تو کاں کاں کر رہا ہے

وقالوا له یا شیخ وقتك قد مضیٰ
اور لوگوں نے کہا کہ اے شیخ تیرا وقت گذر گیا
فاحسن الینا بالسکوت واطرق
پس اپنی خاموشی سے ہم پر احسان کر

ولما اصر علی القیام وما انثنیٰ
پس جب اپنے قیام پر اصرار کیا اور دور نہ ہوا
فقیل علی عقبیك انك تذمق
پس کہا گیا کہ پیچھے ہٹ جا تو بے اجازت کھڑا ہوتا ہے

فما طاوع الاحرار حمقا وما انتھی
پس حماقت کی وجہ سے اس نے اچھوں کی بات کو نہ مانا اور باز نہ آیا
فقالوا اذا اصمه ولا تك مقلق
پس لوگوں نے کہا کہ چپ رہ چپ رہ اور بے آرام نہ کر

فلما ابیٰ فنفاه صدر المنتدیٰ
پس جبکہ سرکشی کی تو میر مجلس نے اسکو نکال دیا
بزجر یلیق بذی مکائد افسق
اور ایسے جھڑکی کے ساتھ نکالا جو فاسقوں کو علاج ہے

اھان المھیمن من اراد اھانتی
خدا نے اس شخص کو ذلیل کیا جو میری ذلت چاہتا تھا
فرمق ومیض الحق ان کنت ترمق
پس حق کی چمک کو دیکھ اگر دیکھ سکتا ہے

ید الله تحمی نفس من ھو صادق
خدا کا ہاتھ صادق کی حمایت کرتا ہے
وان المزور یضمحل ویزھق
اور جھوٹا مضمحل ہوجاتا ہے اور ہلاک ہوجاتا ہے

وتبقی رجال الله عند نصایر
اور خدا کے مرد مصیبتوں کے وقت باقی رہتے ہیں
علی النار تفنی الکاذبون کزیبق
اور جھوٹے آگ پر پارہ کی طرح فنا ہوجاتے ہیں

اذا ما بدت نار من الله فتنة
جس وقت خدا کی آگ آشکارا ہوتی ہے
فکل کذوب لا محالة یحرق
پس ہر ایک جھوٹا جلایا جاتا ہے

ومن یحرق الصدیق حب مھیمن
اور صدیق کو جو خدا کا دوست ہے کوئی جلا نہیں سکتا
فطوبیٰ لمن یصلی بنار التومق
پس مبارک وہ جو دوستی کی آگ سے جلتا ہے

ومن کذب الصدیق خبثا وفریة
جو شخص خباثت اور جھوٹ کی راہ سے صدیق کی توہین کرے
فیسقه اعصار ویخزی ویسفق
پس ایک گرد باد کی ہوا اسکو اڑا کر لیجاتی اور اسکو رسوا کرتی ہے اور اسکے منہ

ومھما یکن حق من الله واضح
اور جس جگہ حق واضح ہو
وان ردھا زمر من الناس یبرق
اگرچہ لوگ اسکو رد کریں تب بھی وہ چمک اٹھتا ہے

ومن کان مفتریا یضاع بسرعة
اور مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے
ویھلك کذاب بسم التخلق
اور کاذب جھوٹ کے زہر سے مر جاتا ہے

ترى قوله من كل خيرٍ خالياً
تو اسکی بات کو ہر ایک نیکی سے خالی پائے گا

كنبت خبيث الريح مُرٍّ سنعبق
جیسا کہ ایک پلید بوٹی بدبو والی کڑوی جسکا نام سنعبق ہے

فيقطع نبت لا مريح وجوده
پس ایسی بوٹی کاٹ دیجاتی ہے جسکا وجود کچھ فائدہ نہیں دیتا

وكل نخيل لا محالة يسمق
اور ہر ایک کھجور کا درخت ضرور اپنی لمبائی تک پہنچ جاتا ہے

واني من المولى عذيق مرجبٌ
اور میں خدا تعالیٰ کیطرف سے وہ کھجور ہوں جو بباعث کثرت میووں کے اسکے نیچے ستون دیا گیا ہے

فيحرق قاطع سجرتي كل معرق
پس جو شخص میرے درخت کو قطع کرنا چاہیگا اسکے بدن کے گوشت علیحدہ کیا جائے گا

حسبتم قتال الصادقين كهيّنٍ
تم نے صادقوں کی لڑائی کو آسان سمجھ لیا ہے

وانّ سهام الصدّقين سيخرق
اور صادقوں کے تیر آخر نشانہ پر لگا کرتے ہیں

تقدمت عبد الحق في السب والهجا
اے عبدالحق تو نے گالیوں میں پیشقدمی کی

فأقريك ما اهديت لي كالمشوق
پس میں تیری ویسی ہی عوت کرونگا جیسا کہ تو نے اپنی آرزو کا تحفہ دیا

وسميتني كلباً وقد فهت شاتما
اور میرا نام تو نے کتا رکھا اور گالیوں کے لئے تو نے منہ کھولا

وجاوزت حدّ الامر يا ايها الشقي
اور اے شقی تو حد سے زیادہ گذر گیا

وما الكلب الا صورة انت روحها
اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے

فمثلك ينبح كالكلاب ويزعق
پس تیرے جیسا آدمی کتے کیطرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے

رميتك اذ عرّضت نفسك رمية
میں نے تجھ کو اسوقت گالی دی جبکہ تو نے اپنے نفس کو گالی کا نشانہ بنایا

ومن اكثر التفسيق يوماً يفسّق
اور جو بندہ کافر کہنے میں حد سے زیادہ گذر جائے آخر وہ کافر ٹھیرایا جاتا ہے

فاسقيك مما قلت كاساً رويّةً
میں تیری ہی کہی ہوئی تجھے لبالب پیالے پلاؤں گا

وذلك دين لازم كيف يمحق
اور یہ لازم الادا قرض ہے پس اسکو کم نہیں کیا جائے گا

فذق ايها الغالي طعام التبادل
پس اے غلو کرنے والے بھاجی کا کھانا کھا

صفيف شواءٍ بالحنيذ المرقق
بھنا ہوا گوشت ہے چپاتی کے ساتھ

لطمتك تنبيها فالعيت لطمنا
ہمنے تنبیہہ کیلئے تجھے طمانچہ مارا مگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا

فليت لنا النعلين من جلد عوهق
پس کاش ہمارے پاس مضبوط اونٹ کے چمڑے کا جوتا ہوتا

وتسمع مني كل سبٍ تريده
اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا

وان ترفقن في القول والصول ارفق
اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کریگا تو ہم بھی نرمی کریں گے

أطلت لسانك كالبغايا وقاحةً
تونے بدکار عورتوں کی طرح اپنی زبان دراز کی

واعلم ان جموعكم ايها الغوى
اور اے گمراہ میں خوب جانتا ہوں کہ تمہارے گروہ

فاقسمت جهدًا بالذي هو ربّنا
پس میں نے خدا تعالیٰ کی قسم کھائی ہے

اكفّ لساني كلّ كفّ فان ترم
میں جہاں تک ممکن ہے زبان کو بند رکھتا ہوں

وأشراك ما قلنا وقد فهت بالهجا
اور میری بات تجھے غصہ میں لائی اور تو پہلے بدگوئی کر چکا

ولا خير في رفق اذا لم تكن به
اور اس نرمی میں بہتری نہیں

ولو قبل سبّ المكفرين سببتهم
اور اگر کافر ٹھیرانیوالوں کو گالی دینے سے پہلے میں گالی دیتا

ولكن هجوا قبلي فاوجب لي الهجا
مگر انھوں نے مجھ سے پہلے ہجو کی پس انکی ہجو نے

وقد كفّروني وفسّقوني وانهم
انھوں نے مجھے کافر ٹھیرایا اور فاسق ٹھیرایا اور انھوں نے

وما كان قصدي ان اكلّم مثلهم
اور میری نیت نہ تھی کہ ان کی طرح گفتگو کروں

لهم صول كلب في التحوّي كحيّة
ان کا کتے کیطرح حملہ ہے اور سانپ کیطرح پیچ وتاب ہے

ظلمتك جهلًا يا اخا الغول فاتّق
اور اے دیو تونے اپنے پر ظلم کیا

على حراص لو تسرون موبقي
میرے قتل کیلئے سخت حریص ہیں اگر میرے قتل کا موقع پاؤ

ساصلي قلوب المفسدين واحرق
کہ عنقریب میں مفسدوں کے دل جلاؤں گا

بخبث فاني وامخ هامة الشقي
پس اگر تو خبث کا ارادہ کرے تو میں شقی کا سر توڑنے والا ہوں

بكلم اسالتني اليك فاغلق
ایسے کلموں کے ساتھ جنہوں نے مجھے غصہ دیا پس میں غصہ کرتا

مواضع رفق تطلب الرفق كالحق
جو نرمی کے محل پر ہوں یا محل جو نرمی کو چاہتا ہے اور حق کیطرح

لكنت ظلوما مسرفا غير متقي
تو میں ظالم اور حد سے گذرنیوالا اور ناپرہیز گار ہوتا

هجاهم فما عدوان عبد مسبق
مجھے ہجو پر انگیختہ کیا پس اور اس نے حق کیا الزام جسپر سبقت کی گئی

كذئب سطوا ومثل سيف مشقق
بھیڑیے کی طرح حملہ کیا یا بھاری والی تلوار کیطرح

ولكنهم قد كلفوني فاقلق
مگر مجھے انھوں نے تکلیف دی پس میں بے آرام کیا گیا

وعادات سرحان وقلب كخرنق
اور بھیڑیے کیطرح عادتیں ہیں اور خرگوش کا دل ہے

وَارسلنی ربی لکفاءِ سبو لهم
اور مجھے خدا نے بھیجا ہو تا میں اسلام کیطرف انکی بیلا کو ہٹا دوں

وغیض میاہ قد غلت من تدفق
اور میں ان پانیوں کو خشک کروں جو گرتے گرتے زیادہ ہو گئے ہیں

وانی من المولیٰ و عُلِمتُ سُبلَهٗ
اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں

واُعطیتُ حِکماً من خبیر موفق
اور حکیم توفیق دہندہ کو مجھے حکمتیں عطا ہوئی ہیں

فنجّیتُ من بدع الزمان و فتنه
پس میں نے زمانہ کی بدعتوں اور فتنوں

اُناسا اطاعونی و زادوا تعلقی
سے ان لوگوں کو نجات دی ہے جنہوں نے میری اطاعت کی اور میرا تعلق زیادہ کیا

الم تر کیف یشق فلکی حُبابها
کیا تو دیکھتا نہیں کہ میری کشتی فتنہ کے بھاری پانی کو کیونکر پھاڑ رہی ہے

و تجری علی راس العدا کالمُصفّق
اور دشمنوں کے سر پر ایسی چلتی ہے کہ ایک حال سے دوسرے حال تک پہنچا دیتی ہے

واُعطیت من علم الهدیٰ و تمّا فقت
اور میں علم ہدایت دیا گیا اور اس کے جلوہ کا آفتاب

بنا شمس جلوته فصِرتُ کمشرق
مجھے پہنچا اور میری افق میں سے نکلا پس میں مشرق کی طرح ہو گیا

ولی ایٰت کبریٰ فمن غض بصره
اور میرے لئے نشان عظیم ہیں پس جو شخص عناد سے اپنی آنکھ بند کرے

عِناداً فمن یعطیه عین التألق
اسکو محاسن پر غور کرنے کی کون آنکھ بخشے

الم تر فتن الدهر کیف تکنفت
کیا تو دیکھتا نہیں کہ زمانہ کے فتنے کیسے محیط ہو گئے

وهبّت ریاح لا کهیجان سوهق
اور ایسی ہوائیں چلیں جو تیز ہوا کا گرد باد ہوتا ہے

فجئتُ من الرب الذی یرحم الوریٰ
پس میں اس رب کیطرف سے آیا جو خلقت پر رحم کرتا ہے

و یُرسل غیثاً عند قحط مُغَرّق
اور بادل کو تنگ کرنے والے قحط کے وقت بھیجتا ہے

انا الضیغم البطل الذی تعرفونه
میں وہ شیر بہادر ہوں جسکو تم پہچانتے ہو

تمال الصدوق مبید اهل التخلق
پناہ راستباز کی اور دروغ گو کو ہلاک کرنے والا

علی موطن یخشی الکذوب هلاکه
اس میدان میں جو جھوٹا اپنی موت سے ڈرتا ہے

نقوم بصمصام حدید و اذلق
ہم تیز تلوار کے ساتھ ہیں

فمن جاء نا فی موطن الحرب والوغی
پس جو شخص لڑائی کے میدان میں ہمارے پاس آیا

یداس و یسحق کالدواء المدقق
پس وہ پیسا جائیگا جیسا کہ دوا پیسی جاتی ہے

و والله القیت المراسی للعدا
اور بخدا میں نے دشمنوں کے لئے لنگر ڈالا ہے

و قمتُ لسلم او لحرب ممزق
اور میں صلح کیلئے کھڑا ہوا ہوں یا اس لڑائی کیلئے جو ٹکڑے ٹکڑے

فان جنحوا للسلم فالسلم دیننا
پس اگر صلح کے لئے جھکیں تو صلح ہمارا دین ہے
وان ندع فی الهیجاء لم نتاتق
اور اگر ہم لڑائی میں بلائے جائیں تو ہم پوشیدہ نہیں

اراهم کالارام وعین بصورهم
میں انکو بظاہر صورت ہرنوں اور گاؤ وحشی کیطرح دیکھتا ہوں
وان القلوب کمثل حجر مُدملق
اور دل انکے پتھر کی طرح سخت ہیں

وان تبعثنی فی ندوة السلم تلفنی
اور اگر تو مجھے صلح کی مجلس میں بلائے گا تو مجھے وہاں پائے گا
وان تدعنی فی موطن الحرب تلتق
اور اگر تو مجھے جنگ کے میدان میں بلائے گا تو میں تجھے ملوں گا

ونخضع للاعداء قبل خضوعهم
اور ہم دشمنوں کیلئے جھکتے ہیں قبل اسکے جو وہ جھکیں
ونرحل بعد الخصم من کل مازق
اور ہم میدان جنگ سے دشمن کوچ نکرے کوچ نہیں کرتے

فان اسلموا اخیر لهم ولئن عصوا
پس اگر اسلام لائے تو انکے لئے بہتر ہے اور اگر نافرمان ہوئے
فنکلمهم من بعده کالمشقق
پس ہم بعد اسکے انکو ایسا مجروح کرینگے جیساکہ کوئی پھاڑا جاتا ہے

وقد جئتکم من نحو عشرین حجة
اور میں تمہارے پاس تخمیناً بیس برس سے آیا ہوں
ففکر اهذا مدة المتخلق
پس سوچ کہ کیا یہ دروغ گو مدت ہے

عجبت عماءً ان اکون ابن مریم
تو نے نابینائی سے تعجب کیا کہ میں ابن مریم ہو جاؤں
وان شاء ربی کنت اعلیٰ و اسبق
اور اگر خدا چاہے تو میں اس مرتبہ سے بھی برتر ہو جاؤں

وتذکر لعن الخلق فی امر آتھم
اور آتھم کے مقدمہ میں تو لوگوں کی لعنت کا ذکر کرتا ہے
وقد لعن الابرار قبلی فحقق
حالانکہ ہمیشہ پہلے اماموں نیکیوں پر لعنت بھیجی گئی تو تحقیق کر

وان الوری عمی یسبون عجلة
اور لوگ اندھے ہیں جلدی سے گالیاں دینی شروع کر دیتے ہیں
فلیس بشیٔ لعنهم یا ابن احمق
پس ان کا لعنت کرنا اے ابن احمق کچھ چیز نہیں ہے

بل الله یرجع لعن کل مزوّر
بلکہ خدا تعالیٰ ہر یک جھوٹے کی لعنت اسی پر ڈالتا ہے
الیه فیمسی بالملاعین ملحق
پس وہ ایسی حالت میں شام کرتا ہے کہ ملعون ہوتا ہے

فدع عنک ذکر اللعن یا صید لعنة
اے لعنت کے شکار لعنت کا ذکر چھوڑ دے
الم تر ما لاقیت بعد التلفلق
کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بکواس کے بعد تیرا کیا حال ہوا

اتزعم یا من لعننی بالجفاء ان
اے وہ شخص جو ظلم کے ساتھ مجھ پر لعنت کی
تخلص منی بل تدق وتسحق
کہ تو مجھ سے رہائی پا جائے گا بلکہ پیسا جائے گا

كحبّ اذا ما وقع في مطحن الرحى
مثل اس دانہ کے جو چکی کے پیسنے کی جگہ میں پڑ جائے

فيعصره دور الرحى ويدقق
پس چکی اسکو پیس ڈالے گی اور باریک کر دیگی

لعنتم وان الله يلعن وجهكم
تم نے لعنت کی اور خدا تمہارے منہ پر لعنت کرتا ہو

وكلا لعن الّا لعن ربٍّ ممزّق
اور لعنت خدا کی لعنت ہے

وكنتُ اغضّ الطرف صبرا على الاذى
اور میں ایذا پر چشم پوشی کرتا رہا

فلما انتهى الايذاء ذقتم تخفّقي
اور جب ایذا انتہی کو پہنچی تو تم نے میرے درہ کو چکھ لیا

وان كان صُلحاء الزمان كمثلكم
اور زمانہ کے صُلحاء اگر تمہارے جیسے ہوں

فلا شك انى فاسق بل كافسق
تو کچھ شک نہیں کہ میں فاسق بلکہ افسق ہوں

وما ان ارٰى في نفسك العلم والتقٰى
اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا

تصول كخنزير وكالحمر تنهق
اور تو خنزیر کیطرح حملہ کرتا ہو اور گدھوں کیطرح آواز

رقصت كرقص بغيّة في مجالس
اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیے

وفسّقتني مع كون نفسك افسق
اور مجھے فاسق ٹھیرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ فاسق ہے

وما نكره المضمار ان كنت اهله
اور ہم میدان سے کراہت نہیں کرتے اگر تو اسکا اہل ہو

وناتيك يوم نضالكم بالتشوّق
اور ہم تمہاری لڑائی میں شوق کے ساتھ آئیں گے

ومهما يكن حقّ من الله واضحٌ
اور جس جگہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حق واضح ہو

وان ردّها زمر من الناس يبرق
اور اگرچہ لوگ اسکو رد کر دیں وہ حق چمک اٹھتا ہے

فذرني وربي انني لك ناصحٌ
پس مجھے میرے رب کے ساتھ چھوڑ دے

وان اك كذابا فاُردى واُوبق
اگر میں کاذب ہوں تو ہلاک کیا جاؤں گا

دعوتَ علىّ فرده الله ساخطا
تو نے میرے پر بددعا کی سو خدا نے تیری بددعا کو تجھ پر رد کر دیا

عليك فصرت كمثل ثوبٍ تخرّق
پس تو پھٹے ہوئے کپڑے کی طرح ہو گیا

تعالوا نناضل ايها الزمر كلكم
اے تمام گروہ کے لوگو آجاؤ

ليهلك من اراد سم التخلق
تا کہ وہ شخص ہلاک ہو جو جھوٹ کے زہر سے ہلاک ہوا

اراكم كذئب او ككلب بصولكم
میں تمہیں بھیڑیے کیطرح دیکھتا ہوں یا کتے کیطرح حملہ میں

وضاها تكلمكم حمارًا اینهق
اور تمہارا کلام گدھے کی آواز سے مشابہ ہے

لقد ذاق منا قومنا غیر مرۃ
ہماری قوم نے بے شمار مرتبہ

حسامًا جراحتہ الی الفرق ترتقی
ہماری تلوار کا وہ مزہ چکھا ہے کہ جسکا زخم چوٹی تک پہنچتا ہے

وان کنت فی شک فسل شیخ فجرۃ
پس اگر تجھے شک ہے تو شیخ بطالوی کو پوچھ لے

غویًا غبیًا فی البطالۃ موبق
جو غبی اور غوی اور بطالت میں ہلاک کیا گیا ہے

لکل امرء عزم لامر و عزمہ
ہر ایک شخص کسی امر کے واسطے ایک قصد رکھتا ہے

اہانت دین اللہ فاذہب و حقق
اور قصد اس شخص کا اہانت دین کی ہے جا اور تحقیق کرے

الا ایہا الشیخ الشقی تعمق
اے شیخ شقی سوچ

و فکر کانسان الی ما تنہق
اور انسان کیطرح فکر کر اور گدھوں کی طرح آواز نہ کر

اکفرت قومًا مسلمین خباثۃ
کیا تو نے مسلمان کو از روئے خباثت کے کافر ٹھیرایا

ظلمتک جہلا فاتق اللہ وارفق
تو نے جہالت سے اپنے پر ظلم کیا پس ڈر اور نرمی کر

وتقطع ایدی السارقین لدرہم
اور ایک درہم کے لیے چوروں کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں

فقل ما جزاء مکفر و مفسق
پس کہہ کہ کافر ٹھیرانے والے کی سزا کیا ہے

صبرنا علی طغواک فازددت شقوۃ
ہم نے تیری زیادتی پر صبر کیا

وخادعت انعامًا بقول ملفق
اور چارپایوں کو تو نے محض باتوں ہی سے دھوکا دیا

وان شئت بارزنی وان شئت فاستتر
اگر چاہے تو مقابلہ کر اور اگر چاہے تو چھپ جا

فانی سامحو کلما کنت تنمق
پس میں ہر ایک جو تو نے لکھا تھا عنقریب محو کردونگا

وجدتک من قوم لئام تابطوا
میں نے تجھ کو اُس قوم میں سے پایا ہے جنھوں نے شرارتوں کو

شرورًا و سبوا الصالحین کحذلق
بغل میں اور صلحا کو گالیاں دیں جیسے دروغگو افترا دیتے ہیں

سببت و اغویت اللئام خباثۃ
تو نے گالیاں دیں اور بہت جاہلوں کو گالی کیلئے ترغیب دی

علی فاذونی ککلب یحرق
پس انھوں نے مجھے کتے دانت پیسنے والے کی طرح تکلیف دی

فاقسم لولا خشیۃ اللہ والحیا
پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا

لانہمت ان افنیک سبًا وازہق
تو میں قصد کرتا تاکہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا

وقد ضاقت الدنیا علیک کما تری
اور دنیا تجھ پر تنگ ہو گئی جیسا کہ تو دیکھتا ہے

ودینک ہذا فاتق اللہ وارفق
اور دین تیرا یہ ہے پس خدا سے ڈر اور نرمی کر

وان کنت قد سرتك عادة غلظة
اور اگر تجھ درشت گوئی کی عادت اچھی معلوم ہوتی ہے

فمزق ثیابی من ثیابك آمزق
پس تو میرے کپڑے پھاڑ اور میں تیرے پھاڑونگا

الم تر فیمل الدین کیف تفرقت
کیا تو نے دیکھا نہیں کہ دین میں کس طرح تفرقہ پڑگیا ہے

فلیت کمثلك جاهل لم یخلق
پر کاش تیرے جیسا جاہل پیدا ہی نہ ہوتا

وکذبت بناء الله فی خائن فنا
اور لیکھرام کی پیشگوئی کے بارے میں تو نے تکذیب کی

وقلت بخبث آنه لم یصدق
اور خباثت کی روسے کہا کہ وہ سچی نہیں ہوئی

وتمنت بهتانا علی کفاسق
اور مجھ پر تو ایک فاسق کی طرح بہتان باندہ رہا ہی

وتعزی الی نفسی جرائم موبق
اور لیکھرام کے ہلاک کرنے والے کا جرم میری طرف منسوب کرتا ہے

الزمی بریا یا خبیث بذنبه
کیا تو اے خبیث قتل کرنے والے کا گناہ مجھ پر لگاتا ہی

الا تتقی الدیان یا ایها الشقی
اے شقی کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا

فطورا تشیر الی خبثا وتارة
پس کبھی تو میری طرف اشارہ کرتا ہے

تشیر الی حزبی بکذب تخلق
اور کبھی میری جماعت کیطرف اُس جھوٹ سے جو بنارہا ہی

وواللہ ان جماعتی فی جموعکم
اور بخدا میری جماعت تمہاری جماعتوں میں

کشجرة عذق عند نبت السنعبق
کھجور کے درخت کی طرح ہی جو ایک خراب بوٹی کے پاس ہو جس کا نام سنعبق ہی

ومثل الذی یتبعنی بعد سلمه
اور جو اسلام کے بعد میرا تابعدار ہو اسکی یہ مثال ہے

کمثل ذری ستر مربی باودق
جیسے کہ وادی کی زمین عمدہ کی چوٹی جسپر کالا بادل برس گیا ہی

فلما عراه المحل ربی ثانیا
پس جب خشک سال اُسپر طاری ہوا تو پھر اسپر پانی برسا

فصار کمولی الاسرة مورق
پس وہ اُس عمدہ زمین کیطرح ہو گئی جسپر دوبارہ بارش ہوئی ہی اور اپنی سبزی

انتکر آی الله خبثا وشقوة
کیا تو خدا کے نشانوں کا انکار کرتا ہے

وایت میت بالدم المندفق
اور اُس مردہ کی کو جس کے ساتھ خون ٹپکتا ہی

اذلت لی الاعناق من غیر آیة
کیا نشان کے بغیر ہی گردنیں میری طرف جھک گئیں

اجاءتنی العلماء من غیر مقلق
کیا علما بغیر کسی محرک اور بے آرام کرنیوالے کے یونہی آگئے

الی الله نشکو من ظنون مکذب
ہم خدا کیطرف مکذبوں کی بدگمانیوں سے شکایت کرتے ہیں

وان المکذب سوف یخزی ویسحق
اور مکذب رسوا کیا جائے گا اور پیسا جائیگا

اتنکر ایۃ خالق الارض والسماء
کیا تو خدا کے نشانوں سے انکار کرے گا

اعنت تحارب قدرہ ایھا الشقی
کیا تو اے شقی اُسکی تقدیر سے جنگ کرے گا

اتذعرنا کالذئب یا کلب جیفۃ
اے مردار کے کُتے کیا تو ہمیں بھیڑیئے کی طرح ڈراتا ہے

وانا توکلنا علی حافظ یتقی
اور ہمیں اس نگہبان پر توکل ہے جو نگہ رکھنے والا ہے

رضینا برب یظھر الخیر والھدی
ہم خدا سے جو خیر اور ہدایت کو ظاہر کرتا ہے راضی ہوگئے

رضینا بعسر ان قضی او تفنق
اور ہم تنگدستی پر راضی ہوگئے اگر وہ چاہے اور یا تنعم پر

اءنت تؤید فاسقا غیر صالح
کیا تو فاسق ہونے کی حالت میں مدد کیا جائے گا

احلت بجھلك ایھا الغول فانق
یہ تو کلمہ محال منہ پر لایا پس توبہ کر

وانی اذا ما قمت للہ مخلصا
اور میں جب اخلاص سے خدا کے لئے کھڑا ہوا

فایدنی ربی معینی موفقی
پس خدا توفیق دہندہ نے میری مدد کی۔

وکان لی الرحمن فی کل موطن
اور خدا میرے لئے ہر میدان میں تھا

فمزقتکم باللہ کل ممزق
پس میں نے خدا کے ساتھ تمکو ٹکڑے ٹکڑے کردیا

واعطیت قلما مثل مہجر الوغی
اور میں قلم لڑائی کے گھوڑے کیطرح دیا گیا ہوں

فیسعر نیرانا وکالبرق یحفق
پس آگ کو سلگاتی ہے اور برق کیطرح ہلتی ہے

مکر مفر مقبل مدبر معا
حملہ کرنیوالے بھاگنے آگے ہونیوالے پیچھے ہونیوالے

کداب اجاد عند موقد مازق
جیسا کہ لڑائی کے میدان میں عمدہ گھوڑونکی عادت ہے

وان یراعی صارم یحرق العدا
اور میرا قلم ایک تلوار ہے جو دشمنوں کو جلاتا ہے

کنار وما النیران منہ باحرق
اور آگ اُس سے کچھ زیادہ جلانے والی نہیں

وان کلامی مثل سیف مقطع
اور میرا کلام تیغ بُران کی طرح ہے

یجذ روس المفسدین ویفرق
مفسدوں کا سر کاٹتی اور جدا کرتی ہے

وانی اذا حاولت کلما فصیحۃ
اور جب میں نے خدا سے کلمات فصاحت طلب کئے

فنا ولنی ربی افانین منطقی
پس میں اپنے رب سے گونا گون فصاحت بکلام دیا گیا

واعطیت فی سبل الکلام قریحۃ
اور کلام کی راہوں میں ایسی طبیعت دیا گیا ہوں

کحوجاء مرقال تزج وتدبق
جو اُس اونٹنی لاغر کیطرح ہے جو جلد اور ہر ایک اونٹنی پر مقدم رہتی ہے

وترهها الرحمٰن عن کلِّ آبلةٍ
اور خدانے کلموں کو ہر ایک نقصان سے منزہ کیا

وصیّر غیری کالحقیر الحبلّق
اور میرا غیر حقیر کوتہ قد کی طرح کیا گیا

علونا ذُری قنن الکلام وقولنا
ہم کلام کی پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور

زلال نمیر لا کماءٍ مرنّق
ہمارا قول آب خوش اور صافی ہے اور میلا کچیلا نہیں

فلو جاءنا بالزمر سحبان وائل
پس اگر اپنے گروہ کے ساتھ سحبان وائل بھی ہمارے پاس آئے

لفرّ من المیدان خوفا کخرنق
ہر آئینہ ڈر کر خرگوش کی طرح میدان سے بھاگ جاوے

وفاضت علی شفتی من اللّٰہ رحمةٌ
اور خدا کی طرف سے میرے لبوں پر رحمت جاری ہوگئی ہے

فقولی ونطقی آیةٌ للمحقق
پس میرا قول اور نطق محقق کے لیے ایک نشان ہے

وکلمٍ کسمطی لؤلؤٍ قد نظمتها
اور کلمے موتیوں کی طرح ہیں جن کو میں نے منظوم کیا

وجملٍ کافنان العذیق الاسحق
اور جملے لطیف جو کھجور کی شاخوں کی طرح ہیں وہ کھجور جو بہت لمبی ہے

اذا ما عرضنا قولنا کالمناضل
جب ہم نے لڑنے والے کی طرح اپنا سخن پیش کیا

کمیّتٍ سقطتم او کثوب مخرّق
پس تم مردہ کی طرح یا پھٹے ہوئے کپڑے کی طرح گر گئے

فما کان یوم الجمع الا لذلکم
پس جلسہ ہدایت کا دن ایسی غرض سے تھا کہ تمہاری ذلت

لیبدی ربّی شان رجل موفق
اور تا خدا تعالیٰ توفیق یافتہ انسان کی شان ظاہر کرے

اباد کم الرحمٰن خزیا وذلةً
خدا نے تم لوگوں کو ذلت کی مارے مار دیا

وایدنی فضلا ففکر وعمّق
اور اپنے فضل سے میری تائید کی پس سوچ اور خوب سوچ

الا ربّ خصم کان اکوی کمثلکم
خبردار ہو بہت سے دشمن تمہاری طرح سخت لڑنے والے تھے

مُصرًا علی تکفیرہ غیر معتق
تکفیر پر اصرار کرنیوالا باز نہ آنے والا

فلما اتاہ الرشد من واھب الھدیٰ
پس جبکہ اُسکو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پہنچی

اتانی وبایعنی بقلبٍ مصدّقٍ
میرے پاس آیا اور دل کی تصدیق سے بیعت کی

رئیتُ اولی الابصار لا ینکروننی
میں نے دانشمندوں کو دیکھا ہے کہ میرا انکار نہیں کرتے

وینکر شانی جاھل متحرّق
اور جو جاہل اور بخیل ہو وہ میری شان سے انکار کرتا ہے

لھم اعین لا یبصرون بها فمن
انکے واسطے آنکھیں ہیں جن سے وہ نہیں دیکھتے پس اُن کو

یریھم اذ افقدوا عیون التانق
کون دکھاوے جب انہوں نے اچھی باتوں کے دیکھنے کی آنکھ نہیں رکھتے

الا ایھا الغالی الام تفسّق
اے غلو کرنے والے تو کب تک گالیاں دیگا

فدونك نصحی واتق اللہ وارفق
پس میری نصیحت قبول کر اور خدا سے ڈر اور نرمی کر

وما جئتکم من غیر آیٍ وحجۃٍ
اور میں بغیر نشانوں کے تمہارے پاس نہیں آیا

وقد اشرقت آیات ربّی وتشرق
اور میرے رب کے نشان چمکے ہیں اور بعد اسکے چمکیں گے

فما وقع منہا خذ کمن یطلب الھدیٰ
پس جو کچھ انمیں سے واقع ہو گیا اسکو طالب ہدایت کیطرح لیلے

وما لم یقع فاترك ھواك وربق
اور جو واقع نہیں ہوا اس کے لینے کا منتظر رہ

رئیت کثیرا من لئام وّ انّنی
میں نے بہت لئیم مگر

کمثلك ما آنست رجلا زبعق
تیرے جیسا بد خو کوئی نہ دیکھا

تستّر لبك تحت کبرٍ ونخوۃٍ
تیری عقل تکبر اور نخوت کے نیچے چھپ گئی

کلبّ عفافی بطن جوز مرّصق
اس مغز اخروٹ کیطرح جو تنگ اور سخت چھلکے والے اخروٹ میں

اراك کقدّاین نخاذل رجلہ
میں تجھے اس بیل کیطرح دیکھتا ہوں جو چلنے میں سستی کرتا ہو

فلابدّ من رجلٍ تبسوق وبرعق
پس ایسے آدمی کا ہونا ضروری ہو کہ ہانکے اور بلند آواز سے جھڑکے

وما انت الّا کالعصافیر ذلۃً
اور تو کچھ نہیں مگر ایک چڑیا ہے

وتحسب نفسك من عماءٍ کسوذق
اور نابینائی سے اپنے تئیں ایک شاہین سمجھتا ہو

فترجم یا ابلیس ثم بحربۃٍ
پس اے ابلیس تو سنگسار کیا جائے گا اور پھر ایک حربے کے ساتھ

تمزّق تمزیقا کثوبٍ مشبرقٍ
پتلے کپڑے کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا

ورثت لئاما قد خلو قبل وقتکم
تو ان لئیموں کا وارث ہو گیا جو تمہارے پہلے گذر گئے

تشابھت الاطوار یا ایّھا الشقی
اے شقی تمہارے طور ان سے مشابہ ہو گئے

وساءتك ما قلنا فعیناك قدعمت
اور تجھے ہماری بات بری معلوم ہوئی اور تو اندھا ہو گیا

کمثل خفافیش اذا الشمس تشرقٖ
ان شپروں کیطرح جو سورج کے چمکنے کے وقت اندھی ہو جاتی ہیں

ومن لم یکن فی دینہٖ ذا بصیرۃٍ
اور جو شخص اپنے دین میں بصیرت نہ رکھتا ہو

یکن امرہ تکذیب امرٍ محقق
محققوں کی تکذیب اس کی عادت ہو گئی

قفوتم اموراً لم یکن علمہا لکم
تم ان امور کے پیرو ہو گئے جنکا تمہیں علم نہ تھا

فانی علیکم یا عدا الحق اشفق
میں اے دشمنان حق تمہاری حالت پر ہراساں ہوں

وتنکر ما ابدی المھیمن عزتی
اور خدانے جو ہماری عزت ظاہر کی اس کو تو انکار کرتا ہے

ولا تنتھی بل کالمجانین تشمق
اور باز نہیں آتا بلکہ دیوانوں کی طرح خوش ہوتا ہے

وبون بعید بین شلق وفرشنا
اور چھوٹی مچھلی اور ہماری بڑی مچھلی میں بڑا فرق ہے

فنبلعکم کالقرش یا اھل غملق
پس ہم تمہیں بڑی مچھلی کیطرح نگل لیں گے اے ظالمو

ونحن بحمد اللہ نلنا مدارجا
اور ہم خدا تعالی کے فضل سے مدارج تک پہنچ گئے

وصرتم کمیت او کخسب مھدف
اور تم مردہ کیطرح ہوگئے یا ٹوٹی ہوئی لکڑی کیطرح

احاطت بنا الانوار من کل جانب
ہر ایک طرف سے ہمیں نور محیط ہوگئے ہیں

ومن افقنا شمس المحاسن تشرق
اور ہمارے رفق سے آفتاب محاسن طلوع کرتا ہے

وینمو من الرحمٰن حق مطھر
اور خدا کی بات نشو و نما پاتی ہے

وما کان من غول فیفنی ویمحق
اور جو شیطان کیطرف سے ہو وہ فنا ہو جاتا ہے اور نقصان پذیر

وواللہ انی مؤمن ومحبہ
اور بخدا میں مومن اور محب خدا ہوں

اءنت علینا باب ذی المجد تغلق
کیا تو ہم پر خدا تعالے کا دروازہ بند کرتا ہے

وتذکرنی کالمفسدین محقرا
اور مجھ کو تحقیر سے تو یاد کرتا ہے اور

تقول فقیر مفلس بل کمدحق
کہتا ہے کہ ایک محتاج مفلس بلکہ ایسے آدمی کیطرح ہے جو بالکل بے نصیب ہو

اتفخر یمسکین من قلت النھی
اے مسکین کیا کم عقلی کی وجہ سے

بمال واولاد وجاہ ونستق
مال اور اولاد اور مرتبہ اور نوکر چاکروں سے فخر کرتا ہے

وما الفخر الا بالتقاۃ وبالھدی
اور فخر محض پرہیزگاری کے ساتھ ہے

ولا مال فی الدنیا کقلب یتقی
اور دنیا میں کوئی مال پرہیزگار دل کی طرح نہیں

تسب وقد شاھدت صدقی والتقی
تو مجھ کو گالی دیتا ہے اور میرا صدق اور میری شان دیکھ چکا ہے

وان الفتی بعد البصیرۃ یعتقی
اور وہ آدمی بصیرت کے بعد بدگوئی کو چھوڑ جاتا ہے

علی راس مائۃ بعث رجل مجدد
صدی کے سر پر ایک مجدد آیا

حدیث صحیح لا کقول ملفق
یہ حدیث صحیح ہے کوئی بناوٹی کا قول نہیں

اتعزو الی الافتراء خباثۃ
کیا میری طرف خباثت سے افترا کی تہمت کرتا ہے

وقد عصمنی رب الوری من تخلق
اور خدا نے مجھے جھوٹ بولنے سے بچایا ہوا ہے

نشأتُ احبّ الصدق طفلا و یافعا
ہیں بچپن سے جوانی اور کہولت کے زمانہ تک

وکهلا ولو مُزِقت کل الممزّقِ
سچائی سے دوستی رکھتا رہا ہوں اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاؤں

شربنا زلالا لا یُکدّر صفوۃ
ہمنے وہ پانی پیا ہے جسکی صفائی مکدر نہیں ہوتی

وذقنا شرابا محییا من تذوّق
اور ہمنے وہ شربت پیا ہی جو وقتاً فوقتاً زندہ کر دیتا ہی

عجبتُ لعقلك یا اسیر ضلالة
تیری عقل پر اے گرفتار ضلالت تعجب ہے

ترکت غدیر الماء من حب غلفق
تونے اچھا پانی کائی کی خواہش سے ترک کر دیا

اتبصر فی عینی مخالفك القذی
کیا تو اپنے مخالف کی آنکھ میں ایک تنکا دیکھتا ہی

وعینك من جذل عتا تتشققِ
اور تیری آنکھ ایک موٹی جڑ کے اندر جانیسے پھٹ رہی ہی

تموت بوادٍ ذی خفافٍ عقنقل
تو ایک ریتیلے اور تہ بتہ ریت کے جنگل میں مرتا ہے

وتکرہ روضا من عذیق ملبّق
اور کھجوروں کے باغ سے پرہیز کرتا ہے

تجلی الهدی والشمس نضت نقابها
ظاہر ہوگئی ہدایت اور سورج نے برقع اتار ڈالا

وانت کخفاش الدجی تتابق
اور تو خفاش کی طرح چھپتا ہے

وسمیتنی اشقی الرّجال تعصّبا
اور میرا نام تونے اشقی الرجال رکھا ہی

فتعلم ان متنا غدا ایّنا الشقی
پس مرنیکے بعد تجھے معلوم ہوگا کہ ہم دونوں میں سے کون شقی ہی

ولا یستوی المرآن هذا محقق
اور ایسے دو آدمی برابر نہیں ہوسکتے کہ ایک ان میں سے محقق ہی

وآخر یتبع کل قول ملفّقِ
اور دوسرا ہر ایک رطب ویابس کی پیروی کرتا ہی

اری راسك المنحوس قفرا من النهی
میں تیرے منحوس سر عقل سے خالی دیکھتا ہوں

وقلبا کموماةٍ ونفسا کسلمق
اور تیرے دل کو بے آب ودانہ جنگل کیطرح اور تیرے نفس کو بنجر زمین

متی ضل عقل المرء ضلّت حواسه
جب انسان کی عقل گمراہ ہو جاتی ہی تو ساتھ ہی حواس بھی گمراہ ہو جاتے ہیں

فلا یؤنس الوحل المزلّ ویزمق
پس وہ پھسلانے والے کیچڑ کو نہیں دیکھتا اور پھسل جاتا ہی

کذلك متم من عنادٍ ونقمةٍ
اسی طرح تم عناد اور کینہ سے مر گئے

فانّی لکم تائید ربّ موفق
پس خدا کی تائید تمہیں کہاں ہے

انی الکفر امثال جفاءٍ وغلظةٍ
کیا کافر میں ظلم اور درشتی میں تمہارا کوئی نمونہ پایا جاتا ہے

لکم ایها الرامون رمی التخلق
اے لوگو جو محض دروغگوئی سے گالیاں دے رہے ہو

أهذا هو التقوى الذي في جموعكم
کیا یہی تمہاری جماعتوں کا تقویٰ ہے

أتلك الأمور ومثلها شأن متقی
کیا یہ امور اور انکی مانند متقی کی شان کے لائق ہیں

وقلتُ لکم توبوا وکفّوا السانکمُ
اور مینے تمہیں کہا کہ توبہ کرو اور زبان کو بند رکھو

فما کان فیکم من یتوب ویتقی
پس تم میں کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ توبہ اور تقویٰ اختیار کرتا

والله أبنت لنا تائید امرنا
اور خدا نے ہمارے امر کی تائید میں کئی نشان ظاہر کئے ہیں

وانا کتبنا بعضها للمحقق
اور بعض کو ہم نے محققوں کے لئے لکھدیا

علی قلب اهل الله نزلت سکینة
اہل اللہ کے دل پر سکینت نازل ہوگئی

وقلبك یا مفتون یعوی وینهق
اور تیرا دل اے فتنہ میں پڑے ہوئے گدھے کی طرح آواز کر رہا ہے

ایا لاعنی ان السعادة فی التقی
اے میرے لعنت کرنیوالے سعادت نیک بختی میں ہے

فخف قهر رب حافظ الحق واتق
پس خود تجھے نگہدارندہ حق سے ڈر اور تقویٰ اختیار کر

اذا کُتِبَ انّ الموت لابد تدرك
جب لکھا گیا کہ موت ضرور ہے

فموت الفتی خیر له من تخلق
پس مرد کا مرنا جھوٹ بولنے سے بہتر ہے

ولا یفلح الانسان الا بصدقه
اور انسان محض صدق سے نجات پاتا ہے

وکل کذوب لا محالة یُوبق
اور ہر ایک دروغگو آخر ہلاک ہوتا ہے

وما انفتحت شدقاك بالسبّ والهجا
اور تونے گالیوں کے ساتھ اس لئے منہ کھولا ہے

وتکذیب اهل الحق الا لتمحق
اور اسلئے تکذیب کرتا ہے کہ تا محو کیا جائے

وانّ سقام الجسم ملتمس لشفا
اور جسم کی بیماری قابل شفا ہے

ولیس دواء فی الدکاکین للشقی
مگر شقاوت کی کسی دوکان میں دوا نہیں

وَوَالله لولا حربتی لم تکدتری
اور بخدا اگر میرا حربہ نہ ہوتا

نهیکاً تحظ ضلالة حین تسمق
تو تو کوئی ایسا پہاڑ نہ پاتا کہ گمراہی کو بند ہوتے دیکھتا

وانی کتبتُ قصیدتی هذه لکم
اور مینے یہ قصیدہ تمہارے مقابلہ کیلئے لکھا ہے

فمن حیّکم من کان حیّا لینمق
پس تمہارے گروہ میں سے جو زندہ ہے وہ بھی لکھے

کبکم اراکم و کاحمرة الفلا
میں گونگوں کیطرح تمہیں دیکھتا ہوں یا جنگل کے گدھوں کیطرح

غدا اطلق السنکم کزوج تطلق
اور تمہاری زبان کی روانگی ایسی کھوئی گئی جیسا کہ عورت کو طلاق دیجائے

اتحسب ان القول قول لاجانب
کیا تو گمان کرتا ہے کہ یہ قول غیروں کا قول ہے

وقد صبّ من عینی کماءٍ مدغفق
حالانکہ یہ میرے چشمہ سے پانی ٹپکنے والے کیطرح گرایا گیا ہے

فماھی الّا کلمۃ قیل مثلہا
پس یہ تو ایسا کلمہ ہے کہ پہلے ایسا کہا گیا ہے

فقالوا اعان علیہ قوم کمشفق
اور لوگوں نے کہا کہ اسکی دوسروں نے مدد کی ہے

ففکر اتعلم مُنشاءً لی کتمتہ
پس فکر کر کیا ایسا منشی تجھے معلوم ہے جو میں نے چھپا رکھا ہے

فیملوا القصائد لی بحجر التابق
پس وہ میرے لئے پوشیدہ بیٹھ کر قصیدہ لکھتا ہے

اتنحت کذبا الیس عندک شاھدٌ
کیا تو ایسا جھوٹ تراشتا ہے کہ اس پر تیرے پاس کوئی گواہ نہیں

علیہ وتنبح کالکلاب وتزعق
اور کتوں کیطرح بھونکتا اور فریاد کرتا ہے

رضیت بحکّاکات الیس شقوۃ
شیطانی وساوس کے ساتھ تو راضی ہو گیا

واثرت سبل الغیّ یا ایّھا الشقی
اور گمراہی کی راہیں اے شقی تو نے اختیار کیں

اتنکر ایتی وقد شاھدتہا
کیا تو دیدہ و دانستہ میرے نشانوں سے اعراض کرتا ہے

اتعرض عن حق مبین مزوّق
کیا تو کھلے کھلے اور آراستہ حق سے انکار کرتا ہے

وقد مات اتھم عمک المتنصّر
اور آتھم تیرا چچا نصرانی مر گیا

وقد حقّ ان تمحی لحاکم وتحلق
اور واجب ہوا کہ تمہاری داڑھیاں نابود کیجائیں اور منڈائی جائیں

رئیتم جوازیکم من اللہ ربنا
تو تم نے خدا تعالیٰ کیطرف سے اپنی سزائیں دیکھ لیں

ومتّم کموت المفسد المتحتق
اور تم اس طرح مر گئے جس طرح مفسد دو غگو مرتا ہے

وقد قطع ربّی انف اجمع کلّھم
اور میرے خدا نے تمام مخالفوں کی ناک کاٹ دی

واخزی العدا وابادکلا بماذق
اور دشمنوں کو رسوا کیا اور سب کو ملیامیٹ ہلاک کر دیا

تکتّف قلبک ضد ظلمت الشقا
تیرے دل پر انکار شقاوت محیط ہو گیا

فمان اریٰ فیک الھدایت تشرق
پس میں نہیں دیکھتا کہ ہدایت تجھ میں چمکے

وقد ضاع ما علّمت ان کنت عالما
اگر تو عالم تھا تو تیرا سب علم برباد ہو گیا

کزبر اذا حملت علیٰ ظھر زھلق
ان کتابوں کی طرح جبکہ گدھے پر لادی جائیں

اراک ومن ضاھاک زبرب جھلۃ
میں تجھے اور تیرے امثال کو جاہلوں کا ریوڑ دیکھتا ہوں

تلا بعضکم بعضا کاحمق انزق
بعض بعض کے پیچھے لگے جیسے نادان شتاب کار

رئیتم عواقبکم بترك سفینتی
تم نے میرے سفینہ کے ترک سے اپنا انجام دیکھ لیا

وضاعت خلایاکم وملتم کمغرق
اور تمہاری بڑی بڑی کشتیاں تباہ ہوگئیں اور تم غرق شدہ انسان کی طرح

وعندی عیون جاریات من الهدی
اور میرے پاس ہدایت کے چشمے جاری ہیں

هنیًا لرجل قد دنا ها لیستقی
اس آدمی کو وہ چشمے گوارا ہوں کہ انکے نزدیک ہوا تا پانی پیئے

واُعطیتُ علما بملاء العین قرۃً
اور میں خدا تعالی کیطرف سے علم دیا گیا ہوں جو آنکھ کو ٹھنڈا کرتا ہے

ونورًا علی وجه المخالف یبزق
اور نور دیا گیا ہوں جو مخالف کے منہ پر تھوکتا ہے

وانی اری العادین فی تیهة الشقا
اور میں ظالموں کو شقاوت کے جنگل میں دیکھتا ہوں

ومن جاءنی صدقا فقد دخل جوسقی
اور جو صدق کے ساتھ میرے پاس آیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہے

ولوکنتُ دجالًا کذوبًا لضرّنی
اور اگر میں دجال اور دروغگو ہوتا تو مجھے اس شخص کی

عداوة من یدعو علیّ لاوبق
عداوت ضرر پہنچاتی جو مجھ پر میرے ہلاک ہونیکے لئے بد دعا کرتا تھا

دعوا ثم سبّوا ثم کادوا فخیّبوا
انہوں نے بد دعائیں کیں پھر گالیاں دیں پھر مکر کیا پھر نا امید ہو گئے

لما حفظتنی عین ربّ مرمّق
کیونکہ خدا تعالی کی آنکھ نے مجھے بچا لیا وہ خدا جو ہمیشہ اپنی نظر

ینازع اقوام ویشتد حربهم
قومیں جھگڑتی ہیں اور انکی لڑائی سخت ہوتی ہے

فیُعلی المهیمن کل من کان صدّق
پھر خدا تعالی اس شخص کا غلبہ ظاہر کرتا ہے جو اسکے نزدیک

فلیت عقول الزمر قبل افتضاحها
پس کاش کہ مخالف جماعتوں کی عقلیں انکی رسوائی سے پہلے

یصلن الی حق مبین محقق
کھلے کھلے حق کو پالیں

وما انا الا مُنذرٌ عند فتنةٍ
اور میں فتنہ کے وقت ایک منذر ہو کر آیا ہوں

وقد جئتُ من ربّی کراعٍ مُعقّق
اور میں اپنے رب کیطرف سے ایسا چرواہا ہوں جو بکریوں پر اگنہ

ولی قربة شدّوا علی عصامها
اور میری ایک مشک ہے جسکا بند میرے پر مضبوط کیا گیا ہے

لاُروی اقواما بماءٍ اغدق
تاکہ میں قوموں کو بہت سے پانی سے سیراب کروں

فمن یاتنی صدقا کعطشان سلیمة
پس جو شخص صدق کے ساتھ پیاسے کیطرح دوڑتا ہوا میرے

یجد کاهلی هذا ذلولًا لمستقی
میرے اس مونڈھے کو پانی کے طلب کرنے والے کیلئے جھکا ہوا

فقم شاهدًا لله ان کنتَ خاشعًا
پس اگر تو خدا کیلئے خشوع رکھتا ہے تو اسکی گواہی کیلئے کھڑا ہو جا

واکرم ناسٍ عنده فاتكٌ نقی
اور خدا کے نزدیک بزرگ آدمی وہی ہے جو دلیر و نیک بخت ہو

وقد كنت لله الذي كان ملجائي

اور میں اس خدا کیلئے ہوگیا جو میری پناہ ہے

رأيت وجوها ثم آثرت وجهه

میں نے کئی منہ دیکھے پس اس کا منہ اختیار کرلیا

احب بروحي فالق الحب والنوى

میں اپنی جان کے ساتھ اسکو دوست رکھتا ہوں جو دانے کے جرم علیحدہ

ولله اسرار بعاشق وجهه

اور خدا کو اسکے عاشق کے ساتھ بھید ہیں

لحبي خواص في الوصال وفرقة

میرے دوست کیلئے وصال اور جدائی میں خواص ہیں

واعطيت من حبي قميص خلافة

اور میں اپنے پیارے کیطرف سے قمیص خلافت دیا گیا ہوں

واعطيت علم الفتح علم محمد

اور میں فتح کا جھنڈا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے

فتلك علامات على صدق دعوتي

پس میرے صدق دعوے پر یہ علامتیں ہیں

وان صراطي مثل جسر على اللظى

اور میری راہ دوزخ پر پل ہے

اذا ما تحامتني الاراذل كلهم

اور جب تمام رذیلوں نے مجھے چھوڑ دیا

ارى الله يخزي الفسقين ويصطفي

میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ فاسقوں کو رسوا کریگا اور اپنے

ويأتي زمان ان ربي بفضله

اور وہ زمانہ آتا ہے کہ میرا رب اپنے فضل سے

وذلك سر بين روحي ومزعق

اور یہ بھید ہے مجھ میں اور میری فریادگاہ میں

فواها له ولوجهه المتالق

پس کیا اچھا وہ ہے اور کیا اچھا ہے اسکا منہ چمکنے والا

واني لاول من نوى كل ملزق

اور میں وہ پہلا شخص ہوں جسنے ہر ایک پیوستہ کو پھینکدیا ہے

فسل من يشاهد بعض هذا التعلق

پس اس شخص سے پوچھ جو اس تعلق کو دیکھنے والا ہے

ففي القرب يحييني وفي البعد يوبق

پس وہ قرب میں زندہ کرتا ہے اور دوری میں ہلاک کرتا ہے

قميص رسول الله ابيض امهق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیص جو بہت سفید ہے

واعطيت سيفا جذ اصل التخلق

اور میں وہ تلوار دیا گیا ہوں جسنے جڑ دروغگوئی کی کاٹ دی

فان كنت تطلبها ففتش وعمق

پس اگر تو ان علامتوں کو طلب کرتا ہے پس تفتیش کر اور سوچ

حفافاه نار فاتني ربها التقي

اور دونو کنارے اسکے آگ ہی ہے سو پرہیزگار ہی پار آجا

فايقنت ان شريف قومي سيلتقي

پس میں نے یقین کیا کہ جو میری قوم کا شریف ہے وہ ضرور مجھ کو ملیگا

عبادا له قتلوا بسيف التعشق

بندوں کو جو عشق کی تلوار سے قتل کئے گئے چن لے گا

يجذ رؤس المفسدين ويفرق

مفسدوں کے سر کاٹے گا اور جدا کرے گا

وقد صُقلت کلمی کمثلِ سَجَنجَلِ
اور میرے کلمے آئینہ کی طرح صاف کئے گئے ہیں
فترنوا لہا مقلۃ المتانق
پس تعجب کرنے والے کی نظر انکو ٹکٹکی لگا کر دیکھتی ہے

اری غِید اسرار نضضن ازمقنا
میں دیکھتا ہوں کہ نرم اندام عورتیں اسرار کی ہماری ہی ننگی ہو گئیں
ومن غیرنا باعدن کالمتابق
اور غیروں سے وہ چھپنے والیوں کی طرح دور ہو گئیں

اذا ما خرجن من الغبیط بزینۃ
اور جب کہ وہ ہودہ سے زینت کے ساتھ نکلیں
فاصبی رشاقتہن قلب مُرمِق
پس اُن کا حُسن اندام دیکھنے والوں کا دل لے گیا

اذا ما تجلّی حسنہن بنورہ
اور جب اُن کا حسن اپنے نور کے ساتھ چمکا
فرحلت کجالیۃ ظلام یغسق
پس اندھیرا یوں چلا گیا جیسا کہ وہ لوگ جو اپنے گھروں سے آوارہ

وقلّ من الاخدان من کان حُسنہ
اور معشوقوں میں سے بہت کم ہوگا جس کا حُسن ہمارے
کحسن عذارانا وخدٍ اَبرقِ
ان باکرہ مضامین کی طرح ہوگا اور رخسارہ روشن ہونگے

فجلّعت بہ ذات الکسو لنا السّوا
پس ہموار ہو گئی انکے ساتھ نشیب و فراز کی راہ سیدھی کی گئی
وانست وہد الجائرین کصملق
اور ظلم کرنے والوں کے گڑھوں کو برابر زمین کی طرح دیکھا

ولیس کشرح الصدر للمرء نعمۃ
اور انسان کیلئے شرح صدر جیسی اور کوئی نعمت نہیں
ومن اردء الاوقات وقت التازق
اور سب وقتوں سے زیادہ ردی وقت تنگدلی کا وقت ہے

ونفس کموماۃ السباع مبیدۃ
اور بہت ایسے نفس ہیں جو جنگل کے درندوں کی طرح ہلاک کرنے والے
بہا الذئب یعوی کالاسیر المخنق
انمیں بھیڑیا چیخیں مارتا ہے جیسا کہ قیدی جس کا گلا گھونٹا گیا ہو

فما خفتُ صولتہم وحقّرت امرہم
پس میں انکے حملہ سے نہیں ڈرا اور اُنکے کاروبار کو حقیر جانا
بما صاننی ربی بعین التومق
کیونکہ خدا نے مجھے اپنی محبت کی آنکھ سے مجھے بچا لیا

وکائن تری من مفسد ہو صائل
اور بہت مفسد تو دیکھے گا کہ وہ مجھ پر حملہ کرنے والے ہیں
علیّ فیدفعہ الحفیظ ویخفق
پس خدا ایسے دشمن کو دفع کرتا اور اس کو تازیانہ مارتا ہے

تجلّت من الرحمٰن انوار حُجّتی
خدا کی طرف سے میری حجت کے نور ظاہر ہو گئے ہیں
فما الخوف ان تعرض وان تتعزق
پس کچھ خوف کی جگہ نہیں اگر تو کنارہ کرے یا بخل کرے

سینصرنی ربی ویُعلی عمارتی
عنقریب خدا مجھے مدد دیگا اور میری عمارت کو بلند کریگا
فہدّوا وردوا من اکفٍ واسوق
پس اگر ممکن ہے تو اُس عمارت کو ہتھیلیوں اور پنڈلیوں سے

تبصّر خصیمی هل تری من علامة ... بها یعرف الکذاب عند المحقق

اے میرے دشمن خوب دیکھ کیا تو کوئی علامت پاتا ہو ... جس سے جھوٹا پہچانا جاتا ہے

اذا ما نقول هلمّ لا تنبری لنا ... وفی بیتک المنحوس تهتدی وترتقی

جب کہیں آ تو ہمارے مقابل پر آتا نہیں ... اور اپنے منحوس گھر میں لکھتا اور اوپر چڑھتا ہے

دعوت فاکثرت الدعاء لنکبتی ... فواللہ زدنا بعده فی التفتق

تو نے بددعا کی اور میری ادبار کیلئے بہت بددعا کی ... پس بخدا ہم بعد اسکے تنعم میں زیادہ ہوئے

عرضنا علیکم رحمة امر ربنا ... فلم تحفلوا اکبرا وقد کنت اشفق

ہمنے مہربانی سے اپنا رب کا امر تمہارے پیش کیا ... پس تم نے کچھ پرواہ کی اور میں ڈرتا تھا

وقلت لکم توبوا ولا تترکوا الحیا ... فزدتم عنادا واعتدیتم کافسق

اور مینے کہا کہ توبہ کرو اور حیا کو مت چھوڑو ... پس تم عناد کی رو سے بڑھ گئے اور حد سے زیادہ گذر گئے جیسا کہ فاسق

وانی حبست النفس عند فضولکم ... صبورا علی سبّ وشتم محرّق

اور مینے تمہاری بکواس کے وقت اپنے تئیں روکا ... اور تمہاری گالیوں پر صبر کیا۔

وواللہ لا یخزی المصدوق بقولکم ... ایرهق فترو جه من کان اصدق

اور بخدا صادق تمہاری بات کے ساتھ رسوا نہیں کیا جائیگا ... کیا صادق کے منہ پر غبار آسکتی ہے

فتوبوا الی الرب الوری واستغفروا ... ولا تشتروا بالحق عیشا مزمّق

پس خدا کیطرف توبہ کرو اور گناہ کی معافی چاہو ... اور تھوڑے عیش کے لئے حق کو مت چھوڑو

خاتمة الکتاب

ان کتابی هذا اخر الوصایا للعلماء۔ الذین تصدوا للتکذیب والاستهزاء بحسرة علیهم وعلی سائر وامز حالة۔ انهم فتحوا علی الناس ابواب ضلالة فی زمن تطائرت فیه الفتن کشعلة جوالة۔ والناس کانوا تائهین فی موماة بطالة۔ فالقاهم العلماء فی وهد مغتالة۔ وجمعوا الیهم قذائف جهالة ثم اوقدوا قذائفهم بقبس ذبالة۔ وصاروا الیهم کضغث علی اتالة واختاروا مدرج الیهود۔ وسلکوا مسلک الغی والعنود۔ وما کانوا منتهین

فغلظت علیهم بعد ما اکدی الاستعطاف۔ ولم ینفع التملق والابتلاف۔ ولم ار فیهم اهل قلب صاف۔ ولا فتی مصاف۔ وانهم رغبوا من العلم فی المشوف المعلم۔ ومن الدر فی الدرهم۔ وترکوا طائف اسرار فاقت فی السناعة۔ کرجل یتخطی رقاب نجباء الجماعة۔ او کائرة تتحری طرق الشناعة۔ وکانوا یعرفون شانی ومقامی۔ ورؤا اٰیتی وسمعوا کلامی۔ وانی اکثرت لهم وصیتی حتی قیل انی مکثار۔ وما عفت ان یسبنی اشرار۔ فما نفعهم کلامی و مقالی وما انتفعوا بتفصیلی واجمالی۔ وکان هذا اعظم المصائب علی الاسلام لولا رحمة الله ذو الجلال والاکرام۔ فالحمد لله علی ما رحم وارسل عبده بالاٰیات وانزل من بینت المفحمات۔ وقطع دابر المفسدین۔ انه احسن الی الخلق واتم حجتی۔ واظهر لهم اٰیتی۔ واعلا لهم رایتی۔ واماط جلباب الشبهات وما بقی الا جهام التعصبات۔ وابدی فی تائیدی انواع العجاب۔ ونجا اولی الالباب من حجب الارتیاب۔ وحان ان اطوی البیان واقص جناح الفضة۔ واعرض عن قوم لا یبالون الحق بعد اتمام الحجة۔ واعلموا انی اٰلان صرفت وجهی عن کل من اهان من الظٰلمین المتبهان۔ وابعد نفسی من المنکرین الخائنین واعاهد الله ان لا اخاطبهم من بعد وحسبهم کالمیتین المدفونین ولا اکلم المکفرین المکذبین۔ ولا اسبت السابین المعتدین۔ ولا اضیع وقتی لقوم مسرفین۔ الا الذین تابوا واصلحوا وجاءونی مسترشدین ودقوا باب طلب الهدایت۔ واستفسروا بثلج القلب لا کاهل الغوائت واسنوا مع المؤمنین۔ وهذا اٰخر ما کتبنا فی هذا الباب۔ وندعو الله ان یفتح لعباده سبل الصدق والصواب۔ والحمد لله فی المبدء والمٰاب

وعلیه توکلنا والیه انبنا وایاه نستعین۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ اٰمین

الراقم میرزا غلام احمد القادیانی ۲۶ مئی ۱۸۹۶ء

فہرست کتب ٹائیٹل بار اول

۱ آئینہ کمالات اسلام مع تبلیغ ... ۱۲

۲ کرامات الصادقین یعنی تفسیر سورۃ فاتحہ ... عہ

۳ سر الخلافہ ... ۸

۴ نور الحق عربی مع ترجمہ اردو دو حصے ... عہ

۵ انوار الاسلام ... ۱۴

۶ رسالہ سراج منیر ... ۴

۷ اتمام الحجۃ عربی اردو ... ۳/۳

۸ جنگ مقدس یعنی مباحثہ امرتسر ... ۸

۹ رسائل اربعہ۔ انجام آتھم۔ خدا کا فیصلہ۔ دعوت قوم۔ مکتوب عربی مع ترجمہ فارسی ... عہ ۱۲

۱۰ تحفہ قیصریہ یعنی مبارکباد جوبلی شصت سالہ حضرت ملکہ معظمہ ... ۲

۱۱ برکات الدعاء ... ۲

۱۲ شحنۂ حق ... ۶

۱۳ حصہ چہارم براہین احمدیہ ... للعہ

۱۴ ست بچن مع آریہ دہرم ... عہ

۱۵ نور القرآن حصہ اول ... ۴

۱۶ ایضاً حصہ دوم ... ۸

۱۷ حمامۃ البشریٰ ... عہ

۱۸ ازالہ اوہام ... سے

میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

پبلشر

ملک فضل حسین رضہ

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت

قادیان نے

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں

باہتمام

چوہدری اللہ بخش پرنٹر چھپوا کر قادیان سے

شائع کیا